... مسٹر ... اور ... دیویاں ... ہیں ... نے حکومت سے درخواست کی تھی کہ ان کی مناسب آبادکاری کا انتظام کیا جائے۔ ستمبر ۱۹۴۹ء میں جب حکومت نے ایسے لوگوں سے جن کے گزارہ کی کوئی صورت نہیں ... درخواستیں ... کی تھیں۔ ان درخواستوں کے دینے والوں میں ... کیمپ کالونی کی کچھ ایسی دیویاں بھی ہیں جن کے لئے سرکار نے دو روپیہ ماہوار کی رقم بطور گزارہ الاؤنس منظور کی ہے۔ اس امداد سے سارے کالونی کی ان بے آسرا دیویوں میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ کل ان کا ایک وفد جو تیس عورتوں پر مشتمل تھا صبح گنگزدے کیمپ سے پیدل چل کر پردھان منتری کے بنگلہ پر ۱۲ بجے دن کو پہنچا۔ پردھان منتری کو اپنی فریاد پہنچانی چاہی۔ بلکہ جب وقت پنڈت جی گاڑی میں سوار ہو کر باہر جانے لگے۔ تو اس جتھے کی لیڈر مسز رام پیاری نے پنڈت جی کی گاڑی بھی روکنا چاہی لیکن پہریداروں نے منع کر دیا۔ موصوفہ نے کہا کہ اس وقت گنگزدے کالونی میں ۹ سو دیویاں ودھوا ہیں۔ اور بہت سی ان میں ہیں جن کے پتی دردھ ہونے کے کارن وہ روزی کمانے سے بھی ناصر ہیں۔ مسز رام پیاری نے کہا کہ اگر تین دن کے اندر حکومت کی طرف سے آبادکاری کا انتظام نہ کیا گیا۔ تو وہ سب تقریباً ۱۲ سو ہیں پردھان منتری کے دفتر پر ستیہ گرہ شروع کر دیں گی۔ انہیں اس بستی میں تقریباً ۲ سال ہو گئے ہیں لیکن اب تک آبادکاری کا کوئی مناسب انتظام نہیں کیا گیا۔ بچوں کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ان دیویوں کی ترجمان مسز رام پیاری نے کہا کہ ہاؤس بلڈنگ کنسٹرکشن والوں نے اب ان دیویوں کو نوٹس دے دیا ہے کہ روپیہ بطور بقایا کرایہ کا ادا کریں۔ جس کے لئے تشخیص کیا گیا ہے جس پر ایک ایک کمرہ کا کرایہ دس روپیہ ماہوار ہے جب ایک عورت کو ۲ روپیہ سے لے کر صرف تک گزارہ کی صورت میں ملتا ہے۔ تو وہ کیسے ادا کر سکتی ہیں۔ مسز رام پیاری نے کہا کہ اگر حکام نے جلد ہی شکایات پر دھیان نہ دیا تو ستیہ گرہ کے لئے مجبور ہو جائیں گی۔

اتحادی سبھا کا نیا سکریٹری جنرل مقرر کرنے پر ممبران میں اختلاف

(روس کی جانب سے مسٹر ٹریگولی کو مسترد کرنے کے بعد حیرت انگیز صورت حال)

میکسیکو کے نمائندہ ڈاکٹر نروس کی کامیابی کا زبردست امکان

ہندوستانی نمائندہ شری بی این راؤ نے سکریٹری جنرل بننے سے انکار کر دیا

نیویارک ۲۵ اکتوبر۔ سردم دار کو اتحادی سبھا کی سکیورٹی کونسل کے پانچ مستقل ممبران کی خفیہ میٹنگ میں سکریٹری جنرل مسٹر ٹریگولی کی بجائے کسی دوسرے کو سکریٹری جنرل بنانے کے لئے ... حسب ذیل ہیں۔ شری ... سوامی مدلیار۔ شری بینیگل نرسنگھ راؤ (ہند) مسٹر کارلس ... (فلپائن) لوئی پاڈیلانا ... (میکسیکو) آج (بدھوار) کو پانچ بڑوں کی ایک اور خفیہ میٹنگ ہوگی جس میں نمائندگان پر غور و خوض ہوگا۔ اس کے بعد سکیورٹی کونسل غور کرے گی کہ کیا وہ کسی "ایک" کو سکریٹری جنرل بنانے کے متعلق سفارش کر سکتی ہے یا نہیں۔

یقین کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی نمائندہ کے نام روسی نمائندہ مسٹر ملک نے کل کی خفیہ میٹنگ میں پیش کئے تھے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ شری راؤ نے فیصلہ کیا ہے کہ سکیورٹی کونسل کا اجلاس منعقد ہونے ...

اس لئے وہ ماسوائے ... ٹریگولی ... کسی ... بھی سکریٹری جنرل بننا منظور نہ کریں گے ... وفد مسٹر لی کے سکریٹری جنرل بحال ... برطانیہ کے متعلق بھی یہ معلوم ہوا کہ ... اور کسی بھی نمائندہ کی حمایت ... ٹریگولی ... امریکہ اور برطانیہ ...

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بعون صانع بیچون

نتیجۂ طبع گہربار ملا حسین واعظ طاب ثراہ مفید اعالی و ادانی ہے

اخلاق محسنی

بحسن اہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

در مطبع منشی نول کشور لکھنؤ بطبع مزین مطبوع جہان شد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت پادشاہ علی الاطلاق عزت[۱] کلمتہ وجلت عظمتہ منشور دولت سلطان المرسلین وتمم اخلاق المحسنین محمد النبی الامی الامین صلوات[۲] اللہ وسلامہ علیہ وآلہ اجمعین بطغراے غرا[تزیین] وانک[۳] لعلی خلق عظیم موقع[توقیع یافتہ ۱۲] ومزین گردانید زیرا کہ حسن خلق نوریست از انوار حکمت الٰہی وسری از اسرار عزت بادشاہی کہ بدان نور شریف چشم بصیرت منور گردد واز ان سر عزیز معرفت حسن صفات میسر شود واز مضمون حدیث بزرگوار بعثت[۴] لاتمم مکارم الاخلاق مفہوم میشود کہ فائدہ بعثت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تتمیم مکارم اخلاق وتکمیل محاسن اوصاف ست لاجرم زبان معجز بیان آن حضرت بکلمۃ تخلقوا[۵] باخلاق اللہ ناطق شدہ تا امت عالی نہمت دانند کہ تحقق بدین تخلق امریست لازم وارتقا بدین درجہ علیا فرضیست متحتم[واجب ۱۲] واول چیزیکہ در میزان قیامت سنجیدہ شود اخلاق حسنہ باشد بعد ازان اعمال حسنہ ودر حدیث آمدہ کہ بدرستے کہ مومن بواسطۂ خلق نیکو درمی یابد درجۂ کسانی را کہ قائم[۶] اللیل وصائم الدہر باشند وحکما گفتہ اند کہ تہذیب اخلاق راہیست روشن کہ

۱ غالب ہے کلمہ اسکا اور بڑی ہے عظمت اسکی ۱۲ ۲ درود وسلام بھیجے خدا اسپر اور اسکی سب اولاد پر ۱۲ ۳ البتہ تو بڑے خلق پر ہے ۱۲ ۴ بھیجا گیا ہون مین کہ پوری کردن خوبیان اخلاق کی ۱۲ ۵ عادت ڈالو اخلاق خدا کی ۱۲ ۶ رات بھر کے جاگنے والے اور ہمیشہ کے روزہ رکھنے والے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جز بانتہاج آن منہاج بسر منزل شرف سرورے نتوان رسید و جز بسلوک آن طریق رخت[رفتن ۱۲] از بادیہ حیوانیّت بدار الملک انسانیت نتوان کشید مثنوی

ہر کہ در و سیرتِ نیکو بود	آدمے از آدمیان او بود
نیکے مردم نہ نکو روئیست	خوے نکو مایۂ نیکوئیست

و اخلاق ستودہ و اوصاف پسندیدہ از ہمہ افراد آدمیان زیبا و مستحسن مے نماید خصوص از جماعتی کہ بحکم وَرَبُّکَ[۱] یَخْلُقُ مَا یَشَاءُ وَیَخْتَارُ زمام اختیار بقبضۂ اقتدار از ایشان باز دادہ و بمفتاح عنایت بغایت تُؤْتِی[۲] الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ ابواب سلطنت بر روے ایشان کشادہ بیت

خوبی اخلاق کان دنیا و دین را زیورست	یا فقیری خوش بود یا پادشاہی خوشترست

و الحمد للہ کہ حضرت پادشاہ دین پناہ مظہر انوار السلطان[۳] ظل اللہ دارا ے جمشید فر فریدون خورشید منظر صاحبقران اسکندر مکان مرکز دائرۂ امن و امان مُمَهِّدِ[۴] قَوَاعِدِ السَّلْطَنَةِ الْبَاهِرَةِ مُشَيِّدِ مَعَاقِدِ الْخِلَافَةِ الزَّاهِرَةِ[۵] مثنوی

ابو الغازی آن شاہ صاحبقران	کہ داد ست دوران بدستش عنان
جہاندار جم قدر گیتی پناہ	کہ خورشید ملک ست و ظل الٰہ
مُعِزُّ[۶] الوریٰ مالک الخافقین	شہنشاہ آفاق سلطان حسین

خلّد[۷] اللہ تعالیٰ ظلال خلافتہ و ابّد نوال عاطفتہ و رافتہ بین الانام الیٰ قیام الساعۃ و

۱ اور تیرا پروردگار پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور چن لیتا ہے ۱۲ ۲ تو دیتا ہے ملک جسکو چاہتا ہے ۱۲ ۳ بادشاہ سایہ خدا کا ہے ۱۲ ۴ قواعد سلطنت کے پھیلانے والے اور خلافت روشن کے مشکل کامون کو آسان کرنے والے ۱۲ ۶ عزت دینے والا خلق کا بادشاہ دونون طرف یعنی مشرق و مغرب کا ۱۲ ۷ ہمیشہ رکھے اللہ تعالیٰ سایۂ خلافت اسکا اور ہمیشہ رکھے بخشش اور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ساعة القیام و اولاد امجاد کامگار نامدار آن حضرت که هر یک مهر سپهر دولت و
جهانبانی و سیارهٔ اوج سلطنت و کشورستانی اند و از اخلاق سنیه و اوصاف
رضیهٔ مرضیه بقسمی اجزل و سهمی اشمل بهره یافته اند و عنان عاطفت عالی بصوب
(خوب و پسندیده ۱۲ — بڑا ۱۲ — حصه ۱۲ — روشن ۱۲ — طرف ۱۲)
اکتساب محامد و معالی تافته **فرد**

هر یکی در مکارم اخلاق	شده چون آفتاب عالمگیر

علی الخصوص حضرت شاهزادهٔ عالمیان نقاوهٔ زمرهٔ آدمیان گوهر یکتای دریای
عظمت و بختیاری اختر نورافزای سمای ابهت و شهریاری فرازندهٔ اعلام دین و دولت
فروزندهٔ رخسار ملک و ملت **مثنوی**

شاه قوی طالع و فیروز جنگ	گلبن این روضهٔ فیروزه رنگ
داغ نه ناصیهٔ سرکشان	تیغ زن تارک لشکرکشان

خلاصة[1] اعاظم السلاطین زبدة[2] اماجد الملوک والخواقین **قطعه**

شاه ابوالمحسن معین ملک و ملت کافتاب	در مقام احترام از زمرهٔ خدام اوست
شهسوار عرصهٔ رفعت که در میدان قدر	ابلق ایام رام رائض احکام اوست
چون نشان دل بتوقیع انابت زد رقم	لاجرم امروز منشور شرف برنام اوست

خلد[3] الله تعالی ملکه واجری فی بحار السلطنة فلکه آوازهٔ توبه و انابت و انصاف و عدالت
او باستماع اقاصی[4] و ادانی[5] رسیده و صیت مکارم اخلاقش در اطراف آفاق شایع گشته
ع بهر طرف که نهی گوش مدح او شنوی * و از جمله صورتی که موجب سرفرازی و

[1] خلاصه بڑے پادشاهون کا ۱۲ [2] برگزیده بزرگ بادشاهون اور خاقانون کا ۱۲ [3] همیشه رکھے الله ملک اسکا اور جاری کرے سلطنت کے دریائون مین کشتی اسکی ۱۲ [4] بزرگان ۱۲ [5] خردان ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نیکنامی دنیا وسبب ازدیاد کرامت وسعادت عقبی تواند بود استرضای جانب
حضرت سلطنت پناهی ست که بوقتیکه موجبات وحشت واسباب رعب و
دهشت بجهت وقوع بعضی وقائع وحالات قائم بود وصول او بملازمت بارگاه
عالم پناه حضرت اعلی را بغایت مستبعد می نمود بمجرد اشارتی که از حضرت جم جاهی
ظل الٰهی شرف صدور یافت آن حضرت از دار الملک مرو که مستقر عز وجلال بود
توجه نموده باندکی از خواص خدم بی دهشتی ووحشتی عازم پایه سریر خلافت مصیر
گشت وسخن جمعی که درصدد ابا وامتناع[انحراف ۱۲] بوده باشد بسمع قبول اصغا نانموده
اطاعت والد بزرگوار رفیع المقدار را که بحکم اَنِ اشْکُرْ لِی وَلِوَالِدَیْکَ[۱] مقترن
بفرمان برداری حضرت باری ست بر همه اختیار فرمود وبعد از مدت متمادی مفارقت[درازه ۱۲]
چون دیدهٔ یعقوب کنعان کمال بنور جمال آن یوسف مصر عزت وجلال روشن شد
صدای تهنیت[۲] وندای مبارکباد از هر گوشه بگوش گردون رسیدن گرفت رباعی

فیاض ازل ز فیض بی اندازه شد باغ مراد از ان بشارت خرم	رباعی	انداخت ز مقدمش بشهر آوازه شد گشت امید از ان رسیدن تازه

چون شاهزاده بدین صفت از سائر اقران[۳] سمت[۴] امتیاز یافته بانظار عواطف
سلطانی ملحوظ واز آثار مراحم بیکرانهٔ خاقانی محتظی[۵] ومحظوظ گشت مژدهٔ امن وامان
بمسامع عالمیان رسیده ونسیم بهجت ومسرت از ریاض نشاط وراحت بر
صدور آدمیان وزیده قطعه
سینها ۱۲

[۱] یه که شکر کر میرا اور اپنے ماں باپ کا ۱۲ [۲] مبارکباد ۱۲ [۳] نزدیکان وامثال ۱۲ [۴] علامت ونقش ۱۲ [۵] بهره مند ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شکر خدا که شام امید زمانه را	صبح طرب ز مطلع عز و شرف دمید
هر ناوک دعا که گشادند اهل راز	از بازوی نیاز همه بر هدف رسید

اصاغر و اکابر زبان بدعای جانفزای آن سرو چمن سرفرازی گشودند و خواص و عوام بادای ثنا و آفرین آن مهر فلک عز و تمکین توجه نمودند فقیر حقیر حسین الکاشفی المشتهر بحسین الواعظ نیز احرام طواف حریم[1] بارگاه سدره اشتباه آنحضرت بسته بسعادت تقبیل انامل دریا فواضل مستسعد گشت و بعد از عرض دعا چون لمعات اخلاق ربانی که از صفحات احوال آن زبدهٔ نوع انسانی لامع و ساطع بود بنظر تحقیق و تدقیق مشاهده نمود خواست که بطریق دعاگوئی و دولتخواهی دو کلمه از اخلاق ستوده و اوصاف حمیدهٔ ملازمان آنحضرت بر ورق بیان مسطور گرداند تا دستور العمل اولاد سلاطین و ابنای خواقین باشد پس بتحریر این رساله که باخلاق محسنی مسمی گشته اقدام نمود و التوفیق[2] من الملک المعبود و قبل از شروع بموقف عرض میرساند که چون آدمیان مدنی[3] بالطبع اند یعنی ایشان را از اجتماع و ائتلاف با یکدیگر چاره نیست و امزجه و طباع مختلف اند هر مزاجی را اقتضائی و هر طبعی را مقتضائیست پس در میان ایشان قانونی باید که بران قانون با یکدیگر معاش کنند بطریقی که بر هیچکس حیفی نرود و آن قانون شریعت ست که تعیین اوضاع آن بوحی الهی باشد و واضع آنرا پیغامبر گویند و چون پیغامبر قانونی و قاعده بنهد کسی باید که آن قانون را بقدرت و شوکت خود محافظت نماید و نگذارد که کسی

[1] گرد اگرد خانه ۱۲ [2] اور توفیق بادشاه معبود کی طرف سے ہو ۱۲ [3] مدنی الطبع اسے کہتے ہین کہ اسباب معیشت مین اورون کا محتاج ہو ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

از حد و دآن تجاوز نکند و این کس را پادشاه خوانند پس درجهٔ پادشاهی نبوت ست
چه نبی واضع شریعت ست و پادشاه حامی و حافظ آن و ازینجا گفته اند اَلْمُلْكُ
وَالدِّیْنُ تَوْاَمَانِ درین معنی واقع شده نظم

نزد خرد شاهی و پیغمبری	چون دو نگینند و یک انگشتری
گفتهٔ آنهاست که آزاده اند	کاین دو ز یک اصل و نسب زاده اند

لهٰذا حق سبحانه تعالیٰ بعد از امر بطاعت خود و اطاعت پیغمبر خود بفرمان برداری
ملوک و سلاطین فرمود که اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ پس پادشاه
باید که متخلق باخلاق صاحب شریعت باشد تا حفظ حدود شرع بشرائط آن
تواند کرد و دیگر باید که تامل فرماید که چون حق تعالیٰ در بارهٔ وے اینچنین کرامتی ارزانی
داشته او را بر طائفهٔ از بندگان خود حاکم ساخته و رایت عظمت او را در ساحت تعزّ مَن
تشاءُ برافراخته و از آدت ازلی افسر اختیار بر فرق اقتدار او نهاده و مشیت لم یزلی
زمام امر و نهی جمعی از آفریدگان بقبضهٔ تصرف او باز داده هر آئینه باید که ذات عالی
خود را بصفات ستوده و سمات پسندیده موسوم و موصوف گرداند و پادشاه را
رعایت چهل صفت لازم ست که بعضے ازان میان وی و حق سبحانه و تعالیٰ
باشد و برخی میان وی و خلق و این چهل صفت در چهل باب آورده شد بعبارت
فارسی خالی از تکلف منشیان و تصلفت مترسلان و در هر باب از روایات و
حکایات انچه وقت اقتضا فرموده زبان بدان مسامحت نمود و رقم ثبت یافت

۱ پادشاہی اور دین دو بچے ایک پیٹ کے ہیں ۱۲ ۲ فرمانبرداری کرو خدا کی اور حکم مانو پیغمبر کا اور حاکموں کا کہ تم میں
سے ہیں ۱۲ ۳ عزت دیتا ہے تو جسے چاہے ۱۲ ۴ لا فنا زنی ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وَمِنَ اللّٰهِ الاعانةُ والتوفیقُ

باب اول در عبادت
باب دوم در اخلاص
باب سوم در دعا
باب چهارم در شکر
باب پنجم در صبر
باب ششم در رضا
باب هفتم در توکل
باب هشتم در حیا
باب نهم در عفت
باب دهم در ادب
باب یازدهم در علو همت
باب دوازدهم در عزم
باب سیزدهم در جد و جهد
باب چهاردهم در ثبات و استقامت
باب پانزدهم در عدل
باب شانزدهم در عفو
باب هفدهم در حلم
باب هژدهم در خلق و رفق و نرمی
باب نوزدهم در شفقت و مرحمت
باب بیستم در خیرات و مبرات
باب بیست و یکم در سخاوت و احسان
باب بیست و دوم در تواضع و احترام
باب بیست و سوم در امانت و دیانت (نیکیهان ۱۲)
باب بیست و چهارم در وفا بعهد
باب بیست و پنجم در صدق
باب بیست و ششم در انجاح حاجات (روا کردن ۱۲)
باب بیست و هفتم در تانی و تامل
باب بیست و هشتم در مشاورت و تدبیر
باب بیست و نهم در حزم و دور اندیشی (احتیاط ۱۲)
باب سی ام در شجاعت
باب سی و یکم در غیرت
باب سی و دوم در سیاست
باب سی و سوم در تیقظ و خبرت (آگاهی ۱۲ بیداری ۱۲)
باب سی و چهارم در فراست (دانائی ۱۲)
باب سی و پنجم در کتمان اسرار
باب سی و ششم در انتقام
فرصت و طلب نیکنامی
باب سی و هفتم در رعایت حقوق
باب سی و هشتم در صحبت اخیار (نیکان ۱۲)
باب سی و نهم در دفع اشرار
باب چهلم در تربیت خدم و حشم و آداب ایشان ؛

باب اول در عبادت

و آن پرستش حق سبحانه تعالیٰ باشد باداے فرائض و واجبات و ترک قبائح و

محرمات و اتقیا داوامر و نواہے و اتباع سنن حضرت رسالت پناہے و مقرر ست عبادت حق سبحانہ و تعالے در دنیا واسطہ سلامت ست و در عقبے رابطۂ نجات و
حرام چیزیں ۱۲ — پیروی ۱۲ — صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲

کرامت بدیت

سرمایۂ سعادت دنیا عبادت ست	پیرایۂ کرامت عقبی ا عبادت ست

پس پادشاہ[1] باید کہ صفحۂ احوال خود را برقم عبادت بیاراید تا خداوند تعالے بدید اورا انچہ در دنیا و آخرت شاید بکار آید و فرمان برداری خدای برحسب فرماندہی خود لازم باید شناخت و روزہا بکار مردم و شبہا بکار خود باید پرداخت آوردہ اند کہ حضرت مرتضے علی رضی اللہ عنہ در زمان خلافت روزہا بساختن مہمات خلائق مشغول بودی و شبہا بعبادت و طاعت خالق اشتغال نمودی گفتند لے امیر چرا این ہمہ رنج و محنت بر خود روا میداری نہ بروز آسایشے و نہ بشب آرام فرمود کہ اگر در روز بیاسایم رعیت ضائع ماند و اگر در شب بیارامم فردائے قیامت من ضائع مانم پس روز مہم مردم می سازم و شب بکار حق می پردازم یکی از سلاطین ہرات از شاہ سبحان قدس سرہ التماس نمود کہ مرا وصیتے کن شاہ گفت اگر نجات دنیا و درجات آخرت میخواہی شبہا بدرگاہ الٰہی داد گدائے میدہ و روزہا در بارگاہ خود بداد گدایان میرس قطعہ
درست کرنا ۱۲ — آرام ۱۲

چون بندگان حق ہمہ فرمان بر تو اند	تو نیز بندگی کن و فرمانِ حق ببر
ہر پادشہ کہ خدمتِ حق را کمر ببست	بندند خلق ہم زپئے خدمتش کمر

[1] خوش رہے اللہ اُنسے ۱۲ [2] پاک کیا جاے راز اسکا ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وچون خوی رعیت تابع خوی پادشاہ است کہ اَلنَّاسُ علیٰ دِیْنِ مُلُوکِہِمْ پس ہرگاہ پادشاہ میل طاعت وعبادت کند رعیت نیز بدان کار راغب و مائل شوند و برکات عبادات رعایا نیز بروزگار او واصل ومتواصل گردد

باب دوم در اخلاص

وآن پاک ساختن عمل ست از ریا وغرض وسائر علل وراست کردن نیت با خدای عزّ وجلّ بیت

ہر کہ با خلاص قدم میزند	عیسی وقتست کہ دم میزند

پس باید در ہر کاری کہ سازد نیت او طلب خوشنودی حق سبحانہ باشد نفس خود را دران دخل ندہد کہ غرضہای نفسانی عملہای حقانی را تباہ کند آوردہ اند کہ یکی از خلفای خراسان فرمودہ اند تا بی ادبی را در موقف سیاست داشتہ تازیانہ میزدند آن شخص در اثنای آن حال زبان وقاحت (یاوہ گوئی وبدمستی ۱۲) بگشاد وخلیفہ را دشنام داد خلیفہ امر کرد (یعنی خدام ۱۲) تا دست از و باز داشتند و او را آزاد کردند (بے شہری ۱۲) یکی از خواص بارگاہ خلافت پرسید در محلی کہ تادیب آن شوخ چشم بی شرم زیادت بایستی سبب بخشیدن و آزاد کردن چہ بود خلیفہ گفت من او را برای خدا ادب میکردم چون مرا ناسزا گفت نفس من از ان متغیر ومتاثر (متاثر بدیر ۱۲) شد و در صدد انتقام آمد نخواستم کہ در کار حق سبحانہ نفس را دخل دہم کہ این صورت از شیوۂ (بے ۱۲) اخلاص (بدلہ لینا ۱۲) دور ست وصاحب عمل غرض آمیز از فضیلت ثواب محروم ومہجور نظم

---

۱ آدمی اپنے بادشاہ کی راہ پر ہیں ۱۲ ۲ پہونچنے والے ۱۲ ۳ پہم پہونچنے والے ۱۲ ۴ دکھانے کو کام کرنا ۱۲ ۵ جمع علت ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

از سخنش آتش من تیز شد	کار الٰہی غرض آمیز شد
واعیۀ نفس چو بنمود رو	معنی اخلاص نماند اندرو
کار کز اخلاص نشد بهره ور	ترک چنان کار سزاوار تر

خواہش ۱۲

باب سوم در دعا

و آن عرض نیاز ست بدرگاه الٰہی و درخواستن مرادات از فیض و فضل نامتناہی و ہر صاحب دولتی را که کلید دعا بدست آمد ہر آئنه بوعدۀ اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ[1] در اجابت بروی وی کشاده بیشود و دعا یا برای تحصیل منفعت ست یا برای دفع مضرت و سلاطین را از ہر دو نوع چاره نیست یکی جر منافع که نظام ملک و قوام سلطنت ست ہر آینه آنرا بزاری و نیاز از حضرت غنی کارساز درخواست باید نمود تا بفراغت بر سر آیت متمکن تواند بود بیت

کھینچنا ۱۲ — تکیہ ۱۲ — جلوہ گیر ۱۲

بر مسند نازکی نشیند بمراد	آن کس که ره نیاز بر دل نگشاد

دوم دفع مکاره و مضار[2] که آن ہجوم خصم و غلبۀ دشمن باشد یا بلاہای دیگر چون آلام و اسقام و آن نیز جز بتضرع و بکا و زاری و دعا منع نگردد چنانچه حضرت مولوی رومی قدس سره در مثنوی فرموده نظم

جمع مکروہ ۱۲ — عجز ۱۲ — بیماریان ۱۲

ای که خواہی کز بلا جان و اخری[3]	جان خود را در تضرع آوری
با تضرع باش تا شادان شوی	گریه کن تا بی دہان خندان شوی
کین تضرع را بر حق قدرہاست	و آن بہا کانجاست زاری را کجاست

سله دعا مانگو مجھسے کہ قبول کرون مین تمھاری دعا ۱۲ ؎۲ جمع مضرت جسکی نقصان نہا ۱۲ ؎۳ مول لیتو یعنی چھڑا لے تو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ای خوشا چشمے که آن گریان اوست	وی همایون دل که آن بریان اوست
آخر هر گریهٔ آخر خنده ایست	مرد آخر بین مبارک بنده ایست

در اخبار آمده که دعای پادشاه عادل مستجاب ست هر تیر دعا که سلطان عدالت شعار بر کمان امکان نهاده بشست درست اخلاص بگشاید بیشک بهدف اجابت و نشانهٔ استجابت میرسد آورده اند که در شهرے از بلاد اسلام چند شبانه روز متصل باران بارید بمثابه که کارها بر مردمان دشوار شد و راه آمد و شد فروبسته گشت منظر لها روی بویرانی نهاد و دغدغه در خاطر خرد و بزرگ افتاد جمعے از اهل تنجیم میگفتند که از نظرات فلکی استدلال میتوان کرد که تمام این شهر بواسطهٔ کثرت آب خراب خواهد شد مردم دل از خان و مان برداشتند و جزع و فزع در خلائق افتاد چون کار از حد گذشت و طاقت طاق شد رجوع بسلطان کردند او مرد عادل و پاکیزه سیرت بود اهل شهر را تسلی داد و خود بخلوت در آمد و روے نیاز بر خاک نهاد و گفت بار خدایا همه خلق بر خرابی این شهر اتفاق کرده اند تو قادری که تصور ایشان را باطل کنی و آثار قدرت خود بخلاف انچه در خیالها میگذرد ظاهر گردانی فی الحال باران منقطع شد و آفتاب بر آمد و این دلیل روشن ست که چون پادشاه پاک اعتقاد بود و دل او با رعیت راست باشد هر دعا که در بارهٔ خود و ایشان کند بشرف اجابت اقتران می یابد قطعه

پادشاہے که نهاد از ره لطف	بر سرت افسر شاهنشاهی
هر چه میخواهی از و خواه که او	دهدت هر چه از و مے خواهی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب چهارم

باب چهارم در شکر

و آن سپاس و ستائش باشد مر منعم را بانعام او و چون نعمت سلطنت بزرگترین نعمتهاست پس سلطان باید که بشکرگذاری و سپاس داری این نعمت قیام نماید و شکر هم بدل باشد و هم بزبان و هم باعضا و جوارح[1] امّا شکر بدل آنست که منعم حقیقی را بشناسد و داند که هر نعمتی که بدو رسیده از فیض بیغایت و لطف بی نهایت اوست امّا شکر بزبان آنست که پیوسته حق را یاد کند و کلمهٔ الحمد لله بسیار گوید که گفتن این کلمه وفاست بشکر نعمت امّا شکر بجوارح آنست که قوت آن نعمت را در طاعت منعم صرف کند و هر عضوی را از اعضا بطاعتی که بدان عضو مخصوص ست مشغول گرداند مثلاً طاعت چشم آنست که نظر در مخلوقات بعبرت[2] کند و در علما و صلحا بنظر عزّت بنگرد و در ضعفا و زیردستان بشفقت نگاه کند و طاعت گوش استماع کلام الٰهی و اخبار[3] حضرت نبوی علیه[4] الصلوٰة والسلام و قصص اکابر دین و پند و نصائح مشائخ و اهل یقین ست و طاعت دست احسان با فقیران و محتاجان و طاعت پاے رفتن بمساجد و معابد و مزارات اولیا و تفقد[جویائی ۱۲] درویشان خالص و گوشه نشینان بی طمع و زیارت علما و علی هذا و چون بحکم لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ[5] شکرگزاری سبب زیادتی نعمت ست حق سبحانه[بدین قیاس ۱۲] ملک و مال و جاه و جلال او را ازیادت گرداند بیت

[1] یعنی اعضا ۱۲ [2] پند پذیری ۱۲ [3] حدیث ۱۲ [4] اُنپر درود وسلام ۱۲ [5] تحقیق اگر شکر کروگے زیادہ دونگا مین تمکو ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شکر سوی شهر سعادت برد	هر که کند شکر زیادت برد

آورده اند که سلطان سنجر ماضی انار الله برهانه در وقتی میگذشت خرقه پوشی بر سر راه او ایستاده بود سلام کرد و سلطان چیزی میخواند سر در جنبانید و بزبان جواب وی نگفت درویش گفت ای شاه سلام کردن سنت ست و جواب سلام باز دادن فرض من سنت بجای آوردم تو چرا ترک فریضه کردی سلطان از روی انصاف و صلاح اسلام عنان باز کشید و باعتذار در آمده فرمود که ای درویش بشکرگزاری مشغول بودم از جواب سلام تو غافل گشتم درویش گفت کرا شکر میگفتی گفت خدای را که منعم مطلق است و همه نعمتها داده اوست و همه عطاها فرستاده او فرد

از ماه تا بماهی و از عرش تا بفرش	هر ذره از و شده مستغرق نعم

درویش پرسید که بچه نوع شکر میگفتی سلطان جواب داد که بکلمه الحمد لله رب العالمین که شکر جمیع نعمتها درین کلمه مندرج ست درویش گفت ای سلطان تو طریقه سپاسداری نمیدانی و وظیفه شکرگزاری بجای نمی آری شکر تو باید که بقدر فیضان نعمت الهی و ترادف موهبت نامتناهی باشد که روزگار دولت ترا حاصل و ایام شوکت ترا شامل ست و شکر نه همین باشد که یک نفس عندلیب نغمه سرای زبان را بر گلبن الحمد لله مترنم داری پس شکر سلاطین که در حضرت مالک الملک موقع قبول یابد و بدرجه الشاکر یستحق المزید مترتب شود آنست که بر هر چه داری شکری که مناسب آنست بجای آری سلطان سنجر التماس نمود که مرا بران مطلع گردان درویش گفت شکر سلطنت

سله روشن کرے الله دلیل اسکی ۱۲ سله سب تعریف خدا کو کہ رب سارے جہان کا ہے ۱۲ سله شکر کرنیوالا لائق زیادتی کے ہی ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عدل ست بر عموم عالمیان و احسان بر جمیع آدمیان و شکر فسحت مملکت و سعت عرصهٔ ولایت طمع ناکردن در املاک رعیت و شکر فرمان روائی حق خدمت فرمان بران شناختن و شکر بلندی بخت و بسیاری اقبال بر افتادگان خاک مذلت و ادبار رحم کردن و شکر معموری خزانهٔ صدقات و خیرات راحت اهل استحقاق مقرر داشتن و شکر قدرت و قوت بر عاجزان و ضعیفان بخشودن و خوشنودی کردن و شکر صحت بیماران ستم رسیده را از قانون عدل شفاهی کلی ارزانی فرمودن و شکر بسیاری لشکر و سپاه آسیب ایشان از مسلمانان دور ساختن و شکر عمارتهای عالی و باغهای بهشت آئین مساکن و منازل رعیت را از نزول خدم و حشم معاف داشتن و خلاصهٔ شکرگزاری آنست که در خشم و رضا جانب حق فرو نگذاری و آسایش خلق را بر آسایش خود مقدم داری

بیت

نیاساید اندر دیار تو کس	چو آسایش خویش خواهی و بس

سلطان ذوق سخنان درویش دریافته خواست که از مرکب فرود آید و وی را زیارت کند چون در نگریست هیچ جا درویش را ندید و هیچکس از وی نشان نداد بفرمود تا این کلمات را باب زر نوشتند و دستور العمل روزگار خود ساخت

شعر

پند حکیم صیقل آئینهٔ دل ست	مقصود هر دو عالم ازان پند حاصل ست

باب پنجم در صبر

و آن شکیبائی باشد بر مکاره و بلیاتی که از حق تعالے به بنده میرسد و صبر صفتی بغایت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مقبول و مرضی ست و منقبت صبر همین بس ست که بمضمون اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِینَ عون الٰهی در دنیا با ایشان باشد و بفحوای اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُونَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ مزد ایشان در عقبی بسیار و بی پایان در اخبار آمده است که حق سبحانهٗ وحی فرستاد بحضرت داؤد علی نبینا و علیه السلام که ای داؤد تکلّف نمای تا اخلاق مرا پیرایهٔ روزگار خود سازی و از جملهٔ صفات کبریای من یکی آنست که صبورم بیت

صبر بهتر مرد را از هر چه هست	تا بیابد بر مرادِ خویش دست

هر که در تیر باران حوادث سپر صبر در سر کشد هر چند خواهد زود تر خدنگ امیدش بهدف مراد برسد زیرا که صبر مفتاح فرج ست و در خانهٔ راحت جز بدین کلید نگشاید قطعه

کلیدِ درِ گنج مقصود صبر ست	درِ بستهٔ آن کس که بگشود صبر ست
چو خارای کوه و چو دیبای گردون	لباسی که هرگز نفرسود صبر ست

در کلمات ملوک ترکستان آورده اند که افراسیاب به اُمرای خود گفت که بهیئت و هیکل مردان خود و اُبهت و شوکت ایشان فریفته مشوید و بلافی که زنند و دعوی که کنند مغرور مگردید تا وقتیکه ایشان را بیازمائید بصبر و پایداری که اگر بر محک صبر تمام عیار رند ایشان را بمردی و مردانگی اعتبار نمائید بیت

نه بدعوی ست قدر و قیمت مرد	قیمت مرد صبر باید کرد

آورده اند که روزی یکی از اُمرا پیش پادشاه ایستاده بود و شاه با او در مهمی مشاورت میفرمود قضارا کژدمی در پیراهن وی افتاده بود و هر ساعت او را نیشی میزد

ا؎ البته اللہ صبر کرنے والون کے ساتھ ہی ۱۲ ؎ اسکے پورا ہی دئے جائینگے صبر کرنے والے اجر اپنا بیحساب ۱۲ ؎ اسکے ہمارے نبی اور اُن پر سلام ۱۲ ؎ تیر باران باضافت مقلوب یعنی باران تیر یعنی مینھ برسنا تیرون کا ۱۲ ؎ سہام بکثرت ۱۲ ؎ یعنی لیبیا ۱۲ ؎ یعنی تیر ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب ششم

وبہ نیش زہر آلود خود برنج وشدت بدو میرسانید چندانکہ نیش کژدم انکار بیقیاد و بہر نہجے
کہ داشت بکار بردو آن امیر مطلقاً دران مشاورت قطع سخن و تغیر احوال خودنکرد و سخنش از
ازقانون عقل وقاعدۂ حکمت انحراف نیافت تا بخانۂ خود آمد و آن کژدم را از جامہ خود
بیرون کرد این خبر بپادشاہ رسید متعجب [گھبرانا ۱۲] شد و متحیر گشت چون روز دیگر آن امیر بملازمت
آمد سلطان فرمود کہ دفع ضرر از نفس واجب ست تو چرا دیر و تر آزار و رنج کژدم را از خود
مندفع نساختی جواب داد کہ من آن نیم کہ شرف مکالمۂ چون تو پادشاہی را بسبب [بچھو ۱۲] الم زہر
کژدمی قطع کنم و اگر امروز در مجلس بزم بر نیش کژدمی صبر نتوانم کرد فردا در معرکۂ رزم
بہ تیغ زہر آب دادۂ دشمن چگونہ صبر توانم کرد پادشاہ را سخن او خوش آمد و مرتبہ و رتبۂ
او را بلند تر گردانید و بدان مقدار صبر کہ کرد بمراد و مقصود کلی رسید بیت

گرت [۱] چو نوح نبی ہست صبر بر طوفان	بلا بگردد و کار ہزار سالہ بر آید

باب ششم در رضا

وآن خوشنودی باشد بہرچہ از قضای خداوند سبحانہ بہ بندہ رسد و بباید دانست
کہ تیر قضا را ہیچ سپری شایستہ تر [حکم ۱۲] از رضا نیست ہر کہ سر بر آستانۂ رضا و تسلیم نہاد زود
بر صدر مسند سروری و سرافرازی تواند نشست قول او تعالی رَضِیَ [۲] اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ
مؤید این حال ست و منقبت اَلرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ بَابُ [۳] اللّٰہِ الْاَعْظَمُ مصدق این مقال شعر

تقدیر چو سابق ست تعلیم چہ سود	جز بندگی و رضا و تسلیم چہ سود

آوردہ اند کہ یکی از انبیای کرام علٰی نبینا وعلیہ السلام در مناجات خویش

---

۱ از بحر مجتث مثمن مخبون مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن ۱۲ ۲ خوش ہوا اللہ اُنسے اور خوش ہوے وہ اللہ سے ۱۲ ۳ راضی رہنا قضا سے بڑا دروازہ خدا کا ہے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میگفت الٰهی راه نمای مرا بعلمے که سبب خوشنودی تو باشد خطاب رسید که خوشنودی من از تو موقوف ست بخوشنودی تو از قضاهای من چون تو از قضاے من راضی باشی من هم از تو راضی باشم **بیت**

هرکه راضی شد از قضاے خدا	بهره مے یابد از رضاے خدا

دلی که بنور رضا روشن شد از مقدرات الٰهی روے نه پیچد و با مقتضیات قضا الفت گیرد و هرچه از اقتضای قدر بدو رسد بخوشدلی و رغبت تمام در پذیرد و هر آئنه بدین سبب اندوه و ملال پیرامن[۱۲] خاطر او نگردد و همواره شادکام و خوشدل گذراند **نظم**

هر عزیزے که با رضا خو کرد	فرح و عیش روے با او کرد
خوش در آمیز از صفاے ضمیر	با قضا و قدر چو شکر و شیر

باب هفتم در توکل

و آن دل بر داشتن ست از اسباب و بحضرت مسبب الاسباب توجه نمودن و کفایت کارهای خود را از حق سبحانه طلبیدن و هرکه کار خود بخدای تعالیٰ تفویض نماید و در هرچه پیش آید اعتماد بر کرم الٰهی کند همه کارهاے او بر وفق دلخواه ساخته و پرداخته گردد[۱۲] **مصرع**

تو با خدای خود انداز کار دل خوش دار + و پادشاه را لازم ست که در همه حال رسم توکل فرونگذارد تا عنایت الٰهی کارهای او را چنانچه باید و شاید بر آورده گرداند آورده اند که روزے پادشاہے از عالمے پرسید که تقرب مرتبت اهل ایمان در چند چیز ست گفت در دو چیز یکی در اداے نماز و یکے توکل بر کرم کارساز حقیقی پادشاه بنای کار خود برین دو چیز نهاد و این دو خصلت را عادت کرد ناگاه او را دشمنی پدید آمد و با لشکر گران و سپاه بے پایان روی بدار الملک

دی آورد او نیز با سپاهی که داشت متوجه خصم شد چون نزدیک یکدیگر رسیدند و مهم بر حرب قرار گرفت شبی که فردای روز آن مصاف مقرر بود آن پادشاه همه شب نماز میکرد یکی از ارکان دولت گفت ای ملک بیاسای که فردا روز مصاف ست گفت من امشب کار خدا میکنم و فردا کار با دست خداست هرچه خواهد کند مرا بآن هیچ کاری نیست گفت پس تهیه با اسباب حرب کن و معرکهٔ قتال را آماده باش گفت زره توکل پوشیده ام و کار خود را به لطف و کرم پروردگار باز گذاشته فرد

ما کار خویش را بخداوند کارساز	بگذاشتیم تا کرم او چها کند

علی الصباح که مصاف راست شد و هر دو لشکر در برابر یکدیگر صف کشیدند مدد الٰهی از عرصهٔ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا در رسید شعر

لشکر تائید حق از ملک غیب آمد برون	رایت اعدای او فی الفور گشته سرنگون

فی الحال که چشم سپاه خصم بر چتر و رایت پادشاه با توکل افتاد عنان اختیار از قبضهٔ اقتدار ایشان بیرون رفته و هیبتی و صلابتی در دل ایشان پدید شد که هزیمت را غنیمت شمردند و بی آنکه حربی واقع شود و کارزاری دست دهد روی بگریز نهادند و از شر دشمن خلاص شد بیت

صبح ظفر از مشرق امید بر آمد	اصحاب غرض را شب سودا بسر آمد

باب هشتم در حیا

و آن خصلتی شریف و سیرتی مقبول ست و حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم

له لڑائی ۱۲ کله صف آرائی ۱۲ کله آمادگی ۱۲ کله اور اتارے لشکر کہ نہ دیکھا تم نے انکو ۱۲ هه بھاگنا ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حیا را شاخی از درخت ایمان گفته که اَلحَیاءُ شُعبَةٌ مِنَ الاِیمان و حیا از شرائط نظم عالم ست اگر صفت شرم از میان برافتد و هیچکس را از هیچکس شرم نباشد مناظم جهان خلل پذیرد و مصالح خلائق از یکدیگر فرو ریزد امّا صفت حیا نمیگذارد که هر کس هرچه خواهد بکند بیت

صف شکن قلب[2] مناهی حیاست	راهزن خیل ملاهی حیاست

پس معلوم شد که خاص و عام را از حیا فائدهٔ تمام ست و بی تاب آفتاب حیا ثمرات اخلاق نارسیده[3] و خام شعر

گر حیا نبود برافتد رسم عصمت[4] از میان	در حجابے درمیان ست از تقاضای حیاست

و یکی از اقسام حیا حیای عنایت ست یعنی گنهگار از کردار خود شرم دارد چنانچه حضرت آدم صفی[5] علی[6] نبینا و علیه السلام چون در بهشت گندم تناول نمود و لباسهاے که پوشیده بود از تن او فرو ریخت او چپ و راست میگریخت و در پس هر درخت پنهان مے شد خطاب رسید که ای آدم از ما میگریزی گفت نے بار خدایا از تو چگونه گریزم و کجا توان گریخت اما از خطای خود شرم میدارم مصرع ع که گر گناه نبخشند شرمسارے هست * قسمے دیگر حیای کرم ست که کریم شرم دارد که خواهنده از درگاه او خجل باز گردد و در حدیث آمده که حضرت حق سبحانه و تعالی بصفت حیای کرم موصوف ست چون یکی از بندگان هر دو دست خود را در دعا بحضرت او بر فع کند شرم دارد که دستهای او را از فضل و رحمت خود تهی باز گرداند بلکه نقد مراد او بر کف آرزوی وی نهد بیت

محال ست اگر سر برین در نهی	که باز آیدت دست حاجت تهی

[1] شرم ایک شاخ ہی ایمان سے ۱۲ [2] میانہ لشکر ۱۲ [3] کچا ۱۲ [4] بچانا برائی سے ۱۲ [5] برگزیدہ ۱۲ [6] ہمارے نبی پر اور اُنپر سلام ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ونہایت کرم آنست کہ سائل را از نزد خود شرمسار و منفعل باز نگرداند چنانچہ در اخبار آمدہ کہ در عہد مامون خلیفہ اعرابی بود کہ در شورہ زاری نشو و نما یافتہ و جز آب شور و تلخ ندیدہ و نچشیدہ بیت

مرغی کہ خبر ندارد از آب زلال	منقار در آب شور دارد ہمہ سال

وقتی در قبیلہ اعرابی قحط افتاد و بضرورت جہت تحصیل توشہ از وطن مالوف[1] و مسکن معہود[2] بیرون آمدہ چون از شورستان در گذشت گذرش بر موضعے افتاد کہ خاک پاکش صالح زراعت بود و غدیرے دید کہ مقداری آب باران در وے جمع شدہ و ہبوب[3] ریاح[4] خس و خاشاک از وے دور ساختہ آبے در غایت صفا و لطافت[5] بنظر وے درآمد عرب ہیچ بار آب بر روے زمین ندیدہ بود متعجب شدہ و پیش آمدہ و قدری ازان آب بچشید در مذاقش بسے شیرین و خوشگوار نمود با خود گفت کہ من شنیدہ ام کہ حق سبحانہ و تعالے در بہشت آبی دارد شیرین کہ طعم آن ہرگز متغیر نگردد چنانچہ در قرآن آمدہ فِیْہَا[6] اَنْہٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ آسِنٍ اگر غلط نکنم حق تعالے بر فقر و فاقہ من بخشودہ و بمزد گرسنگی و بیچارگی من این آب از بہشت بدنیا فرستاد حالا مصلحت در آنست کہ قدری ازین آب برداشتہ نزد خلیفہ روزگار ببرم و او ہر آئینہ در مقابلہ این خدمت در بارۂ من احسانے فرماید و من و اہل بیت من ببرکت انعام خلیفہ از بلاے قحط باز رہیم پس مشکی کہ ہمراہ داشت ازان آب پر ساختہ راہ بغداد پیش گرفت و روی بدار الخلافت نہاد و ہنوز میان اعرابے و بغداد مسافتے ماندہ بود کہ

---

[1] الفت کردہ شدہ ۱۲ [2] معین ۱۲ [3] ہوا کا چلنا ۱۲ [4] جمع ریح ہوا ۱۲ [5] پاکیزگی ۱۲ [6] بہشت مین ایسی نہرین ہین کہ جنکا پانی نہین سڑتا ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کوکبۂ حشمت و دبدبۂ عظمت مامون برسید اعرابی معلوم کرد که این خلیفه است و عزم شکار
دارد فی الحال بر سر راه آمد و زبان بدعاگوئی و ثناخوانی بکشاد مامون بدو متوجه شده پرسید
که ای اعرابی از کجامی آئی گفت از فلان بادیه که اهل آن بغصۂ قحط و بلای غلا[۱] درمانده اند گفت
بکجا میروی گفت بدرگاه تو آمده ام و دست تهی نیستم بلکه تحفۂ دارم و هدیۂ آورده ام که دست
آرزوی هیچ کس در دنیا بدامن وصال او نرسیده و دیدۂ تمنای هیچ مخلوق جلوۂ جمال او
مشاهده نکرده خلیفه متعجب شد و گفت بیار تا چه داری اعرابی مشک[۲] پیش آورد و گفت
هذا ماء الجنة[۳] این آب بهشت ست که درین عالم کسے ندیده و نچشیده بیت

آب مگو شیرۂ شاخ نبات	در مزه همشیرۂ آب حیات

مامون رکابدار را فرمود تا قدحی ازان آب بزودی آورد آبی دید متغیر[۴] اللون
وکریه[۵] الرائحه و دسومت مشک اعرابی دروی اثر کرده و رنگ و بوی آن تغیرے عجب
یافته خلیفه قدری ازان بچشید و بفراست دریافت که صورت واقعه چیست شرم کرم
رخصت نداد که پرده از روی کار وی بردارد و گفت ای اعرابی راست گفتی این عجب
آبی لطیف و شربتی غریب ست این را بهر کس نتوان داد پس رکابدار را فرمود
تا قدح آب را در مطهرۂ[۶] خاصه ریخت و مشک را در زاویه انداخت و در محافظت
آن آب مبالغه زیاده از حد نمود پس روی باعرابی کرد که یا وجه العرب تبرکے پسندیده
و تحفۂ زیبا که آوردۂ بگو که حاجت تو چیست و چه مدعا داری گفت یا خلیفة المسلمین مردم
من از فاقه و بینوائی در معرض تلف اند امید بفضل خدا و کرم تو دارم خلیفه فرمود تا

[۱] قحط گرانی ۱۲ [۲] دیه پانی ۱۲ [۳] جنت کا ہے ۱۲ [۴] بدلا ہوا رنگ ۱۲ [۵] بدبو ۱۲ [۶] چکنائی ۱۲ [۶] یعنی برتن پانی کا ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

هزار دینار بدو دادند و گفت ای اعرابی این زرها را بگیر و از همین جا باز گرد و در وطن خود دِه اعرابی زر گرفته فی الفور باز گشت یکی از خواص پرسید که حکمت درین چه بود که ازین آب کسی را نچشانیدی و اعرابی را از همین موضع باز گردانیدی مامون فرمود که آن آبی بود ناخوش بدطعم اما بنسبت آبی که اعرابی بدان پرورش یافته بود او را آب بهشت می نمود شایستی[۱] که چون یکی از شما قدری ازان آب بخوردی و بسرکار[۲] نارسیده اعرابی را ابران کار ملامت کردی وطعنه زدے و آن بیچاره منفعل شدے و اگر او را ازهمین جا باز نگردانیدمے شاید بیشتر رفتے و آبِ دجله[۳] را بدیدے وازان آب عذب[۴] و لطیف بچشیدے از کردهٔ و آوردهٔ خود خجالت[۵] زده گشتے ما شرم داشتیم که یکی نزد ما آید بوسیله از کرم ما توقعے نماید و گرد خجالت بر صفحهٔ احوال او نشسته باز گردد شعر

سخی را شرم مے آید که سائل — خجل[۶] از درگهِ او باز گردد

قسمے دیگر حیای ادبست یعنی با آنکه عملی باشد که بحسب شرع و عقل ارتکاب آن ممنوع نبود حیای ادب او را ازان اشتغال مانع شود چنانچه نوشیروان در خانه که گل نرگس بودی با زنان و کنیزکان خود مباشرت نکردی و گفتی که گل نرگس بچشمهای نگرندهٔ ماند و بحقیقت این صورت که از نوشیروان واقع شده حیا نیست زیرا که حیا آنست که ناشی[۷] از ایمان باشد و او آتش پرست بوده بلکه این صورت ادبیست که رعایت میکرد و چون ملوک اسلام مثل این صورتی مرعی دارند آن حیاے او ادب کل باشد نظم

دل که پُر از وصف حیا مے شود — آئینهٔ نور خدا مے شود

۱ ہو سکتا تھا ۱۲ ۲ باضافت وفتح سین وتخفیف را یا بالکسر وتشدید را ۱۲ ۳ نام نہر بغداد ۱۲ ۴ شیرین ۱۲ ۵ شرمندگی ۱۲ ۶ شرمندہ ۱۲ ۷ پیدا ہونے والی ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دیدهٔ بی‌شرم پسندیده نیست	در نظر عقل خود آن دیده نیست

باب نهم در عفت

وآن احتراز باشد از ارتکاب[1] محرمات خصوصاً از شهوت حرام و این از جملهٔ مکارم اخلاق ست و بزرگان گفته اند آدمی دو نسبت دارد یکی با ملائکه که بدان نسبت مائل است بعلم و عمل و زهد و تقوی و دیگری با بهائم[2] که بآن مناسبت حریص ست باکل (کھانا ۱۲) و شرب (پینا ۱۲) و وقاع (جماع ۱۲) و شرط عقل آنست که تا میتواند نسبت ملکی را قوت دهد و بجانب نسبت بهیمی میل ننماید بیت

از ملائک بهره داری وز بهائم نیز هم	بگذر از حظ (حصه ۱۲) بهائم گز ملائک بگذری

پس هرگاه که حرص خوردن مستولی (غالب ۱۲) شود آدمی میان حلال و حرام فرق نکند همچنین بوقت غلبهٔ شهوت نیز میان نکاح و سفاح (زنا ۱۲) امتیاز ننماید پس عفت عبارت ازانست که بوقت آنکه شهوت غالب گردد عنان (باگ ۱۲) نفس باز کشیده دامن همت را از لوث (آلودگی ۱۲) حرام پاک دارد و جز بوجه شرع برین صورت اقدام ننماید و نظر از عملهای ناشایست فرو بندد تا درهای خیر و صلاح و فیروزی و فلاح بروی کشاده گردد و چون بادشاه بصفت عفت (پارسائی ۱۲) آراسته باشد هر آئینه ظلم و فسق و فجور از عرصهٔ مملکت او دور شود و غائله (آمیزش ۱۲) عار و بدنامی بزن و فرزند مردم نرسد نظم

عفت آنجا که رایت افرازد	دل و دین را تمام بنوازد
نفس ازو نیک خوار و زار شود	روح مقبول کردگار شود

الحمد لله[3] والمنة که این شاهزادهٔ کامگار عالی مقدار که از بخت و دولت برخوردار باد فرد

[1] له دلیری کرنا ۱۲
[2] له جمع بهیمه چارپایه ۱۲
[3] له شکر خدا کا اور احسان ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

روی خوب ست و کمال هنر و دامن پاک	لاجرم همت پاکان دو عالم با اوست

باب دهم در ادب

و آن صیانت[حفاظت ۱۲] نفس ست از قول ناپسندیده و فعل ناستوده و خود را و مردم را در پایهٔ حرمت نگاهداشتن و آبروی خود را و دیگران را نا ریختن و حقیقت ادب آنست که در جمیع احوال متابعت حضرت رسالت پناه علیه صلوات الله نمایند که ادیب کامل اوست چه در مکتب خانهٔ اَدَّبَنِی رَبِّی فَاَحسَنَ تَادِیبِی[۱] کسی مانند او مؤدب و مهذب نشده نظم

ادب آموز زان ادیب که او	ادب از حضرت خدا آموخت
بر کسی خوان سبق که در همه حال	سبق از لوح کبریا آموخت

و ادب از همه کس نیکویی نماید خصوصاً از ملوک جهاندار و سلاطین بزرگوار چه هرگاه که ایشان بر جادهٔ ادب استقامت ورزند ملازمان ایشان را نیز رعایت ادب لازم باشد و بدین واسطه رعایا هم نتوانند که از طریق ادب انحراف[برگشتگی ۱۲] ورزند پس امور مملکت منتظم گردد و مصالح اهل عالم بر وفق حکمت مهیا شود فی المثنوی[مثنوی ۱۲] المعنوی نظم

از خدا خواهیم توفیق ادب	بی ادب محروم گشت از لطف رب[مثنوی معنوی مولوی ۱۲]
بی ادب تنها نه خود را داشت بد	بلکه آتش در همه آفاق زد
از ادب پر نور گشت ست این فلک	وز ادب معصوم[بیگناه ۱۲] و پاک آمد ملک

و اکابر گفته اند بهترین سرمایه و خوشترین پیرایه مر اولاد آدم را تخصیص پادشاهان عالم را ادب ست در اخبار آمده که سلطان[زرنور ۱۲] مصر با پادشاه روم طرح مواصلت

---

۱ اُنیر ہون رحمتین خدا کی ۱۲ ۲ ادب سکھایا مجھے میرے رب نے سو اچھی طرح ادب سکھایا ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

انداخته دختر او را از بهر پسر خود خطبه کرد و هم دختر خود را در عقد پسر وی در آورد
سبب این وصلت رسل و رسائل از جانبین متواصل گشت و باتفاق این دو
صاحب دولت هر دو مملکت بایکدیگر آراستگی پذیرفت و در امور کلی و جزئی
مراجعت برای یکدیگر نمودندے و بی مشورت و تدبیر هم در هیچ مهم شروع نفرمودندے
روزی ملک عرب مصر بقیصر روم پیغام فرستاد که پسران زبدهٔ حیات و عمدهٔ زندگانی اند
نام مابعد از وفات جز بحیات ایشان باقی نمے ماند **بیت**

زنده است کسے که در دیارش	ماند خلفے بیادگارش

پس همت بر انتظام حال و فراغ بال ایشان مصروف باید داشت و عنان عنایت
بصوب جمعیت و وسعت معیشت ایشان معطوف باید ساخت و من بجهت پسر خود
چندین ذخائر و نفائس و برده و ستور و ضیاع و عقار مهیا کرده ام از ان طرف رای
جهان آرای آن حضرت در حسن اهتمام بحال پسر خود چه اقتضا فرموده است چون
این پیغام بسمع قیصر رسید تبسمی فرمود و گفت مال یار بیوفا و محبوب ناپائدار ست
از و حسابی نباید گرفت و بر متاع فانی دنیای دنی فریفته نباید شد من پسر خود را
بحلیهٔ ادب بیاراسته ام و خزانهای مکارم اخلاق برای او ذخیره نهاده ام مال در
معرض فنا و زوال ست و ادب ایمن از تغیر و انتقال چون این خبر بملک عرب
رسید گفت راست میگوید که بزرگان گفته اند الادب خیر من الذهب **نظم**

ادب بهتر از گنج قارون بود	فزون تر ز ملک فریدون بود

ظرف ۱۲ — جمع ذخیره ۱۲ — از زمین ۱۲ — یعنی غیره ۱۲ — از دنیا ۱۲

۱ خواستگاری پیام ۱۲ ۲ ادب سونے سے بهتر ہے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بزرگان نکردند پرواے مال	کہ اموال[1] را هست رو در زوال
عنان سوی علم و ادب تافتند	کہ نام نکو از ادب یافتند

باب یازدهم در علو همت

در خبر آمده است کہ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الهِمَم حق سبحانہ و تعالی مردم بلند همت را دوست میدارد و اعمال بزرگ را بہ نظر قبول مشرف می سازد و رفعت ارجمند با همت بلند پیوندی دارد کہ جدائی ایشان از یکدیگر محال ست نظم

مرغ همت چو بال بکشاید	عز و اقبال آشیان باشد
پیش چوگان همت عالی	کمترین گوے آسمان باشد

سلاطین را همت عالی پیشکاری ست کافی و مددگاری ست وافی (وفا دهنده ۱۲) هر کرا از ایشان همت بیشتر ست بقدوم شوکت از دیگران بیشتر ست بیت

همت بلند دار کہ نزد خدا و خلق	باشد بقدر همت تو اعتبار تو

یعقوب لیث را در مبدء جوانی یکی از پیران قبیلہ گفت کہ بہ خاطرم از طرف تو نگرانی است چہ درین سن کہ تو هستی هنگام استیلای شهوت ست و غلبہ (غلبہ ۱۲) نهمت دست پیمانے رهست کن تا از برلے تو کریمۂ از خانوادۂ بزرگ بخواهم گفت عروسی کہ من خویش (پسند ۱۲ ام یعنی) کردہ ام دست پیمان او آمادہ است پیر گفت آن را بر من عرض کن تا بہ بینم کہ چیست و از عروس نشان دہ کہ کیست یعقوب بخانہ در آمد و شمشیرے بیرون آورد و گفت من عروس ممالک شرق و غرب را خطبہ خواهم کرد و چون دست پیمان

[1] لطافت اینکہ روے اموال الف ست و آن اندرون لفظ زوال ست ۱۲ موجب[2] منظر خدا دوست رکھتا ہے بلند همتوں کو ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب یازدهم

من این تیغ جوهردار این شمشیر جوشن گذارست بیت

بابخت نیک هیچ کسی راستیز نیست	مهر عروس ملک به از تیغ تیز نیست

وهم درین معنی گفته اند فرد

عروس مملکت آن مرد در کنار گرفت	که اوّل از گهر تیغ داد کابینش

و در همین معنی این بیت مشهورست فرد

عروس ملک کسی در کنار گیرد چیست	که بوسه بر لب شمشیر آبدار زنند

آورده اند که دران ایام که اسکندر میخواست که رایت جهانگیری از سر حد روم برعزیمت ضبط ممالک عرب و عجم برافرازد و رکاب همایون بجهت تسخیر بر و بحر عالم حرکت دهد بغایت اندیشه ناک و ملول خاطر بود ارسطاطالیس حکیم که وزیر آن حضرت بود چون علامت فکرت و نشان حیرت بر جبهه حال و ناصیه احوال او ظاهر دید گفت ای شاهجهان همه اسباب دولت مهیا و آماده و خدم و حشم در موقف بندگی و فرمانبرداری استاده خزانه معمور و مملکت موفور بخت بصفت استدامت آراسته و نهال دولت بشرف استقامت (همیشگی ۱۲) پیراسته و اقبال کمر موافقت بسته و جاه و جلال بر آستانهٔ عالی بخدمتگاری نشسته (پایداری ۱۲) توزع ضمیر انور (روشن ۱۲) و تفرق (پریشان ۱۲) خاطر از هر را سبب چیست اسکندر جواب داد که تامل میکنم که عرصهٔ (پریشان ۱۲) جهان بغایت مختصرست و ساحت ممالک هفت اقلیم بسیار مختصر شرم میدارم از برای این مقدار ملک سوار شدن (میدان ۱۲) و توجه بتصرف و تسخیر آن نمودن قطعه

گدای آن مکند طمل و عرض هفت اقلیم	که من به نیت تسخیر آن سوار شوم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

هزار عالم ازین گر بود گم ست هنوز نه ۔ که من بغرض تصرف بدان قیار شوم

ارسطو فرمود که شک نیست که ایالت وحکومت این مایه جهان نه لائق همت بلند ونه درخور نهمت ارجمند تست عرصهٔ مملکت ابدی [سزاواری ۱۲] را با آن ضم کن تا همچنانچه بضربت تیغ جهان سوز ساحت سرای فانی را در قید ضبط می آری ببرکت عدل عالم افروز ملک سعادت باقی هم در قبضهٔ استحقاق [میدان ۱۲] آید تا این نقصان ببرکت آن بکمال تلافی پذیرد واین اندک بزیب آن بسیار رونق گیرد نظم

ملک عقبی اخواه کان خرم بود ۔ ذرهٔ آن ملک صد عالم بود
جهد کن تا درمیان این نشست ۔ عرصهٔ آن عالمت آید بدست

اسکندر بدین سخن تسلی یافته بر حکیم آفرین فراوان کرد وامروز شاهباز عقل هر کامل درهوای ثنای اسکندر جهت آن پرواز میکند که همای همتش باستخوان ریزهٔ دنیا سر فرو دنیاورده بیت

تو باز ساعد شاهی باستخوان منگر ۔ همای همت خود را بلند ده پرواز

باب دوازدهم در عزم

وآن پیشرو قوافل مرادات وکفایت کنندهٔ امور مهمات ست هیچکس را از سلاطین بی مدد عزم درست زمام تسخیر ممالک بقبضهٔ اقتدار درنیامده وبی تگاپوی سعی بلیغ بر سریر شهریاری ومسند جهانداری نرسیده بیت

بی عزم درست وسعی کامل ۔ کس را نشود مراد حاصل

وعزیمت درست آنست که چون بقصد کاری کمر بندد وبساختن مهمی اشتغال نماید

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بمنع ہیچ مانعی ممتنع نگردد و قصور و فتور بعزم خود راه ندہد از حکیمی پرسیدند کہ عزم ملوک در چہ محل نیکومی نماید و در چہ وقت بکار می آید فرمود کہ در دفع اعادی مملکت بغایت پسندیده است چہ ہرگاه کہ پادشاه از روی توکل فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ پای عزیمت در رکاب توکل آرد ہر آئینہ لشکر فتح و ظفر دو اسبہ باستقبال او متوجہ میشوند زیرا کہ عزم درست نشانہ غلبہ و نصرتست **بیت**

شہ چو بعزم درست پای کند در رکاب	دل شکند خصم را وز کفش افتد عنان

آورده اند کہ یکی از ملوک بخوردن گل عادت کرده چنانکہ حکما و اطبا منع میکردند و مضرت آن را باز می نمودند از ان کار باز نمی آمد روزی یکی از اہل اللہ بدیدن وی آمده او را بغایت زار و نزار یافت رخساره ارغوانی او را زعفرانی دید و تن با تاب و توان او را در بند ناتوانی گرفتار یافت صورت حال استفسار نمود سلطان حقیقت واقعہ باز گفت کہ مرا از جہت خوردن گل پای حیرت در گل ست و دست حسرت بر دل درویش فرمود کہ چون میدانی کہ ازین مہم ضرر بتو میرسد چرا ترک آن نمی کنی گفت چندانکہ جہد می نمایم با خود بس نمی آیم درویش گفت این عزیمة من عزمات الملوک کجاست آن عزم کہ پادشاہان را میباشد کہ ہیچ نوع ایشان را از ان باز نمی توان داشت سلطان چون این سخن بشنید متاثر شد و عزم کرد برآنکہ دیگر گل نخورد و ببرکت آن عزیمت از ان مہلکہ خلاص یافت **قطعہ**

عنان عزم بہر جانبی کہ برتابی	مکن بدست تردد عنان خود راست

لہ پھر جب قصد کیا تو نے تو خدا پر بھروسا کر ۱۲ لہ کہاں ہے عزم بادشاہوں کے عزموں سے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب سیزدهم

که کس بمنزل مقصود ره نمی یابد	مگر بسعی تمام و دگر بعزم درست
هر آنکه پای طلب در طریق عزم نهاد	به تختگاه بزرگی رسید بگام نخست

باب سیزدهم در جد و جهد

جد سعی کردن ست در تحصیل مطالب و جهد رنج بردن ست در اکتساب مقاصد و مآرب جد و جهد از اخلاق ملوک جهانگیر و سلاطین کشورستان ست و این صفت تابع همت می باشد هر چند همت عالی تر بود جد و جهد در طلب مقصود بیشتر واقع میشود و باید که مرد بلند همت از تحمل محنت و مشقت نترسد چه حال از دو مقال بیرون نیست اگر بجهد دامن مقصود بدست آید فهو المراد و اگر در حجاب توقف بماند عذر او نزد عقلا واضح و علو همت او در طلب مفاخر و مآثر بر همه ضمائر هویدا و لائح بیت

در طلب میکوشم ار یابم زهی بخت بلند	ور نیابم عذر من افتد بزرگان را پسند

در امثال حکمای هند مذکور ست که موری کمر جهد بر بسته بود و از توده خاکی که نقل آن آدمیان را به تکلف میسر شدی ذره ذره می برد و بطرف دیگر میریخت مرغی بر وی گذر کرد شخصی دید ضعیف و نحیف که بنشاط تمام دست و پای میزد و در نقل کردن آن خاک جدی تمام و جهدی مالا کلام بجای می آورد گفت ای ضعیف بنیه و نحیف پیکر این چه کارست که پیش گرفته و این چه مهم ست که در ان خوض کرده مور گفت مرا یکی از قوم خود نظر بیست و چون طلب وصال او کردم او این شرط بیش آورد که اگر سر وصل ما داری قدم در نه و این توده خاک را ازین رهگذر بردار حالا مستعد این کار شده ام و میخواهم که بدان شرط اقدام نموده از عهده عهد بیرون آیم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مرغ گفت این گمان که می بری بقدر آرزوی تو نیست واین کمان که میکشی بقوت بازوی تو نی مور گفت من عزم این کار کرده ام وقدم جد وجهد پیش نهاده اگر پیش برم فهو المراد والا معذورم خواهند داشت نظم

من طریق سعی می آرم بجا	لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی
دامن مقصود اگر آرم بکف	از غم و اندوه مانم برطرف
ورنشد از جهد من کاری بکام	من در آن معذور باشم والسلام

نہیں ہے واسطے انسان کے مگر جو کچھ کوشش کی ۱۲

افریدون را در مبادی ایام سلطنت که ریاحین دولت در ریاض سعادت دمیدن گرفت و بر لاح شادمانی از مهب کامرانی وزیدن اندیشه تسخیر بعضی از ممالک که در تصرف جمعی از متغلبان بود پدید آمد فرد

(نسیم فرح ۱۲ — ہوا چلنے کی جگہ ۱۲ — ہمایون ۱۲ — غلبہ کرنے والے ۱۲)

کفاف نفس اگر چند اندکیست ولی	جهان به تیغ گرفتن ز همت عالی

(قدر حاجت ۱۲ — ہرچند ۱۲)

این معنی را با ارکان دولت مشاورت کرد جمعی گفتند ای ملک ملکی داری آراسته و مبالغی تحمل وخواسته بی ضرورت غبار فتنه انگیختن و آتش تشویر برافروختن صواب نمی نماید از انچه هست تمتعی بردار و از ارتکاب مخاطر فروگذار فرد

(همت ۱۲ — دلیری ۱۲)

در فراغت کوش و در لذت که نیست	آرزو را هیچ پایانی پدید

افریدون گفت قناعت مقتضای طبائع بهائم سرافکنده است و نشستن در کنجی از مقتضای دنائت همت عجائز از کار وامانده فرصت وقت را که چون خیال سحاب گذرنده است غنیمت باید شمرد و در حصول آمال از رکوب اهوال اندیشه نباید کرد قطعه

(امید ۱۲)

کمر سلطنت نباید بست	هر کرا رغبت تن آسانی ست

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب سیزدهم

از مشقت کجا بیاساید	هر کرا همت جهانبانی ست

آورده اند که ملکی پسر خود را بحرب خصمی فرستاده بود خبر آوردند که ملکزاده گاه گاهی در راه زره از بر خود بیرون میکند و دو شب در یک منزل خیمهٔ اقامت میزند پدر بدو نوشت ای پسر حق تعالی که عزت را آفرید کلفت و مشقت را بآن همقرین [بمعنی ۱۲] ساخت و مذلت را که خلق کرد آرام و راحت را با و رفیق گردانید آنکه عزت را بملوک داد و مذلت را برعایا حظ پادشاه عز مملکت ست و قسم رعیت امن و امان و استراحت و این هر دو بخش یکجا جمع نشود لاجرم باید که آسایش را وداع کند و راحت را با رعیت گذارد و اگر چنین نمیکند باستراحت در می باید ساخت و از ملک اعراض میباید نمود فرد

لذت شاهی ترا بس راحت دیگر مجوی	باوجود سلطنت سرمایهٔ دیگر مخواه

یعقوب لیث در بدایت حال خود را در مهالک فگندی و خطرهای کلی را ارتکاب کردی و از آسایش نفس برطرف بودی و از کشیدن مشقتها یک نفس نیاسودی او را گفتند تو مرد روئین گری ترا باعث بر این همه جفا کشیدن و خود را در غرقابهٔ هلاک افگندن چیست گفت [تحصیل ۱۲] مرا دریغ می آید عمر عزیز خود را در اصلاح روئین و مس صرف کردن و روی توجه به پیشه که دران شریک بسیار باشند آوردن جد من قدران [کاسه ۱۲] ست و جد من برای آن که خود را بمرتبهٔ رسانم که از ابنای جنس من کسی با من شریک نباشد گفتند این مهمی ست بغایت صعب و کاری بسیار مشکل ست گفت من دانسته ام که شدت مرگ چشیدنیست و بار عنا و فوات [سختی ۱۲] [جاتا رہنا ۱۲] کشیدنی آنکه در کار بلند تلف شوم به که در کار پست بمیرم لاجرم بدین جد و جهد رسید بدان منصب که رسید مثنوی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

می باش بجد و جهد در کار	دامان طلب ز دست مگذار
هر چیز که دل بر ان گراید	گر جهد کنی بدستت آید

و چنانچه بجد و جهد بنای بزرگی تمهید می یابد بضد این صفت که بطالت و کسالت ست اساس شوکت و دولت در هم می شکنند یکی را از آل طاهر سوال کردند که سبب زوال ایالت و انتقال دولت شما چه بود جواب داد که شراب شب و خواب بامداد یعنی از کاهلی بکار ملک نپرداختیم و از کسالت رسم جلادت بر انداختیم لاجرم سفینهٔ اختیار ما در گرداب زوال غرقه گشت و کشتی امید ما بساحل مراد نرسید شعر

بنای دولت خویش آن کسی خراب کند	که شام می خورد و صبحگاه خواب کند

باب چهاردهم در ثبات و استقامت

و آن پائداری باشد در کفایت مهمات و مداومت بر دفع مکاره و بلیات و فی الحقیقة ثبات مثمر میامن و برکات ست و منتج فوائد و فلاح و نجات و هیچ زمره را از طوائف خلق بصفت ثبات آن وابستگی نیست که ملوک را چه تا ثبات پادشاه بر رعایت فرمانبرداران و دفع و قمع متمردان و بدکرداران نزدیک خاص و عام روشن نگردد حشم و خدم سر بر خط اطاعت او ننهند و اهل بغی و فساد از مواد عصیان و عناد احتراز ننمایند پس ملک را به ثبات استظهارست و ملوک را از و استمداد و استبشار بیت

هر سر که یافت افسرے از گوهر ثبات	در اقتدار بگذرد از چرخ تا ثبات

حکیمی گفته است هر که خواهد که اساس سلطنت او از انهدام ایمن باشد باید که بنای کار خود بر ثبات و وقار نهد فرد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بنای کار بنه بر ثبات و ایمن باش	که هر بنا که بر اصل ست پایدار بود

مرد ثابت قدم آنست که از راه و روش خود بدغدغهٔ هیچ موسوس روی برنگرداند و از رسم و طریق خود بوسوسهٔ هیچ مهوس انحراف نورزد که مدد رفیق نجات جز بطریق ثبات روی نمی نماید چنانکه حکیم الٰهی میفرماید نظم

در تردد رهِ نجات مدان	هیچ خصلت به از ثبات مدان
میل داری برفعتِ درجات	در معالی ثبات ورز ثبات

و نشانهٔ ثبات دو چیز ست یکی آنکه در هر کاری که شروع می نماید اتمام آن بر ذمهٔ اهتمام لازم داند آورده اند که قیصر روم از نوشیروان پرسید که بقاے پادشاهی در چیست گفت من هرگز کار بیهوده نفرمایم و هر مهمی که بدان امر کنم با تمام رسانم قیصر فرمود که همه حکمای یونان هم همین گفته اند نظم

هر طرح که افگنی چو مردان	جهدے بکن و تمام گردان
یعنی علمے که برفرازی	باید که دگر نگون نسازی

و علامت دوم آنست که سخنی که بر زبان او جاری شود بنقیض آن تا ممکن باشد تکلم نکند چنانچه در تاریخ مذکورست که سلطان رضی روزے از میدان غزنین میگذشت حمالی را دید سنگے گران بردوش نهاده بجهت عمارت او می برد و در بردن آن سنگ رنج بسیار میکشد سلطان چون مشقت او مشاهده کرد از روے رافت جبلی و عاطفت فطری که داشت فرمود که ای حمال این سنگ را بنه حمال آن سنگ را در میان میدان بینداخت مدتی آن سنگ دران میدان بود و اسپان چون آنجا

می رسید بدچشمی میکردند و می رمیدند (یعنے بھڑکتے تھے ۱۲) جمعی از خواص بوقت فرصت آن حال لعرض
سلطان رسانیدند که فلان روز حماله بنا بر امر عالی و فرمان همایون سنگی که بر
پشت داشت در میان میان بینداخت و اسپان ازان راه بکلفت میگذرند و
کسی غیر آن حمال آن سنگ را بر نمیتواند گرفت اگر حکم شود آن سنگ را ازانجا بردارد
و راه را خالی سازد مناسب می نماید سلطان فرمود که بزبان ما گذشته است که آنرا بینداز
اگر الحال بگویم که بردار مردم آنرا بر بی ثباتی حرف ما حمل کنند گو آن سنگ همانجا باشد
نقل است که آن سنگ تا آخر عمر سلطان دران میدان افتاده بود و بعد از وفات او نیز
جهت مراعات سخن او هیچ کس از اولاد او آن سنگ را از میدان بر نداشت قطعه

سخن شاه شاه هر سخن است	بهمه حال پاس باید داشت
تا نگردد نقیض (خلاف ۱۲) آن ظاهر	باید آن را بلوح دل بنگاشت

باب پانزدهم در عدالت

عدل شحنه ایست ملک آرای و لمعه ایست نور افزای و ظلمت زدای و حق سبحانه
و تعالی بندگان را بدین صفت میفرماید اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ عدل
آنست که داد مظلومان دهند و احسان آنکه مرهم راحت بر جراحت مجروحان نهند
و در خبر آمده که یک ساعت عدل پادشاه در پلهٔ میزان طاعت راجح ترست از
از عبادت شصت ساله زیرا که نتیجهٔ عبادت جز بعامل نرسد و فائدهٔ عدل (غالب ۱۲) بخاص
و عام و خرد و بزرگ واصل گردد و مناهج ارباب دین و دولت و مصالح (حاجت روائیان ۱۲) اصحاب
ملک و ملت ببرکت آن قائم و منتظم شود و ثواب عدل از حد حساب افزون ست

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وازحیز قیاس بیرون آورده اند که یکی از سلاطین را داعیهٔ (خواهش ۱۲) آن شد که حج خانهٔ
خدا بگزارد و بقدم حرمت طواف حریم عزت بجای آرد و بمزید صفا و اجابت دعا
از اشباه (امثال ۱۲) و اکفا (همجنس ۱۲) ممتاز و سرفراز گردد بیت

هست طواف حرم کردگار	در دو جهان واسطهٔ اقتدار

اشراف مملکت و ارکان دولت بموقف عرض رسانیدند که ای ملک شرط
ادای حج میمنت طریق ست و سلاطین را دشمن بسیار باشد اگر با خیل و حشم
عزیمت نمائی تهیهٔ ایشان درین راه دور و دراز تعذری تمام دارد و اگر باندک
ملازمی توجه فرمائی خطرات کلی متصور ست و دیگر سلطان در بلد حکم جان دارد در جسد
دقیقه که سایهٔ دولت آنحضرت از مفارق رعایا دور شود هرج و مرج[1] در ملک پدید آید
و زمام مهام خواص و عوام از سلک (رشته ۱۲) انتظام بیرون رود سلطان فرمود که چون
این سفر میسر نمیشود پس چون کنم که ثواب حج دریابم و از میمنت (برکت ۱۲) این طاعت
بهره مند گردم گفتند درین ولایت درویشی ست که مدتها مجاور حرم کرده و
شصت حج با شرائط آن بجای آورده حالا در گوشهٔ عزلت نشسته است و در آمد و
شد بر خلق بسته بیت

گشته ز غوغای خلائق ستوه (عاجز ۱۲)	پای کشیده ست بدامان کوه

شاید که ثواب حجی ازو توان خرید و از مثوبت (ثواب ۱۲) آن بحظی (بهره ۱۲) کامل توان رسید پادشاه از
صدق عقیدتی که با اهل الله داشت بخدمت درویش رفت و در اثنای سخن فرمود

[1] از توابع ست در محلی گویند که جمعی ناموافق و بی اتفاق برخلاف هم کاری کنند و هر کرا آنچه از دست آید کند ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

که مرا آرزوی حج از ضمیر سر برزده است و ارکان ملک و ملت صلاح در توقف آن می بینند
و استماع افتاد که تراحج بسیارست چه شود که ثواب یک حج بمن فروشی تا تو بنوائی رسی
و من بثوابی درویش گفت من ثواب همه حجهارا بتو میفروشم پادشاه پرسید که هر حج بچند
میفروشی گفت هر گامیکه برداشته ام در هر حجی بتمام دنیا و هر چه در دنیاست سلطان
گفت از دنیا و متاع دنیا مقدار اندکی بیش در تصرف من نیست و این بهای یک قدم
نمی شاید پس حجی چگونه توانم خرید و برین تقدیر بهائی همه حجها در خیال چون توان گذرانید
درویش گفت شاها بهاے همه حجهائی من پیش تو آسان ست شاه گفت چگونه گفت چون
در قضیهٔ مظلومے عدل کنی و یک ساعت بهم داد خواهی پردازی ثواب آن بمن بخش
تا من ثواب شصت حج بتو بخشم و هنوز صرفه برده باشم و درین سودا سودی فراوان بهم
آورده پس معلوم شد که سلطان را بعد از اقامت فرائض و سنن هیچ طاعت واجب تر
از اشتغال بمصالح بندگان خدا نیست و بصفت نصفت زیستن و بنظر عدالت و حمایت
در رعایا نگریستن چه اگر حمایت عدلت نباشد ارباب قوت و شوکت دمار از ضعفای
خلق بر آرند و چون ضعیف حالان هلاک شوند اقویا نیز برجاے نمانند چه معیشت
خلائق بیکدیگر باز بسته است و انتظام احوال مردم جز بعدل ممکن نیست قطعه

عدل نوریست کز و ملک منور گردد	وز نسیمش همه آفاق معطر گردد
عدل پیش آر و مراد دل درویش برآر	تا ترا هر چه مرادست میسّر گردد

و از فضیلت عدالت همین نکته بس که عادل محبوب همه مردمان ست اگرچه از عدل او
فائده بدیشان نرسیده باشد و ظالم مبغوض جمیع جهانیان ست اگرچه از ظلم او ضرری

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بدیشان لاحق نشده باشد و مصداق این حال و مقیاس این مقال قصهٔ نوشیروان عادل و حجاج ظالم ست باآنکه نوشیروان کافری بود و آتش پرست و حجاج بر فراش اسلام زاد و صحابه و تابعین را دیده هرگاه که نوشیروان را یاد کنند بروی آفرین گویند بسبب عدل او و چون ذکر حجاج گذرد برو نفرین فرستند بواسطهٔ ظلم او مثنوی

داد گری شرط جهانداری ست — دولت باقی ز کم آزاری ست
مملکت از عدل شود پایدار — کار تو از عدل تو گیرد قرار
هرکه درین خانه شبی داد کرد — خانهٔ فردای خود آباد کرد
عدل تو قندیل شب افروز تست — مونس فردای و امروز تست

عبدالله طاهر روزی پسر خود را گفت که آیا دولت در خاندان ما تا بکی بماند پسر جواب داد که مادام که بساط عدل و فراش انصاف درین ایوان گسترده باشد قطعه

تا پای پادشاه بود بر بساط عدل — بر فرق او نهاده بود تاج سروری
چون دست از آستین تغلب برون کند — باشد نصیب گردن او طوق مدبری

در اخبار وارد ست که پادشاه عادل سایهٔ لطف خداست در زمین که پناه میگیرد بوی هر مظلومی و مقرر ست که هرکرا از تاب آفتاب رنجی رسد جهت استراحت پناه بسایه می برد تا رنج او براحت مبدل گردد و همچنین مظلوم نیز که از تاب آفتاب ستم و حرارت شرارت ظلم به تنگ آید پناه بسایهٔ الله که عبارت از پادشاه است التجا نماید تا از کلفت بیداد ظالمان ببرکت آن ظل ظلیل امن و امان آسایشی و آرامشی یابد و فی المثنوی المعنوی نظم

شاه عادل سایهٔ لطف حق ست — هرکه دارد عدل لطف مطلق ست

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خلق را در سایهٔ خود جای ده — وز شرف بر فرق گردون پای نه

حکما گفته اند که معنی عدل تسویت [برابری] نگاه داشتن ست میان خلق یعنی گروهی را بر گروهی مسلط نسازد و هر طائفه را در پایهٔ او نگهدارد و خدام سلاطین در اصل چهار گروه اند اول اهل شمشیر چون امرا و لشکریان و ایشان بمثابهٔ آتش اند دوم اهل قلم چون وزرا و کتاب و این گروه بمثابهٔ هوا اند سوم اهل معامله چون بازرگان و محترفات و ایشان بمنزلهٔ آب اند چهارم اهل زراعت و ایشان بمثابهٔ خاک اند پس همچنانکه از غلبهٔ یکی از ارکان چهارگانه بر دیگرے مزاج خلق تباه شود بغلبهٔ یک گروه ازین اصناف چهارگانه مزاج ملک هم روی به تباهی آرد و صلاح عالم و نظام امور بنی آدم منقطع و نامنتظم ماند

قطعه

هر یکی را از خلق مرتبه ایست — پیش ازین دور یافته تعیین
گر کس از حد خویش در گذرد — فتنها خیزد از یسار و یمین [چپ و راست ۱۲]
هر کسی را بجای او بنشان — پس بدولت بجای خود بنشین

و یکی از فضیلت عدل آنست که خاک در اجزاے سلطان عادل تصرف نمے کند آورده اند که یکی از علما در مجلس مامون حدیثی روایت کرد که اعضای پادشاهان عادل در قبر متفرق نمیشود و اجزاے ایشان از یکدیگر نمی ریزد مامون فرمود که مرا در صدق حدیث نبوی صلے الله علیه وسلم شائبه ریبے [آمیزش ۱۲] نیست اما داعیهٔ [خواهش ۱۲] دارم که لاش نوشیروان را به بینم که فی الواقع مظهر عدل بوده و بر زبان معجز نشان حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم گذشته که من متولد شدم در زمان ملک عادل پس مامون عزیمت مدائن [نام شهری ۱۲] کرد چون بدانجا رسید

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

فرمود تا دخمهٔ[1] نوشیروان بگشادند و آنجا در آمد دید تازه در خاک خفته چنانچه شخصی در خواب باشد و سه انگشتری در دست داشت بر نگین هر یکی پندی نوشته اول آنکه با دوست و دشمن مدارا کن دوم در کارها بی مشورت خردمندان شروع منما سوم رعایت رعیت فرو مگذار و در روایتی دیگر آمده که لوحی از زر بالای سر وی آویخته بود و دران لوح نوشته که هر که خواهد که خدای ملک او را بزرگوار گرداند گو که علمای زمان خود را بزرگ گردان و هر که خواهد که ملک او بسیار شود گو صفت عدل خود را بسیار ساز مامون بفرمود تا آن پندها را بنوشتند و آن خاک را بعطر آلوده سرش بپوشیدند و منقول ست که یکی از ندمای مامون دران مجلس اجازت سخن طلبید و بعد از رخصت فرمود که عدل را خاصیتی ست که بعد از وفات ضرر خاک از کافر عادل باز میدارد اگر عادل بسعادت اسلام مستسعد باشد چه عجب که در عقبی ضرر آتش نیز ازو باز دارند مامون این سخن را پسندید و فرمود تا در ذیل آن وصایا ثبت کردند مثنوی

عدل در دنیا نکونامت کند	در قیامت خوب فرجامت کند
اندرین عالم معظم سازدت	چون بدان عالم رسی بنوازدت

و از جملهٔ ارکان سلطنت و دولت صغای کلام دادخواه ست یعنی گوش بر سخن مظلومان کردن و روی عاطفت بساختن[۱۲ سنوارنا] مهم ایشان آوردن و از آن که سخن بسیار گویند ملول نباید شد و به تنگ نباید آمد زیرا که پادشاه حکم طبیب دارد و مظلوم بمثابه بیمار ست و مریض میخواهد که تمام احوال خود را پیش طبیب باز گوید پس اگر طبیب تمام سخن بیمار گوش نکند بر حقیقت مرض وی مطلع نشود و بی اطلاع مرض تشخیص آن علاج چگونه توان کرد بیت

[1] له دخمه سرداب گور کافران مغان ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

توبطبیبی و منت بیمارم ❊ حال خود از تو چه پنهان دارم

آورده اند که روزی شخصی یکی با بزرگی حال خود باز گفت التفات نفرمود دگر بار گفت گوش نکرد باز بار سوم مبالغه نمود گفت چند درد سر میدهی گفت سر توئی پس درد را کجا برم آن عزیز را سخن او خوش آمد و حاجتش روا کرد فرد

سر بر آوردی بدولت یا مردی کن بلطف ❊ دسترس داری افتادگان را دست گیر

یکی از سلاطین بزرگی را پرسید که میگویند هر چیزی را زکواتیست زکواة سلطنت چیست جواب داد که زکواة پادشاهی و جهانداری آنست که اگر مظلومی دادخواهی نماید و متظلمی حاجت خود را عرض کند سخن او را اصغا فرمایند و با او بمدارا و مواسا سخن گویند و جواب درشت باز ندهند و از سخن گفتن با ضعفا و فقرا عار ندارند که مکالمه (غمزاری ۱۲) با خردان از خصال بزرگان ست چه سلیمان علی نبینا و علیه السلام (ہمارے نبی پر اور ان پر سلام ۱۲) در موکب (لشکر ۱۲) سلطنت با شرف نبوت سخن مور ضعیف استماع فرمود شعر

نظر کردن بدرویشان بزرگی را بیفزاید ❊ سلیمان با چنان حشمت نظرها بود با مورش

آورده اند که پادشاهی بود در دار الملک چین بزیور عدل آراسته و نهال حالش بصفت نصفت پیراسته بیت

ستم را زیان عدل را سود ازو ❊ خدا راضی و خلق خشنود ازو

ناگاه آفتی بحس سامعهٔ او راه یافت و گرانی در گوش او پدید آمد ارکان دولت را جمع کرد و چنان زار بگریست که جملهٔ حاضران بر حال وی بگریه آمدند و از برای تسلی او تدبیرها انگیختند ملک فرمود که شما گمان می برید که من بر فوت حس سمع میگریم چه میدانم که

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عاقبت کار فتور و قصور بقوی و حواس راه خواهد یافت پس بر بطلان چیزے ازان
مرد خردمند چگونه اندوهگین شود و گریهٔ من برای آنست که ناگاه مظلومی دادخواه
بر در بارگاه فریاد کند و صدای استغاثهٔ او بگوش من نرسد و او محروم بازگردد و من عند الله
مواخذ باشم امّا درین باب فکری کرده ام بفرمائید تا درین دیار ندا کنند که کسی غیر از دادخواه
جامهٔ سرخ نه پوشد تا بدان علامت بر حال مظلومان اطلاع یابم و بداد ایشان برسم بیت

[جمع قوت ۱۲]

داد مظلومان بده مقصود محرومان بر آر
دین و دنیا را بدین دو داد و دهش معمور دار

و بسیار بوده که بیک داد که داده اند و بفریاد مظلومی که رسیده انداز عقوبت عقبی برات
نجات یافته اند چنانچه در اخبار آمده که سلطان ملک شاه سلجوقی روزی بر کناره
زنده رود شکار میکرد زمانے جهت استراحت در مرغزاری فرود آمد از ملازمان او غلامیکه
حاجب خاص بود بدهی در آمد گاوی دید که بر کنار جوے میچرید بفرمود تا آن گاو را
گرفته بکشتند و قدرے گوشت ازان کباب کردند و آن گاو از آن عجوزهٔ بیوه بود
که معیشت او با چهار یتیم که داشت از شیر آن گاو حاصل می شد چون ازان واقعه
خبردار شد از خود بیخبر گشت بیامد و بر سر پلے که گذرگاه سلطان ازانجا بود منتظر نشست
ناگاه کوکبهٔ دولت ملکشاهی برسید عجوزه برجست و عنان مرکب سلطان بگرفت
همان غلام حاجب تازیانه برآورد و خواست که بر آن عجوزه بزند و دور بکند سلطان
گفت بگذار که مظلوم و بیچاره می نماید تا بنگرم که تظلم او چیست و داد او از دست کیست
پس روے به پیرزن آورد که سخن گوی پیرزن بحکم آنکه گفته اند ع
مظلوم دلیر باشد و چیره زبان عجوزه زبان بگشاد که ای پسر الپ ارسلان اگر امروز داد من

[حصه ۱۲] [ندی کا نام ہے ۱۲] [دربان ۱۲] [یعنی فریاد ۱۲]

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بر سر پل زنده رود و نہی بعزت و جلال احدیت کہ فردا بر سر پل صراط راہ بہ گیرم و تا
انصاف خود از تو نستانم دست مخاصمت از دامن تو کوتاہ نکنم نیک اندیشہ کن کہ ازین
دو سر پل کدام اختیار میکنی فرد

انصاف خود و داد من امروز بدہ	آخر بہ ازان بود کہ بستانندت

سلطان از مہابت این سخن پیادہ شد و گفت زنہار ای مادر من طاقت جواب آن
سر پل ندارم بگوے تا بر تو کہ ستم کردہ است تا داد تو از و بستانم پیرزن گفت ای ملک
ہمین غلام کہ بحضور تو تازیانہ عقوبت بر سر من کشید چشمہ عیش مرا مکدر ساختہ است
و گاوی کہ معیشت من و یتیمان من از شیرش مہیا بودی بکشت و کباب کرد ملک شاہ
بفرمود تا غلام را سیاست کردند و عوض یک مادہ گاو ہفتاد مادہ گاو از حلال ترو جہی
بدو دادند و بعد از چندگاہ کہ سلطان وفات یافت پیرزن ہنوز در قید حیات بود نیم
شبے بر سر قبر وے آمد و روے نیاز بقبلہ دعا آوردہ گفت الٰہی این بندہ تو کہ درین
خاک ست وقتیکہ من درماندہ بودم دست من بگرفت حالا او درماندہ است تو بکرم دستگیری
او کن چون من بیچارہ بودم او آن وقت با عاجزی مخلوقیت خویش بر من بخشود این زمان
او بیچارہ است تو با قوت خالقیت خود ببخشاے یکے از جملہ عبّاد ملک شاہ را بخواب دید
پرسید کہ خداے تعالیٰ با تو چہ کرد فرمود اگر دعاے آن پیرزن دستگیر من نشدی از چنگال
عقاب عقوبت خلاص ممکن نبودی نظم

گفت کہ بر رہگذر آن گندہ پیر	گر بدعائم نشدی دستگیر
بے نظر رحمت پادشاہ	حال من غم زدہ بودے تباہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دادمن او را بدعا ره نمود		فیض دعایش درِ رحمت کشود	

رکن دیگر محافظت حکم الهی ست یعنی دادی که دهد باید که موافق و مطابق احکام شرع باشد و در خشم و رضا جانب حق فرو نگذارد که حکم او بالای همه حکمهاست هرکه سر از حکم حق نه پیچید هیچکس نتواند که سر از حکم او بپیچد بیت

هرجا که پادشاه و سلاطین و سروریست		محکوم آستان در کبریای اوست	

نقل ست که در ایام خلافت مامون کسی گناهی کرده بود و از آن شهر فرار نموده برادر او را گرفته پیش مامون حاضر کردند مامون حکم کرد که برادر خود را حاضر کند و گرنه او را بعوض برادرش بقتل رسانند آن شخص گفت ای خلیفه اگر عامل تو خواهد که مرا بکشد و تو حکم فرستی که فلان را بگذار آن عامل بگذارد یا نه گفت بلی بگذارد گفت پس من حکم آورده ام از پادشاهی که تو بعنایت او حاکمی که مرا بگذاری گفت نشان او کو گفت نشان من این ست که خدای تعالی جلّ جلاله فرماید که وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی[1] یعنی هیچکس را بگناه دیگری مگیرید مامون متاثر شد و بگریست و گفت او را بگذارید که حکم محکم و نشانی مبرم آورده ست اَلَا لَهُ الْحُکْمُ وَهُوَ خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ[2] قطعه

حکمی که آن ز بارگه کبریا بود		بالاتر از مقولهٔ چون و چرا بود	
حکمی که صادرست ز دیوان لم یزل		خود زهرهٔ مخالفت آن کرا بود	

آورده اند که عمرو لیث یکی را به سخن صاحب غرضی محبوس ساخت مادر آن کس عرضه داشتی نوشته بر سر راه عمرو بایستاد چون عمرو برسید پیرزن به تعجیل کاغذ باز میکرد که

۱؎ اور نہیں اُٹھاتا کوئی اُٹھانے والا دوسرے کا گناه ۱۲ ۲؎ آگاه ہو کہ اُسی کا حکم ہے اور وہ اچھا حاکم ہے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بدست عمرو بدهد مرکب عمرو تند بود در رمید عمرو متغیر شد و بفرمود تا آن ضعیفه را دور کردند و از انجا درگذشت باز عجوزه بر سر راه آمد و بایستاد تا عمرو باز گشت دیگر بار پیش آمد و تظلم نمود عمرو پرسید که این عجوزه چه کس ست گفتند مادر فلان محبوس ست عمرو از و متغیر بود روی بگردانید و بدو ملتفت نشد پیرزن گفت ای ملک حکم تو در بارهٔ پسر بیگناه من چیست گفت آنکه او را صد چوب بزنند و رویش سیاه کنند و گرد شهر بگردانند و ندا کنند که هر که در حضرت سلطان عاصی شود سزای وی اینست پیرزن گفت ای ملک این حکم تو میکنی گفت آری من این حکم میکنم پیرزن گفت پس حکم خدا کجا باشد که هر حکم که تو خواهی کنی از هیبت این سخن لرزه بر عمرو افتاد و بیهوش شد چون با خود آمد بفرمود تا محبوس را از زندان بیرون آوردند و خلعت خاص بدو پوشانیده بر مرکب خاصه سوار کردند و گفت او را در شهر و بازار بگردانید و منادی کنید که هر حکم که خدا کند عمرو لیث که باشد بخلاف آن در خاطر گذراند فرد

او حاکم ست و ما همه محکوم حکم او	ما را چه اعتبار بود حکم حکم اوست

رکنی دیگر خلوص نیت ست در باب رعیت و به نیک خواهی ایشان مائل بودن چه نیت پادشاه را درین باب اثری تمام ست اگر نیت عدل کند برکت و جمعیت نتیجه دهد و اگر نعوذ بالله بخلاف این باشد برکت از محصول برود و عقد جمعیت رعیت گسیخته گردد شیخ مصلح الدین سعدی روح الله روحه این معنی را در سلک نظم کشید مثنوی

دران کوش تا هر چه نیت کنی	نظر در صلاح رعیت کنی
که سلطان اگر نیت بد کند	همی جهانی بهم بر زند

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آورده اند که پادشاه کیقباد روزی در شکار از لشکر جدا افتاد و هوا گرم شد و او از تشنگی
بیطاقت گشته هر طرف می نگریست و سایه و سر چشمه می طلبید از دور سیاهی بنظرش
در آمد مرکب بدان طرف راند خیمهٔ کهنه دید در میان بادیه زده و پیرزنی با دختر خود در
سایهٔ آن نشسته چون قباد برسید آن زن از خیمه بیرون دوید و عنانش گرفته فرود
آورد و ما حضری که داشت حاضر کرد قباد طعامی خورد و آبی بیاشامید خواب برو غلبه
کرد لحظه بیارامید چون از خواب در آمد بیگاه شده بود شب همانجا اقامت نمود بعد نماز
شام گاوی از صحرا بیامد و دخترک آن زال آن گاو را بدوشید شیر بسیار حاصل شد
چنانچه قباد را عجب آمد و با خود گفت این جماعت بجهت آن در صحرا نشسته اند تا کسی
بر سر ایشان اطلاع نیابد هر روز چندین شیر از گاوی میگیرند اگر در هفته یکروز بسلطان
دهند مال ایشان را خللی نمیرسد و خزانه را توفیری میشود نیت کرد که چون بدار الملک
برسد آن مواضعه (قرار داد ۱۲) را بر رعیت نهد چون صباح شد دخترک گاو را گرفت و بدوشید
اندکی شیر حاصل شد فریاد بر آورده پیش مادر دوید که ای مادر گاو ما امروز شیر کم داد مادرش
گفت عجب نبود که شاید پادشاه ما نیت ظلم کرده است قباد ازین معنی تعجب نمود گفت از
چه دانستی گفت هر بامداد گاو ما بسیار شیر دادی امروز اندک شیر حاصل شد هر گاه که
پادشاه نیت خود را بد کند حق سبحانه برکت بردارد قباد گفت راست گفتی و آن نیت از دل
بیرون کرد و دخترک را گفت اکنون باز برو بر سر گاو شو پس دختر برخاست و دیگر باره
گاو را بدوشید به ضابطه اول شیر بسیار داد باری دیگر پیش مادر دوید و مژده نیک نیتی
پادشاه بوی رسانید و ازینجا گفته اند که ملک عادل بهتر است از ابر بارنده و آفتاب تابنده

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حکیم فردوسی فرماید نظم

هر آن نم کز ابر بهاران بود	در اندیشهٔ شهریاران بود
چو بد گردد اندیشهٔ پادشا	نیابد زمین نم بوقت از هوا
چو عادل بود شه ز سختی منال	که عدلش به است از فراخی سال

و در همین معنی نقل کرده اند از بهرام گور که وقتی در هوای گرم بدر باغی رسید پیری که باغبانے کرے آنجا حاضر بود بهرام پرسید ای پیر درین باغ انار هست گفت آری بهرام فرمود که قدحے پر آب انار بیار پیر برفت و فی الحال قدحی پر از آب انار کرده بیرون آورد و بدست بهرام داد بیاشامید و بعد از ان پرسید که ای پیر سالے ازین باغ چند حاصل میکنی گفت سه صد دینار گفت بدیوان خراج چه میدهی گفت پادشاه ما از درخت چیزی نمیگیرد و از زراعت عشر میگیرد بهرام با خود اندیشه کرد که در مملکت من باغ بسیارست و در هر باغی درخت بیشمار اگر از حاصل باغ نیز عشر بدیوان دهند مبلغی حاصل میشود و رعیت را هم چندان زیانی نمیرسد بعد ازین بفرمایم تا خراج از محصول باغات نیز بگیرند پس باغبان را گفت قدحی دیگر آب انار بیار باغبان برفت و پس از مدتے قدحے آب آورد بهرام گفت ای پیر نوبت اوّل رفتی و زود آمدی و این نوبت انتظار بسیار دادی و برابر آن آب نیاوردی پیر نه دانست که این سوار چه کس است گفت ای جوان گناه از من نبود از پادشاه بود که درین وقت نیت خود را تغیر داده و اندیشهٔ ظلم فرموده لاجرم برکت از میوه بیرون رفت من نوبت اوّل از یک انار آن همه آب گرفتم و درین کرت ۱۲ ازده انار برابر آن حاصل نشد بهرام ازین سخن متاثر گشت و آن اندیشه را

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

از دل بیرون کرد و گفت ای پیر یکبار دیگر مقداری آب انار بیار پیر بباغ رفت و بزودی
بیرون آمد خندان و قدحی مالامال از آب انار آورده بدست بهرام داد و گفت ای سوار
عجب حالیست که پادشاه ما آن نیت ظلم را تغییر داد و فی الحال اثر برکت ظاهر شد
از یک انار این قدح پر آب شد بهرام تعجب نموده صورت حال با پیر در میان نهاد و
قصهٔ نیت خود و تغییر آن باز گفت و این سخن از آن ملک دولتمند بر صفحهٔ روزگار یادگار
ماند تا سلاطین ازین سخن پند پذیر شوند و نیت در صلاح حال رعیت مقصور دارند بیت

هر شاه که او نیت خود راست کند	یابد ز خدای آنچه درخواست کند

حکما فرموده اند که عدل خوب ترین فضیلتیست و ظلم زشت ترین رذیلتی و نتیجهٔ
عدل بقای ملک و وسعت مملکتست و معموری خزائن و آبادانی قری و مدائن و
ثمرهٔ ظلم زوال مملکتست و خرابی ممالک در وصایای هوشنگ بن سیامک که پسر خود
را فرموده مذکورست که ای پسر باید که آیت ظلم را مطموس و رایت جور را منکوس
داری و از ناوک آه مظلومان ستم رسیده و نالهٔ زار محرومان محنت کشیده پرهیزی که
گفته اند بیت

آنچه یک پیرزن کند بسحر	نکند صد هزار تیر و تبر

و از سوء خاتمت و عاقبت ظلم و ستم اندیشه کن که جور سبب تغییر دولت و تبدیل
نعمتست و در طلب مال که پایمال هر کس و دست فرسود هر خس ست با رعیت
مناقشه منمای که بی شائبهٔ شک و غائلهٔ شبهت بیت

از رعیت شهی که مایه ربود	بن دیوار کند و بام اندود

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ارباب حکمت درین باب مثلی پرداخته اند و اهل ظاهر آن را حکایتی ساخته که سلطان
محمود با ارکان دولت خود گفت که ابله ترین مردمان پیدا کنید بزرگان درگاه حکما و ندما
و زیرکان و خوش طبعان را باطراف و اکناف [اطراف ۱۲] مملکت فرستادند و ایشان متوجه شده
و باستعلام [طلب علم ۱۲] این چنین کسی مشغول بودند و در استکشاف احوال جهال و احمقان مبالغه
می نمودند و بآخر شخصی را دیدند که بر شاخ درختی بر آمده بن آن شاخ را به تیر میزد تا
گسیخته گردد و معلوم بود که اگر آن شاخ بگسلد هر آئینه آن کس از سر شاخ بلند بر زمین
افتد و اگر فرضاً هزار جان داشته باشد یکی را بسلامت نبرد همه اتفاق کردند که این
کس ابله ترین عالم است و او را گرفته نزد سلطان بردند و صورت حال بموقف
عرض رسانیدند سلطان فرمود که ازو ابله تری هم هست گفتند حضرت سلطان بیان فرمایند
که آن کیست گفت حاکم ظالم که بجور و تعدی رعیت خود را براندازد و خود را بدین واسطه
منکوب [بدبخت ۱۲] و پریشان حال سازد نظم

رعیت چو بیخند و سلطان درخت	درخت ای پسر باشد از بیخ سخت
تبر بر بن آن درختی مزن	که بالای شاخش گرفتی وطن
که چون سست گردید بیخ درخت	ز پای اندر آید بیک باد سخت
کسی کو جفا و ستم میکند	یقین است کو بیخ خود میکند

در امالی خواجه امام که خطیب مدنی گفتندی مذکورست که در شهر سمرقند ظالمی بود خلائق
از جفای او در عذاب و از تعدی بی نهایتش در شکنجه [زمین ۱۲] عقاب بودند چون شکایت ظلم
و عدوان او بر درگاه آفریدگار عز اسمه [غالب است نام او ۱۲] بسیار شد شبی در غرفه خویش بر تخت خفته بود

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تیری از ہوا فرود آمد و بر سینهٔ وی خورد چنانچه از پشتش گذشت[1] و فی الحال ہلاک شد صباح آن تیر از سینهٔ وی بیرون کشیدند بران نوشته بود **شعر**

تبغی و للمبغی سهام تنتظر — انفذ فی الاضلاع من وخز الابر

یعنی ستم میکنی و برای ستمگاران تیرها مقررست که در اعضا از دوتراز سوزن فرو میرود بزرگی این معنی را برین سیاق نظم فرموده **قطعه**

هان ای نهاده تیر جفا بر کمان ظلم — اندیشه کن ز ناوک دلدوز در کمین
گر تیر تو ز جوشن فولاد بگذرد — پیکان آه بگذرد از کوه آهنین

و حکیم خاقانی چه زیبا گفته ست **نظم**

بترس از تیر باران ضعیفان در کمین شب — که هر گز ضعف نالان تر توی تر زخم پیکانش
بترس از آه مظلومی که بیدارست و خون باران — تو خوش خفته ببالین تو آید سیل بارانش

الحمد لله که بدولت شاهزادهٔ کامگار بر داشته (ای رفعت بخشیده ۱۲) حضرت پروردگار رجای آن دارد که جهانیان بنازند و ساکنان دیار مرو بلکه تمامی اهالی خراسان از کمال شادمانی سرفرازند که آثار عدل و انوار فضلش باقطار (یعنی اطراف ۱۲) جهان رسیده و فراش اقبالش بساط شفقت و شادروان (شامیانه ۱۲) عاطفت در بسیط گیتی باز کشیده اعانی (جمع عدد ۱۲) مملکت پایهٔ ارادمی نازند و اعادی از هیبت تیغ آبدارش میگدازند (کشادگی ۱۲) **قطعه**

[1] ای تراز و شده اینکه تمام بدر رفت ۱۲ [2] ظلم کرتا ہے تو اور مظلوموں کے پاس تیر ہیں جنکا انتظار ہوتا ہے بہت سمانے والے ہیں اعضا میں سوئیوں کے سمانے سے مراد تیروں سے تیر آہ ہیں مصنف نے تبغی بصیغهٔ فاعل پڑھکر ستمگار کے معنی لئے اگر دہانت پہونچی ہو تو کلام نہیں ورنہ بصیغهٔ مفعول مظلوم کے معنی میں اچھا معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم اور بیت بحر رجز مطوی سے ہے مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ۱۲ مولانا محمد ہادی علی مرحوم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

معین دولت و ملت ابوالمحسن شهنشاهی	که باشد رایت قدرش فراز قبهٔ خضرا
زمین از عدل او تازه زمان از فیض او خرم	رعیت شاد و ملک آباد و خلق آسوده از غوغا
زهی دارای دین پرور که بر منشور اقبالش	کشیده کاتب حکم ازل طغرای استعلا
همیشه تا بود دوران همیشه تا بود گردون	بود گردون ترا تابع بود دوران ترا مولا

باب شانزدهم در عفو

و آن ترک عقوبت گنهگارست در حال قدرت برو و این خصلت در فضیلت بر جملهٔ خصال فائق ست وحق سبحانه پیغامبر خود را صلی الله علیه وسلم بدین صفت امر کرد که خذ العفو یعنی فراگیر سیرت عفو را و تجاوز از گناهی که بنسبت تو کرده باشند عادت کن و ازین بود که حضرت رسالت صلوات الله علیه و سلامه در روز فتح مکه همه صنادید قریش را که انواع ایذا و آزار بدو رسانیده بودند آزاد کرد که انتم الطلقاء و دلهای ایشان را بمژدهٔ عفو شاد گردانید که لا تثریب علیکم رباعی

ما عادت خود بهانه جوئی نکنیم	جز نیکی خلق و نیک خوئی نکنیم
وانها که بجای ما بدیها کردند	ما با ایشان بجز نکوئی نکنیم

حکما گفته اند هر چند گناه بزرگترست فضیلت عفو کننده زیاده ترست آورده اند که یکی از گنهگاران نزدیک ملکی از ملوک عرب آمد و حال آنکه چند کس را از اقربای ملک کشته بود ملک گفت بسی جرأت ست که باوجود گناهان بزرگ که از تو بنسبت من و خویشان من صادر شده از عقوبت من نترسیدی و نزدیک من آمدی جواب

حاشیہ: بالائے آسمان ۱۲ — غلام ۱۲ — سرداران ۱۲ — برتر ۱۲

لہ تم چھوڑے ہوئے ہو سلہ نہیں سرزنش تم پر ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

داد که جرأت من در آمدن بحضرت تو و ناترسیدن از عقوبت تو جهت آنست که میدانم
هر چند گناه من بزرگتر ست عفو تو از آن بزرگتر خواهد بود ملک سخن او را پسندیده
گناهان او را عفو فرموده بمواهب عنایتش مستظهر گردانید یکی از محرمان ملک سوال
کرد که برچنین خصمی قادر شدی و از وی انتقام نکشیدی و بسخن او فریفته گشتی گفت نه چنین ست
با خود تامل کردم که اگر از وی انتقام کشم نفس من شاد شود و تشفی یابد و اگر عفو کنم دل او
شاد گردد و مرا نیکنامی دنیا و ثواب عقبی حاصل آید دانستم که مصرع

در عفو لذتی ست که در انتقام نیست

از مامون خلیفه منقول ست که اگر مردمان
بدانند که ما را چه لذتیست در عفو کردن و چه بهجتی از سر گناه کسی در گذشتن هر آئینه تحفهٔ
درگاه ما بجز گناه نیارند قطعه

مجرم گر این دقیقه بداند که دمبدم	ما را چه لذتیست ز عفو گناهگار
همواره ارتکاب جرائم کند بعمد	پیوسته نزد ما گنه آرد باعتذار

اسکندر از ارسطو پرسید که در باب فلان گنهگار چه میگوئی حکیم گفت ای ملک اگر گناه
نبودی صفت عفو که بهترین فضیلتی ست از کسی ظاهر نشدی پس گناه آئینهٔ عفو ست
و گنهگار سبب ظهور آن صفت شده درباره او باید که این معنی بظهور رسد شعر

گناه آئینهٔ عفو و رحمت ست ای شیخ	مبین بچشم حقارت گناهگاران را

اسکندر گفت عفو در چه وقت نیکوست گفت در وقت قدرت و ظفر بر خصم تا بدان عفو
شکرگذاری ظفر کرده باشد و در حکایات آمده که پادشاهی بر دشمن خود ظفر یافت
و او را اسیر کرده در معرض عتاب باز داشت پادشاه از وی پرسید که خود را چون

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

می بینی جواب داد که خدای چیزی دوست میدارد که آن عفوست و تو چیزی دوست میداشتی که آن ظفرست چون حضرت عزت ظفرے که تو دوست میداشتی بتو ارزانی فرمود عفوی که او دوست میدارد تو نیز بجاے آر پادشاه این سخن را پسندید و او را آزاد کرد پس ملوک جهاندار را باید که ترک مجازات بدی به نسبت مجرم بر دل ثقیل آسان سازند و بشکرانهٔ قدرت بر انتقام گناهگار خجلت زده را ببشارت عفو بنوازند که عادت سلاطین کشور کشاے و طریقهٔ ملوک عالم آراے چنین بود فرد

زابتداے دور عالم تا بعهد پادشاه	از بزرگان عفو بود و ست از فرودستان گناه

آورده اند که یکی از مقربان پادشاه جرمے کرده بود و در معرض تادیب و تعذیب افتاده آن پادشاه با یکی از خواص در بارهٔ آن مجرم مشاورت میکرد و آن شخص گفت اگر بنده بجاے پادشاه بودی حکم سیاست کردی شاه فرمود اکنون تو بجای من نیستی کردار من باید که بجای کردار تو باشد من او را عفو کردم چه اگر گناه از وی بد نمود عفو از من نیک مے نماید فرد

گر عظیم ست از فرودستان گناه	عفو کردن از بزرگان اعظم ست

و هرگاه کسی در گناهی که ازو صادر شد تامل کند و داند که بعفو خداے محتاج ست باید که عفو خود را از گناهگار دریغ ندارد تا خداے نیز عفو خود بوے ارزانی فرماید فرد

اگر توقع بخشایش خدا داری	ز روی عفو و کرم بر گناهگاران بخش

آورده اند که پادشاه یکی را بعملے فرستاده بود و از وی طوریکه پادشاه را ناپسندیده بود صادر شد پادشاه او را عزل کرده بفرمود تا بندش کردند و در پاے تخت آوردند عتاب و خطاب آغاز کرد آن بیچاره گفت ای شاه اندیشه کن که ترا هم فردا در موقف

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عتاب نزد رب الارباب باز خواهند داشت تو در انوقت چه چیز دوست میداری گفت عفو آلهی گفت در حق من هم عفو فرمائی که عفو آلهی باز بسته است بعفو بادشاهی فرد

من پیش تو مجرمم تو در پیش خدای	گر عفو کنی حق از تو هم عفو کند

پادشاه را این سخن پسند افتاد و او را بند برداشت و تربیت کرده باز بر سر عمل فرستاد نظم

عفو فرمودن مبارک خصلتی ست	هر که دارد عفو صاحب دولتی ست
دل ز نور عفو روشن مے شود	وز نسیمش سینه گلشن مے شود
دوست دارد عفو را پروردگار	آنچه ایزد دوست دارد دوست دار

عفو در حدے از حدود آلهی نشاید بلکه در ان محل قهر و غضب بکار آید نظم

اگر آن جرم را حدیست شرعی	نباید داشت آنجا عفو مرعی
که عفو او در ان اجرای حدست	بلا را حد شرعی همچو سدست

باب هفدهم در حلم

یکے از اخلاق آلهی حلم ست کما قال الله تعالی ان الله غفور حلیم و جمله انبیا و اولیا را ازین صفت نصیبے داده اند تا بقوت آن سورت غضب را که مفسد ایمان و پیش رو لشکر شیطان ست بشکسته اند و در حدیث آمده که قوی ترین شما نه آنکس باشد که مردمان را بیفگند و از پای در آرد قوی تر آنکس ست که در حال غضب خود را بیفگند و مالک نفس خود باشد بیت

مردی گمان مبر که بزورست و پردلی	با خشم گر برآئی دانم که کاملی

در کتاب انجیل مذکور ست که ملوک را واجب بود که نفس خود را ریاضت دهند

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وبحلم رام سازند در فرمانبرداری تا هرچه بشنوند که خلاف رضای ایشان باشد در خشم
نشوند زیرا که ایشان را قدرت و توانائی هست و زیردستان مطیع ایشانند اگر خشم
زیردست حلم نباشد و در غضب بر محکوم بردباری نبود و بهر قولی و فعلی خشم گیرند هر آئینه
مردم مستاصل شوند و ملک را رونق نماند و بس زیبا گفته اند نظم

بردباری خزینهٔ خرد ست	هر کرا حلم نیست او چو دد ست
دیو بند ست حلم اگر دانی	غضب از دست اوست زندانی

مرد حلیم آنست که سیلاب غضب او با آنکه کوه شامخ اگر در ممر او افتد بر خطر ست او
از جای نتواند برد و نائرهٔ خشم با وجود آنکه کرهٔ اثیر از التهاب آن در خطر ست
در وی تصرف نتواند کرد و بی مدد حلم آتش غضب هیچ سلطانی تسکین نیابد و بی
معاونت بردباری هیچ حاکمی بار گفت و گوی رعایا بر نتابد پس پادشاه عادل
آنست که حلم را زیور روزگار خود سازد و بدستیاری او بنیاد خشم عالم سوز براندازد نظم

چو حلم اندر آمد غضب گشت پست	غضب را همین بردباری شکست
ستون خرد بردباری بود	سبک سر همیشه بخواری بود

از سلیمان وراق نقل کرده اند که گفت که روزی در خدمت مامون بودم نگینی
از یاقوت دیدم که طول او چهار انگشت و عرض او دو انگشت و در صفا و روشنی چون
خورشید تابان و ناهید درخشان بود پس زرگری را خواند و گفت خاتمی بساز که این
یاقوت نگین آن تواند بود زرگر یاقوت برگرفت قضا را روزی دیگر هم در خدمت

۱؎ جڑ سے اوکھڑ جائیں یعنی اوجڑ جائیں ۱۲ ۲؎ یعنی آتش یا آسمان ۱۲ ۳؎ کاغذ برنده و نویسنده و بسیار درهم ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وی بودم که مامون ازان انگشتری یاد کرد و بفرمود تا زرگر را بیاورند چون زرگر حاضر شد
دیدم که رعشه بروی افتاده است و چون بیدمی لرزد مامون پرسید که سبب تغیر تو چیست
گفت مرا امان ده تا بگویم مامون گفت امان دادم زرگر نگین بیرون کرد بچهار پاره شده گفت
ای خلیفه انگشتری ساختم و خواستم که نگین را به نگین دان برم از دست من بر سندان افتاد
و چهار پاره شد مامون تبسم کرد و گفت برو و این را چهار انگشتری ساز و ترا درین هیچ
گناهی نیست و این صورت که از مامون صادر شده غایت حلم و بردباریست نظم

حلم سرمایهٔ کمال بود	سبب عزت و جلال بود
حلم شادی فزای هر خجل ست	مومیائی هر شکسته دل ست

نوشیروان از ابوزرجمهر پرسید که حلم چیست گفت نمک خوان اخلاق ست چه حروف
آنرا چون بر گردانند ملح [نمک ۱۲] میشود چنانکه هیچ طعامی بی ملح مزه ندهد هیچ خلقی بی حلم
جمال ننماید نوشیروان گفت علامت حلیم کدام ست گفت حلیم را سه نشانه است
یکی آنکه اگر ترش روی و سخت گوی با او سخن تلخ در میان آرد او در برابر آن جواب
شیرین بر زبان راند و اگر بفعل نیز او را برنجاند بازای آن با او احسان نماید قطعه

با تو گویم که چیست غایت حلم	هر که زهرت [بمقابله ۱۲] دهد شکر بخشش
هر که بخراشدت جگر بجفا	همچو کان کریم زر بخشش
کم مباش از درخت سایه فگن	هر که سنگت زند ثمر بخشش

علامت دوم آنست که در عین آنکه آتش خشم زبانه [شعله ۱۲] زدن گیرد و صولت [حمله ۱۲] غضب و سطوت [غلبه ۱۲]
آن بغایت رسد خاموش گردد و این دلیل اطمینان دل و تسکین روح ست و

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

درویشان سالک علاج غضب بدین نوع کرده اند نشانهٔ سوم فرو خوردن خشم ست
اگر کسی فی الواقع مستحق عقوبت بود آورده اند که روزی آن نوباوهٔ بوستان ولایت
باکورهٔ باغستان هدایت سبط نبی مختار ولی حسین بن علی رضی الله عنهما با جمعی مهمانان
از اشراف عرب بر سر خوانی نشسته بود خادمش با کاسهٔ آش گرم در آمد از غایت
دهشت پایش بحاشیهٔ بساط در آمد و کاسه از دستش بر سر شاهزاده افتاد و آشها بر
رخسارهٔ مبارکش فرو ریخت امام حسین ع از روی تادیب نه از راه تعذیب در و نگریست
بر زبان خادم جاری شد وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ [1] حسین گفت خشم فرو خوردم خادم گفت
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ [2] گفت عفوت کردم خادم تتمهٔ آیت بر خواند وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ [3]
حسین رض گفت از مال خودت آزاد کردم و مؤنت معیشت تو بر ذمهٔ خود لازم گردانیدم مثنوی

بدی را مکافات کردن بدے	بر اهل صورت بود بخردے
بمعنی کسانے که پے برده اند	بدی دیده و نیکوئے کرده اند

در اخبار آمده که از حضرت عیسی علی نبینا و علیه السلام سوال کردند که سخت ترین
همه چیزها چیست جواب داد که خشم خدائے گفتند بچه چیز از غضب الٰهی امین توان
شد فرمود که ترک غضب خویش و حضرت مولوی معنوی در مثنوی اشارتے بدین
معنی فرموده مثنوے

گفت عیسی را یکے هشیار سر	چیست در هستی ز جمله صعب تر
گفت ای جان صعب تر خشم خدا	که ازان دوزخ همی ترسد چو ما

۱؎ اور کھانے والے غصّے کے ۱۲ ۲؎ اور معاف کرنیوالے آدمیوں کے ۱۲ ۳؎ اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالوں کو ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گفت زین خشم خدا چه بود امان	گفت ترک خشم خود اندر زمان
ترک خشم و شهوت و حرص آوری	هست مردے در رہ پیغمبری

وبباید دانست که غضب در بسیار مواضع از حلم بهتر ست چه غضبی که از جهت حرص و طمع یا بواسطه تکبر و خویشتن داری بود مذموم ست اما برای اعلام معالم دین متین و جهت حفظ مراسم شرع مبین بسیار ستوده و پسندیده است مثلاً اگر کسے از خیانت محرمان حرم خویش حلم ورزد عقلاً و شرعاً و عرفاً مذموم بود و از نظر اهل مروت ساقط شود و چون غیرت بے غضبی و خشونتے دست دهد کمال مردی در آنست که محل حلم و موضع غضب بنظر صحیح تمیز کند تا هر جا آنچه مناسب بود بکار برد فرد

قهر و لطف اندر محل خود نکوست	جاے گل گل باش و جاے خار خار

باب هژدهم در خلق و رفق

مراد از خلق خوش خوئی ست و غرض از رفق نرمی و دلجوئی یکے سازگاری باشد بملاطفت و یکی کارسازی بمدارا و ملائمت اما خلق نکو ترین نعمتی و زیبا ترین خصلتی ست و چون حق تعالی ایمان را بیافرید ایمان گفت الٰهی مرا قوی گردان حضرت حق جلت عظمته او را به نیک خوئی و سخاوت قوی ساخت و چون کفر را بیافرید گفت خدایا مرا قوت ده حق سبحانه او را به تندخوئی و بخل قوت داد و در حدیث وارد ست که به بهشت در نیاید بخیل و بدخوے بیت

من ندیدم در جهان جستجو	هیچ اهلیت به از خلق نکو

روزی حضرت روح الله علی نبینا و علیه السلام میگذشت ابلهی با وے دو چار شد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

واز حضرت عیسی سخنی پرسید بر سبیل تلطف و تخلق جوابش باز داد آن شخص مسلم نداشت و آغاز عربده و سفاهت کرد چندانچه او نفرین میکرد عیسی تحسین میفرمود هر چند وی از مجادله در می آمد عیسی طریق ملاطفت رعایت می نمود عزیزی بدآنجا رسید گفت ای روح الله چرا زبون این کس شده هر چند او قهر میکند تو لطف مینمائی و با آنکه جور و جفا پیش می برد تو مهر و وفا پیش می فرمائی حضرت عیسی گفت ای رفیق موافق کل اناء یترشح بما فیه مصرع از کوزه همان برون تراود که در وست او از آن صفت مینماید و از من این صورت می آید من از وی در غضب نمی شوم و او از من صاحب ادب میشود من از سخن او جاهل نمیگردم و او از خلق و خوی من عاقل میگردد نظم

چون نشوم من ز وی افروخته ... او شود از من ادب آموخته
من که زدم مایهٔ ده جان شدم ... این صفتم داد خدا زان شدم
خلق نکو وصف مسیحا بود ... خصلت بد مرگ مفاجا بود

حکما گفته اند نشان خوش خوئی ده چیز ست اوّل با مردمان در کار نیکو مخالفت ناکردن دوم از نفس خود انصاف دادن سوم عیب کسان ناجستن چهارم چون از کسی زلتی در وجود آید آن را تا دیل نیکو کردن پنجم چون گنهگار عذر خواهد آنرا در پذیرفتن ششم حاجت محتاجان بر آوردن هفتم رنج مردمان کشیدن هشتم عیب نفس خود دیدن نهم با خلق روی تازه داشتن دهم با مردمان سخن خوش گفتن فرد

همه خلق جهان خلق پسندیده نمای ... که سوی خلد برین راه بدان خواهد بود

و چه زیبا گفته است هم درین معنی بیت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خوش ست عالم آزادگی و خوشخوئی	بدین مقام در آ گر بهشت میجوئی

اما رفق سازگاری و مدارا باشد و در خبر آمده که رفق بهیچ چیز نه پیوندد الا که آنرا زینت دهد و فنا سازگاری بهیچ کاری مقترن نشود الا که آن را برهم زند و ناخوش گرداند و حضرت عزت بدین صفت حبیب خود را صلی الله علیه وسلم تعریف میفرماید فبما رحمة من الله لنت لهم سخن درشت سبب قطع قطعست و نرمی و ملائمت وسیله مودت و وصلت بیت

بشیرین زبانی و لطف و خوشی	توانی که پیلی بموئی کشی (خوشی بریشم ۱۲)

اردشیر بابک که سریر سلطنت را بزیور حکمت آراسته بود فرزند خود را دید جامهٔ قیمتی پوشیده گفت ای پسر سلاطین را جامهٔ باید پوشید که در هیچ خزانه نباشد و هیچکس مثل آن نتواند که بپوشد مثل این جامه که تو پوشیدهٔ یافت میشود و همه کس میتواند پوشید پسرش پرسید که اصل آن جامه از چه چیز ست گفت تارش از نیکوخوئی و نیکوکاری و پودش از سازگاری و بردباری اگر کسے درین کلمه تامل کند داند که جامع اقسام خیرات ست قطعه

پادشاهان و شهریاران را	باهمه آفریدگان خدای
کارسازی نکوست در همه وقت	سازگاری خوش ست در همه جای

فریدون را پرسیدند که ملازمان را بچه چیز نگاه توان داشت گفت بملاطفت و بردباری گفتند مشکلها را بچه چیز حل توان کرد گفت بملائمت و سازگاری و درین باب گفته اند قطعه

مهمی که بسیار مشکل بود	برفق و مدارا توان ساختن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب نوزدهم

توان ساخت کاری بنرمی چنان	که نتوان به تیغ وسنان ساختن

جمشید از وزیر خود سوال فرمود که سلاطین را انصاف بکدام صفت از جملهٔ ضروریات گفت که برفق ونرم خوئی و ملائمت زیراکه رعیت بدین صفات دعاے پادشاہ گویند ولشکریان بدین خصلت رضای پادشاه جویند وسلطنت بدعاگوئی رعیت ورضاجوئی سپاه انتظام می یابد و دیگر برفق گوشمال مجرم بروجهی میتوان داد که بعنف (سختی ۱۲) مثل آن میسر نشود چنانچه آورده اند که یکی از ملوک که بسمت (علامت ۱۲) رفق وتلطف موسوم بود مطبخی خود را گفت که ازبرای وے فلان نوع از طعام بپزد ودران تکلف (نشانند ۱۲) بسیار بجاے آورد مطبخی آن طعام ترتیب داده بانواع دیگر از اطعمه بنظر درآورد سلطان بران طعامے که خود فرموده بود نظر انداخت دید که مگسے دران طعام است برداشت و بیفگند انگه لقمهٔ دیگر برداشت درو هم مگسے بود دست ازان طعام باز کشید و از طعام دیگر تناول کرد چون خوان برداشتند مطبخی را طلبید و گفت این خوردنی که ساخته بودے بغایت لذیذ بود فردا هم ازین بسازاما بشرطی که مگس دروے بسیار نباشد حاضران ازین معنی تعجب نمودند که مطبخی را شرمساری داد و تعذیبے بآن ننمود بیت

چو در مقابلهٔ جرم لطف بیند کس	شود خجل زده (شرمندگی ۱۲) واین خجالت اوراپس

باب نوزدهم در شفقت و مرحمت

شفقت برعامهٔ رعایا و مرحمت ورفق برکافهٔ برایا بر ملوک عظیم الشان وسلاطین رفیع المکان لازم ست چه زیردستان ودائع (همه خلق ۱۲) حضرت آفریدگارند که با اهل اختیار (امانتیں ۱۲)

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عاجزان ۱۲
واقتدار سپرده تا برعایت ایشان حال عجزه و درویشان بفراغت و رفاهیت
مقترن بود و دلهای شکسته باهتمام رعیت پروری و مرحمت گستری از هجوم بلاے
جباران و ستمگاران فارغ و مطمئن گردد پس پادشاه را باید که بامید رحمت الٰهی که
زبردستان ۱۲
ارحموا ترحموا بر عاجزان ببخشاید و در خسارهٔ سلطنت را بخال زیباے الشفقة علی
رحم کرو رحم کیا جائیگا تم پر ۱۲ — مہربانی خلق پر ۱۲
خلق الله بیاراید نظم

درشفقت هر که علم برفراخت	کار خود و جمله خلائق بساخت
از شفقت هر که سر افراز شد	دیدهٔ دولت برخش باز شد

سعادت آخرت و سلامت دنیا برحم و اشفاق بازبسته هست آورده اند که
سبکتگین پدر سلطان محمود غازی در اوائل حال صیاد بود که یک سر اسپ بیش
نداشت و اوقات او بغایت عسرت میگذشت هر روز بعزم شکار بصحرا رفتی اگر صیدے
دشواری ۱۲
بدست آمدی بدان گذرانیدی روزے آهوے دید که با بچه خود در صحرا میچرید
سبکتگین اسپ برانگیخت آهو بگریخت چون بچهٔ او خرد بود با مادر نتوانست گریختن
او را بگرفت و دست و پایش بربست و در پیش زین نهاده راه شهر برگرفت آهو
که بچهٔ خود گرفتار دید بازگشت و در پی میدوید و فریاد میکرد و می نالید سبکتگین را
بر آن آهو رحم آمد دست و پای آهو بچه را بکشاد و سر بصحرا داد مادر آمد و بچه را در پیش
گرفت و روی بآسمان کرده بزبان بیزبانی مناجاتی کرد مصرع آنی که زبان بیزبانان
دعا ۱۲
دانی * سبکتگین دست تهی بشهر باز آمد شبانه حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم را
بخواب دید که باوی میگوید که اے سبکتگین بواسطهٔ آن شفقت و مرحمت که در حق آهو از

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تو در وجود آمد وبجهت آن کرم ومهربانی که در حق آن بیچاره وزبان بسته کردی بحضرت حق تقرب تمام یافتی وما نیز از تو خوشنود شدیم وحق سبحانه ترا شرف پادشاهی کرامت کرد باید که به بندگان خدا همین نوع شفقت بجا آوری ودر بارهٔ رعیت خود طریق مرحمت فرونگذاری بزرگی فرموده که چون بواسطهٔ شفقت بر حیوانے پادشاهی این جهان فانی مے یابند اگر بجهت مرحمت بر انسانے سلطنت ملک باقی یابند هیچ عجیب وغریب نباشد نظم

دست رعایت ز رعیت مدار	کار رعیت برعایت سپار
مرحمتے کن که جگر خسته اند	در کرم ولطف تو دل بسته اند

حکما گفته اند که یکی از آثار شفقت سلطان آنست که چنان رعیت را دوست دارد که پدر فرزند را وهر چه بر خود نه پسندد بر ایشان نه پسندد تا ایشان نیز مال وجان خود را از وی دریغ ندارند وهر چه دارند فدای وی کنند وهمه همت خود را بر درازی عمر وزیادتی دولت او گمارند وچندانچه او را رحم وشفقت بر خلق بیشتر باشد حق سبحانه را نظر رحمت بر وبیشتر بود مثنوی

ببخشائی به بخشایند بر تو	درے از غیب بگشایند بر تو
اگر رحمت ز حق داری تمنا	تو هم بر دیگران رحمے بفرما

اردشیر بابک پسر خود را وصیت کرد که اے فرزند جهد کن تا بشفقت عام ومرحمت مالا کلام رعیت را از مرتبهٔ رعیتی بدرجهٔ دوستی رسانی تا دلها از آن تو شود که همه چیزهای دیگر تابع دل ست حکیمے را پرسیدند که بهترین شکار مر پادشاهان را

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کدام ست فرمود که صید دلهای رعیت کردن خوب ترین شکاری ست زیرا که چون
دلهای ایشان را بخود میل دادی دیگر همه چیز درپے دل میرود و چون دوستی پادشاه
در دل رعیت جای گرفت در هیچ چیز با وے مضایقه نمیکنند بیت
تنگی ۱۲

ملک معنی طلبی پیروی دلها کن	لشکرت گر نبود ملک مسلم نبود

و یکی از شفقتها آن ست که چندانچه تواند مردان را بزراعت و عمارت تحریص کند
و در اجرای کاریزها و احداث جویبارها ایشان را مددگاری نماید آورده اند
که نوشیروان بعامل خود فرمان نوشت که اگر در ولایت تو یک قطعهٔ زمین نامزروع
ماند بفرمایم تا ترا بر دار کشند و حکمت درین آنست که فائدهٔ پادشاه از خراج
باشد و خراج وقتی بسیار شود که مملکت آبادان بود و آبادانی نبود الا بزراعت و
تا با رعیت مسامحت نکنند و آثار شفقت در حق ایشان بظهور نرسانند زراعت
آسان گیری ۱۲
میسر نشود شعر

مملکت معمور خواهی خلق را معمور دار	وز سر ایشان بلای ظالمان را دور دار

آورده اند در زمان سلطان ابوسعید خدابنده امرای او با رعایا زیادتی میکردند و مصادره
تاوان ۱۲
مال ازیشان میگرفتند روزی سلطان بامرا گفت که من تا امروز ملاحظه جانب رعیت
میکردم من بعد الیوم این رعایت را برطرف میکنم اگر مصلحت ست بیائید تا همه را
غارت کنیم و هیچ چیز از امتعه و غیر آن بدیشان نگذاریم اما بشرط آنکه دیگر شما از من
جمع متاع ۱۲
علوفه و مرسوم نطلبید و اگر بعد ازین یکی از شما این نوع التماس از من کند او را
بسیاست رسانم امرا گفتند ما بی علوفه و مرسوم چگونه توانیم بود و بی وظیفهٔ خدمت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بچه نوع بجای توانیم آوردن گفت ترتیب مجموع مصالح ما و شما از سعی رعایا باشد
در عمارت و زراعت و حرفه و تجارت چون ایشان را غارت کنیم آن زمان چنین
توقعات از که توان کرد و شما اندیشه کنید که اگر گاو و تخم از رعایا بستانید و غلات
ایشان بخورید ایشان را بضرورت ترک زراعت باید کرد و بعد از انکه زراعت
نکنند و محصول نباشد شما چه خواهید خورد امرا چون این سخنان استماع نمودند روی
بنوازش و رعایت رعیت آوردند مثنوی

شنیدم از بزرگان سخن سنج	که سلطان از رعیت بهتر از گنج
کزین خرج ار شود آخر سر آید	وزان هر لحظه دخلی نو در آید

و از جمله شفقتها آن است که هر روز باید که بار عام دهد و بخود تفحص حال رعایا خواه نماید
تا هر که سخنی داشته باشد خود بعرض رساند و او بنفس خود بر کماهی احوال مظلوم وقوف
یابد حجاب و بواب نتوانند بغرض و طمع خود بر کسی حکم کردن آورده اند که اکابر حرمین
بناصر خلیفه نوشتند که خلافت ترا نزیبد و سلطنت ترا نشاید که نائبان و متعلقان
تو بر مردم ظلم میکنند و انواع جور و ستم از ایشان صادر میشود او در جواب نوشت که
من از ینکه شما میگوئید خبر ندارم ایشان دیگرباره پیغام فرستادند که عذر تو از گناه
بدتر است بزرگان گفته اند انچه ترا جواب باید گفت بدیگری حواله مکن مهمات رعایا بر ذمه
خود گرفته ترا وقت سوال از عهده جواب بیرون باید آمد بیخبری و غفلت در میان چه
کار دارد و این عذر از تو که خواهد شنید و کی قبول خواهند کرد فاروق اعظم رضی الله
عنه فرموده که در ولایتی که تعلق بمن دارد اگر بلی و میران شود و رمه گوسفندی بران

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گذرد و پای یکی از گوسفندی بسوراخی فرو رود والمی بوی رسد فردای قیامت آن را از
من خواهند پرسید و مرا از عهدهٔ آن بیرون می باید آمد هر که منصب سلطنت قبول کند و پای[۱]
تمکن بر سریر حکومت نهد لاجرم باداء حقوق این امر قیام باید کرد و حفظ حدود و رسوم
آن از روی شفقت و مرحمت نیکو خواهی رعیت بجای باید آورد **قطعه**

فراز تخت حکومت نشستن آسان نیست	دران مقام بسی احتیاط باید کرد
مراد عاجز محنت رسیده باید داد	غم فقیر مشقت کشیده باید خورد

باب بستم در خیرات و مبرات

تمهید قواعد خیرات و تاسیس[۱] مبانی مبرات بر ذمهٔ همت هر صاحب دولتی
واجبست چه یکی از ان اعمال که بعد نشاء حیات آثار فیض و برکت او بروح عامل
رسد صدقهٔ جاریه است چون مساجد و معابد[۲] و مدارس و خوانق[۳] و رباطها و حوضها و
جسرها و امثال آن از ابواب البر که مادام که اثر آن باقی باشد هدیهٔ ثواب بروح
بانی آن واصل ست **بیت**

هر که خیری کرد چون محمل بمان عالم کشید	روح او را هر زمان فیض دگر خواهد رسید

و هر عاقل هوشیار که بصیقل انابت[۴] زنگ غفلت از آئینهٔ خاطر بزداید و بداند که جاه
دنیا و مال و متاع آن در معرض زوال و انتقال ست هر آئینه این معنی را در
خواهد یافت که حاصل از آیندگان و روندگان این سرای فانی جز بیادگاری
باقی نخواهد ماند و هر عمارت عالی و موضع شریف که از طبقات ملوک و امرا

۱ بنا نهادن ۱۲ ۲ عبادت گاهین ۳ خانقاهین ۱۲ ۴ رجوع به خدا ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وارکان دولت وتوانگران ہر مملکت واقع شده اثر آن بر جریدهٔ روزگار وصفحات ادوار لیل ونہار ثبت ومسطورست ونام ایشان نزد ہر ارباب عقل ونقل بلکه پیش اکثر اصاغر واکابر عالم معروف ومشہورست **بیت**

چون نمی ماند جهان بیقرار	نام نیکو به که ماند یادگار

خصوصاً رقم مبانی خیر بهیچ نوع از الواح ایام محو نمی شود وحدیث بقاع خیر که از متقدمان واقع شده به تسلسل وعنعنه بسمع متاخران میرسد اِنَّ آثَارَنَا تَدُلُّ عَلَیْنَا **فرد**

کسری نماند قصهٔ ایوان او بماند	نعمان برفت وذکر خورنق هنوز هست

بزرگان گفته اند که چون همای توفیق وتائید از ایشان وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ سایه دولت بر فرق کامگاری افگند وباز بلند پرواز مواهب ربانی از فضای فیض جاودانی جلوهٔ مساعدت فرموده بر ساعد سعادتمندی آرام گیرد لائق حال آنست که صحائف احوال خود بارقام اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ بیارایند وزاد سفر آخرت را از تقدیم خیرات مبرات وزینت باقیات صالحات که عبارت از خیر عام وصدقهٔ جاریه است مهیا کنند تا ذکر نعم وشکر کرم او باطراف واکناف عالم رسیده در هر زمانے بر هر زبانے ثنا وآفرین او جاری باشد **قطعه**

برین رواق زبرجد نوشته اند بزر	که جز نکوئی اهل کرم نخواهد ماند
توانگرا دل درویش را بدست آور	که مخزن زر وگنج وگهر نخواهد ماند

ودر حدیث آمده که چون آدمی بمنزل آخرت رود همه عملها از و منقطع گردد الا سه چیز

۱ خردان ۱۲ ۲ بزرگان ۱۲ ۳ مقرر آثار ہمارے دلالت کرتے ہین ہمپر ۱۲ ۴ نام کو نیکی ۱۲ ۵ اور ہمارے پاس زیادہ ہے ۶ کشادگی ۱۲ ۷ اگر نیکی کروگے تو نیکی کروگے اپنے لیے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یکی صدقهٔ جاریه دوم علمی که مردم بدان نفع گیرند سوم فرزند صالح که او را دعای خیر کند و
صدقهٔ جاریه عبارت از بقعهٔ خیر باشد که مردم بدان منتفع شوند چون مسجد و مدرسه و
خانقاه و پل و رباط و حوض و مانند آن پس از والیان خطهٔ سلطنت و تخت نشینان
بارگاه خلافت چنان زیبد که معمار همت ایشان اولاً در تعمیر مساجد و تاسیس معابد که
اشارت اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ [1] در شان آن واقع شده سعی نمایند چه در
حدیث آمده که هر که برای خدا مسجدی بنا کند حق سبحانه برای او خانهٔ در بهشت بنا کند
و مساجد کهنه نیز تجدید [2] کردن همین حکم دارد و بعد از عمارت مسجد امام و مؤذن تعیین باید
فرمود و اسباب معیشت ایشان مهیا باید ساخت تا از روی فراغت بهم خود قیام
توانند نمود و بجهت طلب قوت از اقامت این امر باز نمانند و دیگر مدارس مرتفع (بلند ۱۲) بنا باید کرد
و مدرسان افادت [3] نصاب و علما و فضلای افاضت (فیض پہونچانا ۱۲) انتساب معین باید ساخت و تا نشر (پھیلانا ۱۲)
علوم شرعیه نمایند و برکات ثواب آن بروزگار دولت ایشان رسد و دیگر خوانق پاکیزه
با صفا جهت صافی دلان ولایت پناه و صوفیان صفه (چبوترہ) صفوت (برگزیدگی ۱۲) انتمای (انتساب ۱۲) اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ [4]
ترتیب باید داد تا طالبان حقایق و قاصدان دقایق بمیامن (برکات ۱۲) انفاس شریفهٔ ایشان بمقاصد
و مطالب برسند و آثار انوار اوقات و احوال ایشان ضمیمهٔ سعادت صوری و معنوی گردد
و وظائف و ادرارات (روزینہ ۱۲) ارباب مدرسه و خانقاه نیز معین باید کرد تا طلبه از مطالعه
علوم و درویشان از اذکار و اوراد خود باز نمانند و دیگر احداث (بنانا ۱۲) زاویه (گوشہ ۱۲) ها که در آن
برای فقیران و محتاجان راتبهٔ چاشت و شام از قلیه و نان مرتب و مهیا باشد

[1] نہیں بستا تا مسجدین اللہ کی مگر جو ایمان لایا خدا پر ۱۲ [2] از نو بنا کردن ۱۲ [3] یعنی فائدہ بخشنے مین پورے ۱۲ [4] ہان البتہ نہ خوف ہے اولیاء اللہ کو اور نہ وہ غمگین ہوتے ہین ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

که موجب جمعیت خاطر وصفای باطن میشود دیگر ابداع دار الشفا وتعیین طبیب حاذق مشفق وترتیب ادویه واشربه واغذیه وانچه ضروری باشد که وسیلهٔ صحت وسلامت ورابطهٔ عافیت وکرامت میگردد ودیگر ساختن رباطهای مرتبطه باستحکام تمام که ملجاے مسافران ستم رسیده وپناه غریبان محنت کشیده باشد ثمرهٔ بسیار ونتیجهٔ بیشمار دارد دیگر بستن قنطرها بر آبهاے تند وبسیار که مسافران را مرور بران سهل وآسان باشد بغایت پسندیده است چه در اخبار آمده که هر که پلی بنا کند بر راهے تا مسلمانان بران بگذرند خداے عز وجل گذشتن صراط بروے آسان گرداند دیگر عمارت حوضهای بزرگ وحفر کردن چاهها در راهها ومحله ها که آب کمی میکند سبب امینی باشد از تشنگی قیامت ومنقول ست که یکی از صحابه بحضرت رسالت پناه صلوات الله علیه وآله عرض کرد که میخواهم که از برای روح مادر خود خیری کنم وصدقه بدهم مرا دران چه میفرمایند حضرت فرمود که بهترین تصدقات آب ست که بر سر راهے چاهی بکنی آن صحابی چاهے بخرید وبر مسلمانان وقف کرد وثواب آن بروح مادر خود بخشید دیگر تعمیر مشاهد مبارکه وترویج مزارات متبرکه سبب آن میشود که ارواح مقدسهٔ آسودگان آن مزارات ممد روزگار سعادت آثار عامر مروج گردند واز جملهٔ خیرات کلیه آنست که موقوفات بقاع خیر وابواب البر را از دست مستاکله ومتغلبان انتزاع نموده بمردم امین و متدین سپارند ومحصول آن را به ارباب وظائف واصحاب استحقاق چنانچه شرط واقف باشد برسانند وبر اعمال وقف عمال پاکیزه وبا دیانت ونیکو معاش تعیین نمایند وبران نیز اعتماد نفرموده هر چند وقت خود تفحص امور مباشرت آن وقف

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ومهمات آن اوقاف مشغولی کنند و در مهم وقف اصلاً و قطعاً مساهله و مسامحه روا نیست چه
تمشیت این معنی تقویت شریعت ست و هر که مهم وقف را بدستور شرع فیصل دهد
بحکم الدّالُ علی الخیرِ کفاعلِه در اجر و ثواب با واقف شریک باشد فرد

خیر کن یا وکیل خیری باش	تا ترا هم دران ثواب دهند

و آنکه در باب خیر اطنابی رفت نظر بر آنست که مثوبات صدقات جاریه بی پایان ست
آورده اند که یکی از بزرگان را که ودیعت حیات بموکل اجل سپرده بود و رخت ازین
مرحلهٔ فانی بسرای جاودانی برده در خواب دیدند و از حالتی که بعد از وفات وی
را واقع شده بود پرسیدند فرمود که مدتی در شکنجهٔ عذاب گرفتار بودم و در چنگال
عقاب عقوبت میفرسودم ناگاه پروانهٔ نجات از دیوان کرم الهی برسید و حق سبحانه
گناهان مرا بیامرزید سائل از وی استفسار نمود که هیچ دانستی که سبب آمرزش چه بود
و بچه وسیلت صورت خلاصی روی نمود جواب داد که آری در بیابانی رباطی ساخته
بودم مگر درویشی در گرمگاه روز بسایهٔ آن رباط پناه آورد و زمانی استراحت کرده
چون مشقت او براحت مبدل گشته بود از روی نیاز زبان بدعا کشاده و برین وجه
گفته که خدایا بانی این موضع را بیامرز فی الحال تیر دعای او به نشانهٔ اجابت رسیده
مرا بیامرزید و از حفرهٔ جحیم بروضهٔ نعیم رسانید فرد

هرچند بروی کار در می‌نگرم	نیکی ست که نیک ست وگرها همه هیچ

باب بیست و نهم در سخاوت و احسان

سخاوت سبب نیکنامی و احسان موجب دستکامی و خجسته فرجامی ست و هیچ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

صفت آدمیان را خصوصاً اشراف وانجاد ایشان را به از جود و سخا نیست بیت

شرفِ مرد بجود ست و کرامت بسجود	هر کہ این هر دو ندارد عدمش بہ زوجود

بزرگان ۱۲

در خبر آمده که سخا درختیست در بهشت و بحقیقت نهالیست بر کنار جویبار خوشنودی حق سبحانہ تعالی رسته و شاخ او در سرافرازی با علی علیین پیوسته شگوفهٔ او نیکنامی دنیاست و میوهٔ او کرامت و فضیلت عقبی بیت

این سخا شاخیست در باغِ بهشت	وای او کین شاخ را از کف بهشت

بگذاشت ۱۲

از حکیمے پرسیدند که عیبی که مجموع هنرها بدو مخفی ماند چیست جواب داد که بخل باز سوال کردند که هنری که همه عیبها را بپوشد کدام ست گفت سخا فرد

هنر سخاست دگر جمله دست افرازند	اگر ترا بهر انگشت خویش صد هنر ست

و یقین باید دانست که تا مال را از قید امساک مطلق نگردانند توسن مفاخر و معالی بقید در نیاید مثنوے

تجربه کردم ز هر اندیشهٔ	نیست نکوتر ز سخا پیشهٔ
خاص ز بهر کرم آمد درم	برگذر قافیه اینک کرم

اسکندر را از ارسطو پرسید که سعادت دین و دنیا در چه چیز ست گفت در جود و کرم اما سعادت دین آنست که حق سبحانه میفرماید مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا هر که یک حسنه بیارد او را ده حسنه کرامت کنیم[1] نظم

آنکه ترا توشهٔ ره میدهد	از تو یکے خواهد و ده میدهد

[1] جو کوئی ایک نیکی لائے اُسکو دس گنی جزا ہے مثل اُسکے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بهتر ازین مایه ستانیت نیست	سود کن آخر که زیانیت نیست

امّا سعادت دنیا آنست که مرغ دل خلق را بحکم اَلْاِنْسَانُ عَبِیْدُ الْاِحْسَانِ بکرم صید توان کرد چون دل که سلطان ست در قید کسی افتاد قالب به تبعیت قلب در دام می افتد و چون کریم مالک الرقاب جمعی شد ابواب سعادت برو کشاده و اسباب مرادات برای او آماده شود در اخبار آمده که خسرو پرویز را سپه سالاری بود به لشکر کشی و دشمن کُشی معروف و مذکور و بمتانت رای و قوت عزم در اطراف مملکت موصوف و مشهور مقرب ملک و عمدۀ ممالک بودی و خسرو پرویز از صواب دید او عمل مینمودی بیت

ازو تازه بُد گلشن خسروی	ببازوی او پشت دولت قوی

وقتی صاحب خبران بسمع ملک رسانیدند که سپه سالار شما از جادۀ فرمان برداری انحراف خواهد ورزید و سبیل عناد و عصیان و طریق سرکشی و طغیان مسلوک خواهد داشت پیش ازانکه صورت از قوة بفعل آید بتدارک آن اشتغال باید نمود فرد

علاج واقعه پیش از وقوع باید کرد	دریغ سود ندارد چو رفت کار از دست

خسرو ازین خبر اندیشه مند شد و گفت اگر او عنان عزیمت از روی مخالفت بطرفی از اطراف مملکت بگرداند بسیاری از اعیان لشکر و سران سپاه با او راه موافقت پیش گیرند و میکن که از آوازۀ باغی شدن او قصوری در ارکان ملک پدید آید و از وبدبه طاغی گشتن او فتوری بقواعد سلطنت راه یابد بیت

طغیان کرنے والا ۱۲

لا دی بجے احسان کے تابع ۱۲ سلاطین کے آئے صدیق کرنا ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مبادا ابر آرد به بیداد سر	که در ملک پیدا شود شور و شر

پس با خواص دولت و مشیران مملکت درین باب مشاورت فرمود رای همگنان بران متفق شد که او را بند باید کرد خسرو بر حسن تدبیر ایشان آفرین کرد روزی دیگر آن امیر را طلب کرده بموضعی بالا تر از معهود او بنشاند و ذکر محامد و مفاخر و سیرتهای ستوده و خصلتهای پسندیده او بر زبان راند و از نفایس و خزائن و نقود و دفائن (دفینها ۱۲) خویش زیاده از استحقاق وی عطا فرمود مشیران نیکو رای که صلاح و صواب در بند کردن او دیده بودند در محل فرصت عرضه داشتند که سبب تخلف از مقرر عزیمت همایون چه بود شاه تبسم فرموده گفت من رای شما را اختلاف نکردم و از عزم خود انحراف نه ورزیدم شما گفته بودید که او را بند باید کرد من خواستم که او را محکم ترین بندی مقید سازم هیچ قیدی قوی تر از بند احسان ندیدم و دیگر تامل کردم که محل هر قید عضوی معین ست و بندی که بر یک عضو افتد پیداست که چه نوع بندی باشد خواستم که بند بر دلش نهم که دل سلطان ست و اعضا و جوارح خدم و حشم اویند و چون اصل بقیدی مقید گردد هر آئینه تمام اعضا و جوارح (اعضا ۱۲) که تبع (تابع ۱۲) اویند بسته گردند و دیگر بند آهنین بر سر عضو که نهند بسوهان سوده گردد و بند کرم و احسان که بر دل نهند بهیچ چیز فرسوده نگردد و در امثال آمده که مرغ وحشی را بدام مقید توان کرد و آدمی را با احسان و انعام

مثنوی

کرم پیشه کن کادمی زاده صید	باحسان توان کرد و وحشی بقید
عدو را بالطاف گردن به بند	که نتوان بریدن به تیغ آن کمند

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چو دشمن کرم بیند و لطف و جود	نیاید دگر خبث ازو در وجود

وهم چنانچه بخاطر خسرو رسیده بود آتش مخالفتش آبی که از سر چشمهٔ احسان پادشاهی مترشح شد فرو نشست و بیخ نهال کینه از زمین سینهٔ او بقوت سر نیزهٔ کرم سلطانی بکلی منقطع گشت و بعد ازان چون بندگان صافی نیت بخلوص طویت (یعنی طبیعت) کمر جان سپاری بر میان خدمتگاری بسته بقیهٔ عمر از منهج فرمان برداری روی بر نتافت بیت

زان نوازش گری که یافت ازو	بعد ازان روی بر نتافت ازو

درین باب این رباعی بسیار خوب افتاده رباعی

با هر که کرم کنی از آن تو شود	اندر همه وقت مدح خوان تو شود
با دشمن خویش اگر سخاوت ورزی	شک نیست که یار مهربان تو شود

واز فضیلت جود یکی آنست که دلهای خلائق جوانمرد را دوست دارد هر چند که از احسان بهرهٔ بدیشان نرسیده باشد مثلاً اگر مردم خراسان بشنوند که در عراق مردی کریم و جوانمرد است همه اورا دوست خواهند داشت و بر او آفرین خواهند گفت بلکه اگر کریمی را که در قید حیات نباشد یاد کنند همه کس ثنای او گویند چنانچه حاتم طائی را که در تاریخ تالیف این رساله که نهصد و هفت سال از وفات او قریب نهصد و چهل و پنج سال گذشته هنوز بهار ذکرش بریاحین آفرین آراسته است و چمن نیکنامیش به پیرایهٔ ثنا و تحسین پیراسته فرد

نماند حاتم طائی ولیک تا به ابد	بماند نام بلندش به نیکوئی مشهور

آورده اند که چون آوازهٔ جوانمردی حاتم جزیرهٔ عرب را تا دار الملک یمن فرو گرفت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وصیت سخاوت او بولایت شام و مملکت روم رسید والی شام و حاکم یمن و پادشاه روم بعداوت او برخاستند چه هریک از ایشان دعوی سخاوت کردندی و لاف جوانمردی زدندی و ذکر حاتم بر زبان اهل زمان بیشتر جاری بود و طنطنهٔ کرم وجود وی در همه اطراف سائر و سارّی شعر

سیر کرنے والا ۱۲ | الم آمیز ۱۲

ابر دریا دل ز دست جود او در انفعال	مال عالم زیر پای همت او پایمال

پس هریک از ایشان با او بطریقی سلوک کرد اولاً والی شام خواست که او را بیازماید کس فرستاد و از وی صد اشتر سرخ موی سیاه چشم بلند کوهان طلبید و مثل آن شتر در وادی عرب نادر باشد و اگر یافته شود بسیار گران بها بود و فی الواقع دران وقت این نوع شتر در رمهٔ حاتم نبود چون کس پادشاه شام بحاتم رسید و پیغام والی را گذرانید حاتم دست قبول بر سینه نهاد و در جواب آن سمعاً و طاعةً بر زبان راند و گفت فرد

گلہ ۱۲ | یعنی سُنا اور قبول کیا ۱۲

بهرچه امر شود چاکریم و دولتخواه	بهرچه حکم رود بنده ایم و خدمتگار

پس ایلچی را بمنزل نیکو فرود آورد و اسباب ضیافت چنانچه فراخور احوال او بود مهیا گردانید و بفرمود تا در قبائل عرب منادی کردند که هرکه مثل این شترے بیاورد به بهای تمام از و بخرم و بمیعاد دو ماه بها بدو رسانم حاصل کلام بدین طریق صد شتر قرض کرده بسلطان شام فرستاد چون ملک شام برین حال اطلاع یافت انگشت تعجب بدندان تحیر گرفته فرمود که ما این اعرابی را می آزمودیم واو خود را بواسطهٔ ما در قرض انداخت پس همان شتران را از متاع مصر و شام بار کرده بدست همان ایلچی باز گردانید و چون شتران را نزد حاتم آوردند باز بفرمود

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تا منادی کردند که هر که شتری بمن داده بیاید و همان شتر خود با انچه که بار دارد بگیرد و ببرد پس آن صد شتر را با بار بخداوند آن داد و هیچ چیز برای خود باز نگرفت چون این خبر بسلطان شام رسید گفت این همه مروت نه حد آدمی زاد است و سخاوت حاتم را مسلم است فرد

آوازهٔ سخاوت و احسان حاتمی	آخر درین جهان بعبث بر نیامدست

دیگر عظیم الروم که او را هرقل گفتندی چون دبدبهٔ جود حاتم شنید متفحص اخبار و متجسس احوال وی گشت بسمع وی رسانیدند که حاتم مرکبی دارد باد پای رو بارگی جهان پیمای چون تیر خدنگ زود دو و چون عمر گرامی زود رو اسپی که بگرم روی با آتش دم مشابهت زده و از تیز گامی با باد طریق همراهی سپرده نظم

چو اشک عاشقان گلگون و خوشرو	جهان پیما تر از شبدیز خسرو
بوقت حمله برق آسا جهنده	بگاه پویه چون صرصر رونده

قیصر وزیر خود را گفت که خبر سخاوت حاتم در عرب و عجم فاش شده و صیت جوانمردی و مروتش از قاف تا قاف فرو گرفته و من شنوده ام که او بدین صفت اسپی دارد میخواهم که نقد او را بر محک اعتبار بیازمایم و صورت دعوی او را در محکمهٔ معنی امتحان نمایم و کس ازپی آن مرکب بقبیلهٔ بنی طے فرستم تا حالات سخاوت او را معلوم کنم مثنوی

من از حاتم آن اسپ تازی نژاد	بخواهم گر او مکرمت کرد و داد
بدانم که در وے شکوه مهی ست	وگر رد کند بانگ طبل تهی ست

پس ایلچی بجهت آن مرکب با تحف و هدایا که لائق حاتم بود فرستاد و اندک زمانی رسول

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ملک روم بقبیلهٔ طے رسیده در حوالی و منازل حاتم نزول نمود قضارا مقارن رسیدن ایلچی ابری پدید آمد و باران و برف باریدن گرفت حاتم مهمان را دلداری نموده بمنزل شایسته فرود آورد و فی الحال بفرمود تا اسپے بکشند و طعامی مهیا کرده نزد مهمان آوردند و بعد از فراغت طعام اسباب استراحت مهیا ساخته حاتم از خیمه بیرون رفت و آن شب از هیچ نوع سخنی نگذشت علی الصباح که حاتم بعذرخواهی آمد ایلچی منشور قیصر با هدایا که فرستاده بود بحاتم نمود چون حاتم بر مضمون آن اطلاع یافت بغایت اندیشه مند گشت ایلچی بفراست اثر ملالت بر جبین حاتم مشاهده فرموده گفت ای جوانمرد اگر در دادن اسپ مضائقه داری از جانب ما نیز چندان مبالغه نیست حاتم جواب داد که مرا از ین جنس اسپ اگر هزار باشد و کمتر کسے از اهل روزگار از من طلبد بهیچ وجه مضایقه در حیز تصور من نیاید خصوصاً سلطان عظیم الشان مرا بطلب یک اسپ معزز ساخته و بجهت این چیز دوے خدمت رسول بزرگی ارسال نموده اندیشهٔ من از تحیر ست و تفکر من از غایت تحسر که چرا زود تر خبر نیافتم تا آن اسپ را تلف نکردمی

مثنوی

من آن باد رفتار دلدل شتاب	ز مهر شما دوش کردم کباب
که بد ظلمت ابر از بیش و پس	بسوی رمه ره نمے یافت کس
بنوعی دگر روے و راهم نبود	جز آن بر در بارگاهم نبود
مروت ندیدم در آئین خویش	که مهمان بخسپد دل از فاقه ریش
مرا نام باید در اقلیم فاش	دگر مرکب نامور گو مباش

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب بدستور ملکم

پس اسپان تازی و تبرکات حجازی جهت سلطان روم فرستاد و رسول را نیز از تحفهای آن دیار بهره مند ساخته بخوبتر وجهی روانه کرد چون ایلچی آمد قیصر از فحوای حال خبر یافت و صفت انصاف پیش آورده گفت که آئین مروت و قاعدهٔ مضمون ۱۲ فتوت حاتم رامسلم ست قطعه

توان گفت کامروز نبود بعالم	بجز او شهریار دیار مروت
ز روی جوانمردی و مهربانی	بر و ختم شد کار و بار فتوت

دیگر حاتم یمن پادشاهی بود صفت کرم و سخاوت برو غالب و خصلت احسان و مروت برو مستولی غالب ۱۲ همواره موائد انعام او برای خاص و عام نهاده و فوائد اکرامش دستار خوانها ۱۲ بجهت محتاجان و درماندگان آماده بیت

چو دست جود و بخشش برگشادی	ز عالم رسم خواهش بر فتادی

میخواست که جز نام کرم او بر زبانها مذکور نشود و غیر از صفت جود و سخای او در اطراف عالم مشهور نگردد و بدین سبب هر که در پیش او صفت حاتم کردی آتش غضبش اشتعال شعله زنی ۱۲ نمودی و پیاپی وی مشغول گشتی و گفتی حاتم مردی صحرا نشین ست و از جملهٔ رعیت ولایت من ست او را رتبهٔ مملکت داری و نه منصب فرمان روائی نه قوت جهانگیری و نه بازوی کشورکشائی شعر

نه او را خزانه ست و نے تخت و تاج	نه باجش کسے میدهد نے خراج

پیداست که از دست او چه کرم آید و با اسپ و شتر و گوسفندی چند که دارد چه مقدار کرم نماید من انچه در سالی حاصل حاتم باشد در روزی بسائل میدهم و صد برابر خوان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

او دریک چاشت پیش مهمان می نهم مصرع ببین تفاوت ره از کجاست تا بکجا
القصه ملک یمن روزی جشنی عظیم ساخته بود و طرح دعوتی پادشاهانه انداخته تمام روز
چون آفتاب بزر بخشی مشغول بود و مانند ابر بگوهر فشانی اشتغال می نمود ناگاه در اثنای
این حال **بیت**

در ذکر حاتم کسے باز کرد	دگر کس ثنا گفتن آغاز کرد

ملک از ان برنجید و عرق حسدش در حرکت آمده با خود اندیشه کرد که هیچ گونه زبان اهل
زمان از ذکر حاتم خاموش نیست و صفت نکوکاری و مهمانداری او از دل مردمان
فراموش نی پس همان بهتر که بدستیاری ملاح فکر کشتی عمر او را در غرقاب فنا افگنم و
بمددگاری استاد اندیشه رقم نام او را از لوح زندگانی محو کنم **بیت**

که تا هست حاتم در ایام من	به نیکی نخواهد شدن نام من

در پاے تخت او عیاری پیشه بود که براے یک درم صد خون ناحق را میان بر بستی
و بامید اندک فائده شیشهٔ دل بسیار کسان را بسنگ جفا بشکستی **بیت**

چو چشم نازنینان بود خونریز	چو زلف خوبرویان فتنه انگیز

القصه شاه یمن او را طلبیده بمواعید خسروانه مستظهر ساخته بران آورد که خود را
بوعده ها ۱۲ — پشتی یافته ۱۲
بقبیلهٔ بنی طے رساند و بهر حیله که داند و بهر شعبده که تواند حاتم را نیست و نابود
گرداند عیار متعهد قتل حاتم شده متوجه قبیلهٔ بنی طے گشت و بعد از مدتے بدان سر
ذمه دار ۱۲
منزل رسید با جوانی خوش خوے نیکوروی که سیماے بزرگی از جبههٔ او تابان و
یعنی علامت ۱۲
فرفرخندگی در ناصیهٔ او درخشان بود ملاقات کرد جوان از روی مهربانی و

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شیرین زبانی او را پرسش کرم نموده پرسید که از کجا می آئی و بکجا میروی عیار پیشه جواب داد که از مین می آیم و عزیمت شام دارم جوان التماس نمود یک شب بقدم کرم وثاق مرا مشرف ساز تا ماحضری که باشد بنظر شریف رسانم و بدین تلطف که کلبهٔ مرا بنور حضور خود بیارائی منت دار شوم مصرع تو در در آی و شبستان ما منور کن پس آن عیار بخوشخوئی و دلجوئی بستهٔ آن جوان شده روی بمنزل وی نهاد و از آن جوان رسم ضیافت و شرط مهمانداری بر وجهی تقدیم افتاد که هرگز آن عیار را در خاطر خطور نکرده بود و در ضمیر او نگذشته میزبان لحظه بلحظه تکلفی دیگری نمود و مطعومات گوناگون و مشروبات رنگارنگ ترتیب میفرمود بیت

هر لقمے بر سر خوانش نگرا   خوردنے خوب تر از یکدگر

و مهمان ساعت بساعت بدل آن جوان را تحسین میکرد و بزبان ثنا و آفرین او میگفت بیت

تبارک الله ازین مردمی و خوشخوئی   گذشتهٔ ز همه نیکوان به نیکوئی

برین منوال تا شب تیره بپایان رسید و صبح روشن رو سپار از افق مشرق آغاز طلوع کرد مهمان با دیده های گریان وداع میزبان را میان دربست و بزبان نیاز مضمون این بیت جگر سوز دل گداز ادا میکرد بیت

دلم سے سوزد از داغ جدائی   چه بودے گر نه بودی آشنائی

جوان بمبالغهٔ بسیار درخواست میکرد که دو سه روزے اینجا اقامت نماے و مرد عیار بانواع عذرها متمسک شده میگفت بیت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نیارم شد البته اینجا مقیم	که در پیش دارم مہمے عظیم

جوان گفت مرا تشریف بزرگی و شفقت ہمیت ارزانی دارد مہمی که ہست با من در میان آر شاید که مددی توانم کرد و ہمراہی بجاے توانم آورد مہمان چون دلنوازی و جوانمردی از وے مشاہدہ کردہ بود با خود تامل نمود که این مہم کلی که مرا در پیش ست بی امداد چنین یاری و بی دستیاری ازین گونه مددگاری سرانجام نخواہد یافت چرا که مردی با مروت و کارسازی و دلجوئی و غریب نوازست ہیچ بہ ازین نیست که پردہ از روی کار بردارم و او را یار و محرم خود ساخته روے بساختن آن مہم آرم نظم

یک گل مقصود درین بوستان	چیدہ نشد بے مدد دوستان
دامن یاری گرت افتد بدست	فارغ و آزادہ توانی نشست
کار تو از یار مکمل شود	مشکلت از ہم نفسان حل شود

پس اول جوان را بجہت اخفای آن مہم سوگند داد و بعد از مبالغه بسیار و تاکید بیشمار سر خود را با او در میان نہاد و گفت شنودہ ام که درین نواحی حاتم نام کسی ہست که لاف جوانمردی میزند و دعوی احسان و مردم نوازی میکند شاہ یمن را از و دغدغه در دل و خدشه در خاطر پدید آمدہ و من مردی پریشان روزگارم و معاش من از دزدی و عیاری میگذرد و دریتولا سلطان ولایت یمن مرا طلبیدہ وعدہ مال و متاع فراوان فرمودہ بشرط آنکه حاتم را پیدا کنم و بقتل آرم و سر او را تحفه پیش ملک یمن برم و من بضرورت وجه معیشت این صورت را قبول کردہ بدین قبیله آمدہ ام نه حاتم را می شناسم و نه راہ منزل او می برم از درویش پروری و غریب نوازی تو عجیب و

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

غریب نباشد که حاتم را من نمائی و در قتل او شرط مددگاری بجا آری تا من از عهده عهدی که کرده ام بیرون آمده باشم و بدولت تو از مواعید شاه یمن بهره مند گردم جوان این سخنان را استماع نمود و بیت

بغرید و گفتا که حاتم منم	سر اینک جدا کن به تیغ از تنم

ای مهمان برخیز و پیش از آنکه متعلقان من خبردار گردند سر من بردار و سر خود گیر تا مقصود تو از شاه یمن حاصل و مراد تو میسر گردد بیت

چو حاتم بآزادگی سر نهاد	جوان را بر آمد خروش از نهاد

عیار فی الحال پیش حاتم بر زمین افتاد و بوسه بر دست و پای وی بداد و میگفت نظم

اگر من گلی بر وجودت زنم	نه مردم که در کیش مردان زنم
دو چشمش ببوسید و در بر گرفت	وز انجا طریق یمن بر گرفت

حاتم اسباب راه او از زاد و راحله تهیه نموده او را گسیل کرد و عیار پیشه بعد از قطع راه چون پیش پادشاه آمد صورت حال بعرض رسانید ملک یمن از روی کرم طبعی منصف شد و از راه آزادگی و جوانمردی معترف گشت که کرمی درین مرتبه حد هیچکس از عالمیان نیست و سخاوتی بدین مثابه مقدور هیچیک از آدمیان نه بیت

هست جوانمرد درم صد هزار	کار چو با جان فتد آنجاست کار

در کتاب جواهر الامارة آورده که چون حاتم وفات کرد و او را دفن کردند قضا را قبر او در محلی واقع شد که ممر سیل بود وقتی از اوقات بارانی عظیم بارید و سیل هائل جاری نزدیک بود که قبر حاتم ویران گرده و پسرش خواست که قالب او را بموضعی دیگر از این آفت ایمن باشد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نقل کند چون سر تربت او را باز کردند همه اعضا و اجزای او از هم ریخته بود الا دست
راست او که هیچ نوع تغیری نداشت مردم از آن حال متعجب شدند و از چنان صورتی
شگفت ماندند پیری صاحبدل در میان نظارگیان بود گفت ای مردمان ازین معنی
متعجب مشوید و از سلامتی دست حاتم عجب مدارید که او بدین دست عطای بسیار
بسائلان داده بود لاجرم در حمایت خیر و کرم بسلامت مانده است هرگاه دست کافر
بت پرست بواسطهٔ عطا از خلل ریختن سالم می ماند چه عجب که تن مومن خدای پرست
بوسیلهٔ سخا و احسان با خلق خدای از آفت سوختن آتش دوزخ ایمن گردد چه حصول دولت
جاودان بتمهید قواعد خیر و احسان باز بسته است بیت

دولتیان رخ ز جهان تافتند	دولت باقی ز کرم یافتند

والی از حکیمی پرسید که پیرایهٔ سلطنت چیست گفت در عزت زیستن گفت عزت را
چگونه نگاه توان داشت گفت بخوار داشتن زر هر که زر در نظر او خوار است همه کس
او را عزیز و مکرم دارند و هر که زر را عزیز و مکرم دارد همگنان او را خوار و بیمقدار شمارند قطعه

مال از بهر آن بکار آید	تا ز بهر تنت سپر گردد
هر که تن را فدای مال کند	مال و تن عرضهٔ خطر گردد
هر کریمی که خوار دارد زر	هر زمانی عزیزتر گردد

والحمد لله که آئین سخاوت و مروت و قوانین احسان و فتوت حضرت شاهزادهٔ عالم
مظهر انوار لطف و کرم مهر سپهر سلطنت و جهانبانی شاه بارگاه ابهت و گیتی ستانی
دارای جهان آرای عدو بند کشور کشای قطعه

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

معین الملک مدد الدوله ابوالحسن که جودا
ز انعام و عطا و مرحمت نزدیک آن آمد
چو ابر نوبهاری عالمی را تازه می سازد
که رسم احتیاج از عرصهٔ عالم براندازد

نامهٔ جود حاتم طے کرده و دفتر سخاوت معن بن زائده را رقم محو برکشیده قطعه

کیخسرو زمان و فریدون روزگار
عدلت نظام عالم و حلمت قوام ملک
هم شهریار عدل و هم پادشاه جود
جودت پناه سائل و دستت پناه جود

حق سبحانه و تعالی منشور احسان شامل او را بتوقیع و هو محسن فله اجره عند ربه موشح دارد
و نشان انعام کامل ش بطغرای انا لا نضیع اجر المحسنین موقع و مزین گرداناد

باب بیست و دوم در تواضع و احترام

تواضع سبب رفعت ست چه در حدیث آمده ست که من تواضع لله رفعه الله یعنی هر که
فروتنی نماید برای خدا خدای او را بردارد و درجه او را بلند گرداند بیت

تواضع ترا ارجمندی دهد
ز روی شرف سربلندی دهد

نصیر بن احمد از ملوک سامانیه پسر خود را وصیت کرد که ای فرزند دلبند اگر میخواهی
که مملکتی که ما بمشقت بسیار بدست آورده ایم و سلطنتی که عمر عزیز در تمهید قواعد آن صرف
کرده سالها باتو بماند بر خزینه اعتماد مکن که مال در معرض زوال ست و بر لشکر دل منه
که مرد سپاهی منقلب الاحوال ست تکیه در دوام ملک و قیام حکم بر کرم نامی و در تواضع
افزای که تواضع و کرم دو دام اند مر دلهای مردمان را و هر که صید از ین دو دام شد

ا مددگار ملک و دولت ۱۲ ۲ جنکے سبب سے قیام ہوا ۱۲ ۳ درحالیکہ وہ محسن ہے پس اسکے لئے اجر انکا ہمکے رب
کے پاس ۱۲ ۴ اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم احسان کرنے والوں کو ۱۲ ۵ جو کوئی فروتنی کرے اللہ کے واسطے مرتبہ
اسکا بڑھاتا ہے حسنہ ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہرگز بروی رہائی ندارد و گویا اشارت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم دریں عبارت کہ سید القوم[1] خادمھم بدین معنی ہست کہ ہرگاہ کسی را بخدمت تواضع نمودی دل او صید تو گشت و در دام محبت تو مقید شد پس او محکوم تو و تو مخدوم او باشی و او صید تو و تو صیاد او شوی نظم

تواضع میدہد از روشنائی	بسے بیگانگان را آشنائی
تواضع ہر کہ دارد سر فراز ست	بروے او در اقبال باز ست

تواضع آنست کہ کسی مقدار خود را از مقدار دیگری کمتر بیند پس عزت و حرمت خود برطرف نہادہ دیگران را عزیز و محترم سازد و ازین معنی کسی احتناب می نماید کہ شرف ذات و علو قدر او در معرض اشتباہ ماندہ باشد فاما آنکہ فی نفس الامر بزرگ قدر و عالی مرتبہ ہست او از تواضع نترسد زیرا کہ تواضع از بزرگی و جلالت او ہیچ کم نکند بلکہ نباہت (بلندی ۱۲) و شوکت او نزدیک خالق و خلائق مے افزاید بیت

تواضع ز گردن فرازان نکوست	گدا گر تواضع کند خوے اوست

و ازینجا معلوم میشود کہ کبر از خصائص ناقصان و ساقطان[2] ہست و غرض ایشان ازان پوشیدن نقصان خویش است اما بحقیقت قبائح خود را اظاہر میگردانند چہ کبر آدمی را خوار و بمقدار سازد نظم

تا توانے بگرد کبر مگرد	متکبر برے ز کبر نخورد
گر تو بے کبر و بیریا باشے	خاص درگاہ کبریا باشے

و تواضع از ہمہ کس زیبا می نماید و از اہل دولت زیبا تر زیرا کہ پیرایہ بزرگی تواضع ست

[1] سردار قوم کا خادم ہوا کرتا ہے ۱۲ [2] افتادگان ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آورده اند که ابن سماک بمجلس هارون رشید آمد خلیفه از برای او برخاست و تعظیم کرد ابن سماک گفت ای خلیفه تواضع تو در پادشاهی بزرگتر است از پادشاهی تو خلیفه گفت سخنی نیکو گفتی زیادت کن گفت هر که حق تعالی او را مال و جمال و بزرگی دهد و از مال با بندگان خدا مواسا و احسان کند و در جمال خود پارسائی ورزد و در بزرگی خود تواضع نماید حق تعالی او را از مخلصان خود گرداند هارون رشید این سخنان را پسندیده دوات و قلم طلبید و بدست خود این سخنان را بنوشت و این نوشتن نیز علامت تواضع خلیفه بود مثنوی

زیرکان آزموده اند بسے	بر تواضع زیان نکرد کسے
از تواضع بلند گردد نام	وز تواضع رسیده اند بکام
متواضع بزرگوار بود	مظهر لطف کردگار بود

و تواضع و احترام در بارهٔ اشراف انام چون سادات عظام و علمای اعلام و مشائخ کرام اقتبال تمام وارد و موجب ارتفاع لوای دولت متواضع باشد امام محمد حسن شیبانی رح نزدیک رشید آمد رشید او را تعظیم بسیار کرد چنانچه بر پای خاست و او را بجای خود بنشاند و چون برخاست چند قدم برسم مشایعت با وی برفت یکی از جملهٔ خواص او گفت که با چنین تواضعی که خلیفه نمود مهابت خلافت نمی ماند رشید جواب داد که آن مهابتی که به تواضع زائل شود نابودن آن اولی تر و قدری که باحترام بزرگان بکاهد کاسته و شده بهتر بیت

قدری که بتعظیم کسان کاسته گردد	مردی بجهان قدر کسی آراسته گردد

آورده اند که اسمعیل سامانی پادشاه خراسان و سلطانی بس با سامان بود و روزی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بحالمی ابو عیسی نزد وی آمد سلطان او را تعظیم بسیار نمود و چون میرفت هفت گام از عقب وی
برفت شبانه حضرت رسالت پناه را صلی الله علیه وسلم در واقعه دید که با او میگوید که ای
(یعنی در خواب دید ۱۲)
اسمعیل چون تو یکی از علمای امت مرا عزیز داشتی من از حضرت حق سبحانه در خواستم
تا ترا در هر دو جهان عزیز دارد و تو هفت قدم در عقب وی رفتی دعا کردم تا هفت تن
از نسل تو پادشاهی کنند و هر دو دعا در باره تو مستجاب شد و یکی از علامات تواضع
میل کردن است بصحبت صلحا و علمای دین و درویشان صاحب یقین نه جماعتی که
خود را بصورت علمای ربانی و مشایخ حقانی بخلق نمایند و بطمع حطام فانی سخنان
حق را بزیور خوشامد بیارایند بلکه بصحبت کسی باید رفت که کلاه او از صحبت مردم بلند شد
(والا بکرامت)
و بکسی اعتماد باید کرد که بخواهای کسی او را اعتقاد کند آورده اند که چون عبدالله طاهر
بحکومت خراسان آمده در نیشاپور نزول فرمود اعیان و اشراف بسلام وی
آمدند بعد از یک هفته پرسید که هیچکس مانده است درین شهر که بسلام ما نیامده باشد
و مارا ندیده گفتند هرکه درین شهر اسمی و رسمی داشته شمارا پرسیده و بمجلس شما
رسیده الا دو درویش که هر یک از ایشان در گوشه نشسته اند و دیده از مشاهدهٔ
این و آن بر بسته و از غوغای خلق باز رسته اند و بذکر حق پیوسته مثنوی

معتکفان حرم کبریا (اعتکاف کننده ۱۲)	شسته ز دل صورت کبر و ریا
دیده نه و کون و مکان در نظر	بال نه و هر دو جهان زیر پر
ملک نه و نوبت شاهی زده	تخت در ایوان ابدی زده

عبدالله پرسید که این دو تن کیانند گفتند احمد حرب و محمد اسلم طوسی که علمای

یعنی اندک از مال دنیای دون ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ربانی اند و بدرگاه سلاطین و امرا تردد نمی نمایند گفت اگر ایشان بسلام ما نیامدند
ما بسلام ایشان رویم پس سوار شد و نزدیک احمد حرب رفت یکی دویده رسید و
گفت که اینک عبد الله طاهر می آید احمد را مجال فرار نشد عبد الله پیاده شد و بخانهٔ او
درون رفت احمد بر پای خاست و مدتی سر در پیش افگنده بایستاد عبد الله نیز بر
پای ایستاده بود بعده احمد سر بر آورده در وی نگریست و گفت ای پسر طاهر شنیده بودم
که مرد نکو روی و خوش منظری و حالی که من می نگرم ازان خوبتر است که می گفتند اکنون این روی
نیکو را بنافرمانی خدا زشت مگردان و چنین رخساره را هیمهٔ آتش دوزخ مساز این
بگفت و روی بقبله آورد و بنماز در پیوست عبد الله گریان گریان از خانهٔ او بیرون آمد
و نزدیک محمد اسلم رفت محمد او را بار نداد هر چند که جهد کرد سود نداشت گفتند صبر باید کرد
تا روز آدینه که وی از خانه بیرون می آید بنماز میرود شاید که ملاقات واقع شود
عبد الله برفت و چون روز آدینه رسید بیامد و بر سر کوچه که نزدیک خانه او بود بایستاد
شیخ بنماز بیرون آمد و میخواست که بمسجد برود دید که سواران بر سر راه ایستاده اند همانجا
که بود توقف نمود عبد الله از مرکب فرود آمد و پیش محمد اسلم آمد و سلام کرد محمد اسلم پرسید
که چه کسی و چه کار داری گفت عبد الله طاهرم و بزیارت تو آمده ام شیخ گفت حاشا
ترا با من چه کار و مرا با تو چه گفتار پس روی بدیوار آورد و در وی نگاه نکرد عبد الله
پیش آمد و روی بر خاک قدم او نهاد و مناجات کرد که الهی این مرد برای رضای تو
مرا که بنده بدم دشمن میدارد و من برضای تو او را که بندهٔ نیک است دوست
میدارم بحرمت آن دشمنی و این دوستی که برای تست این بد را در کار آن نیک کنی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

هاتفی آواز داد که سر بردار که گناه ترا در کار طاعت او کردم نظم

اگرچه ما بدان روزگاریم	ولیکن نیکوان را دوست داریم
چه باشد گر بدان را در قیامت	به نیکان بخشد از راه کرامت

آورده اند که یکی از ملوک بدیدن درویشی رفت آن درویش فی الحال سجده بجای آورد وزیر شاه پرسید که این چه سجده بود گفت سجدهٔ شکر دیگر باره پرسید که برای چه شکر کردی گفت خدای را سپاس کردم برای آنکه سلطان را نزد من آورد و مرا پیش سلطان نبرد که آمدن شاهان نزد درویشان عبادت است و رفتن درویشان بدرگاه شاهان معصیت پس چون سلطان را طاعتی حاصل شد و معصیتی از من صادر نگشت محل شکرگزاری و سپاسداری باشد مثنوی

اگر دم زد درویش پرسی زنی	ز رفعت قدم فوق کرسی زنی
کسی کاستعانت بدرویش برد	اگر بر فریدون زد از پیش برد

باب بیست و سوم در امانت و دیانت

علمای دین و عرفای[۱] صاحب یقین چنین گفته اند که امانت رکنی اعظم است از خصال حمیده و دیانت اصلی محکم از اخلاق پسندیده و بنیاد ایمان بامانت تمام گردد چنانکه فرموده اند لَا اِیْمَانَ[۲] لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ قاعدهٔ شرع بحفظ قواعد دیانت نظام پذیرد مثنوی

شرع که بنیاد صیانت (حفاظت ۱۲) نهاد	قاعدهٔ دین بدیانت نهاد

۱ شناسندگان ۱۲ ۲ نهین هے ایمان جسکو امانت نهین ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب بیست و دوم

	در دولت ار میل دیانت بود	امانت	از شرر دوزخ امانت بود	

هر کرداری و گفتاری که دران نگری و در هر دیدنی و شنیدنی که اطلاع آن را
تامل کنی حدی با مانت دارد و حدی بخیانت چون کسی دران امانت نگاه ندارد
خیانت کرده باشد و هر چه خدای به بنده داده امانتیست که در آن خیانت روا
نیست مثلاً دیده امانتیست که بدان در آثار قدرت نگرند و گوش امانتیست که بدان
سخن حق استماع کنند و زبان امانتیست که بدان ذکر خدا گویند و دست امانتیست که
بدان نفع بخلق خدا رسانند و علی هذا چون کسی دیده بنظر حرام بگشاید و گوش
بمنابرین ۱۲
استماع اقوال ناشایسته نهد و بزبان بهتان و دروغ گوید و دست بآزار مسلمانان
نالائق ۱۲
بگشاید هر آئینه در امانات آلهی خیانت کرده باشد و نهی ربانی که فرمود یَا اَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ مے نه شنوده باشد مثنوی
اے مومنو خیانت نہ کرو اللہ کی ۱۲

	ای شده ز ایمان و امانت بری		وین تو فارغ ز دیانت گری	
	ترس نداری که فنائیت هست		شرم نداری که خدائیت هست	

و سلاطین را بعد از محافظت این امانتها حفظ امانت دیگر لازم ست یعنی ملاحظهٔ
حال رعایا که ودائع حضرت خالق البرایا اند اگر در محافظت ایشان تقصیرے
خلائق ۱۲ امانتین ۱۲
رود قصوری بارکان امانت راه یابد حکما گفته اند که اگر پادشاهے عاملے ظالم را
بعمل فرستد و مهم رعیت بجباری و ستمگاری حواله کند این هم علامت خیانت ست
جمع عاجز ۱۲
در حق رعیت چه ستمگاره را بر ضعفا و عجزه مستولی ساختن چنان باشد که گویا شبانے
چوپانے ۱۲
گوسپندان بگرگ سپرده نظم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ستمگاره گر گیست باد ار گوی سر ... رعیت همه گوسپندے حقیر
چو بسپردی این گوسپندان بگرگ ... فتادند اندر بلائے بزرگ

و دیگر بلاحظهٔ دیانت لازم ست و دیانت محافظت امانتی ست که میان بنده و خدا باشد و کسی بر آن اطلاع نیابد مگر بعد از اظهار آن و صیانت قانون دیانت موجب سعادت هر دو سرائے بلکه سبب حصول رضائے خدا است بیت

در دیانت کوش تا دنیا و دین گیرد فروغ ... بے دیانت مانده دنیا بر مراد ستند دین

و همیشه مردم متدین (دیانت دار ۱۲) بکرم و معزز باشند و نزد همه کس عزیز و محترم آورده اند که در اول زمان نوشیروان که هنوز رایت عدالت نیفراخته بود و از اشتغال بعیش و عشرت بکار رعیت نپرداخته در همسائگی او مردی بود بکرم مشهور و براعانت مهمانان و مراعات ایشان موصوف و مذکور بیت

باحسانش فقیران شاد گشته ... ز بند احتیاج آزاد گشته

پیوسته خوان انعام بگسترد و خاص و عام را بمهمانی آوردی چون آوازهٔ او بمردمی برآمد و صیت جوانمردی او در افواه (دهنها ۱۲) و السنه (زبانها ۱۲) افتاد نوشیروان بجهت امتحان لباس بازرگانان پوشیده بخانهٔ او رفت و میزبان او را نشناخته چنانچه عادت او بود طریق تکلف نگاهداشته و از دقائق مروت و لوازم ضیافت هیچ نکته فرو نگذاشت و او را در صفه آورد که پنجرهٔ آن در باغ انگوری بود و انگورهائے لطیف بر تاکها رسیده می نمود آنجا صحبت داشتند (برآمده ۱۲) و میزبان چندان تکلف کرد که نوشیروان متعجب (متعجب ۱۲) شد و در آخر مجلس گفت ای خواجه من مردی بازرگانم و بآوازهٔ فتوت و جوانمردی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تو ترا تصدیع دادم آنچه درباره تو از کرم و احسان شنیده بودم مصرع چون بدیدم هزار چندانی ❊ اکنون میروم بر من حکمی فرمای که برای تو چه تحفه فرستم و چه هدیه ترتیب نمایم میزبان گفت ای خواجه مرا بدولت تو همه اسباب مهیاست چون پرده وحشت از میان برخاست و رسم تکلف برطرف شد مرا میل انگور تازه است اگر شما را بباغی برند یا برای شما برسم تبرک بیارند قدری برای من بفرستید نوشیروان گفت در باغ تو انگور بسیار دیدم چرا از آن نمیخوری گفت ای خواجه پادشاه ما مردی ظالم غافل ست که پروای رعیت ندارد انگورهای مردم رسیده و هنوز کسی تعین نکرده تا حزر گیرند و این مردم بی ملاحظه حزر انگور میخورند من محروم جهت آنکه حق او درین باغ هست و هنوز حزر نکرده اند اگر انگور بخورم خیانت کرده باشم و در مذهب من خیانت و بی دیانتی حرام ست چون غوره پدید آید در باغ ببندم و مهر کنم و نگذارم که هیچ آفریده در آنجا رود تا وقتیکه پادشاه عشر خود را بگیرد و آنگه من دست بانگور کنم نوشیروان که این حکایت شنید بگریست و گفت که آن پادشاه ظالم و غافل منم و بسبب دیانت تو از خواب غفلت بیدار شدم بعد از آن طریق عدل پیش گرفت و آن مرد را مقدم تاک ساخت قطعه

از دیانت کارها یابد نظام	وز امانت مرد کامل می شود
بی تکلف از تدین خلق را	دولت دارین حاصل می شود

در اخبار آمده که پسر امیر بلخ روزی تماشا بیرون آمده بود و گذرش بر دیوار بستانی افتاد و نگاه کرد پیری دید زناری بر میان بسته و بیلی در دست گرفته درخت می نشاند

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

امیرزاده گفت اے پیر وقتے کہ از میوۂ آن نخواہی خورد چرا می نشانی پیر گفت دیگران کاشتند ما میخوریم ما نیز مے کاریم تا دیگران بخورند و شاید کہ ما نیز بخوریم امیرزاده جوانی نورسیده و مغرور بود بطلاق سوگند خورد کہ تو از میوۂ این باغ نخواہی خورد این بگفت و بگذشت پیر پرسید کہ این چہ کس بود گفتند پسر امیر بلخ بعد از مدتی امیرزاده بتماشا سوار شده با کوکبۂ خود میراند بباغے رسید بغایت دلکشا و روضۂ دید بسیار خوش ہوا نظم

درختانش ہمہ بالا کشیده	برایشان میوه ہای خوش رسیده
ز بالاے درختان سرافراز	نواخوان گشتہ مرغان خوش آواز

امیرزاده را آن باغ بسیار خوش آمد عنان باز کشید و از مرکب پیاده شد و در باغ در آمد پیری دید نزار بید کہ در آن باغ می گشت چون امیرزاده را دید نشناخت و امیرزاده نیز او را ندانست پیر طبقی از میوہاے چیده و لطیف پیش آورد و امیرزاده آغاز خوردن کرد در اثناے میوه خوردن قدرے بدست پیر داد کہ تو ہم بخور و با ما اتفاق نمای پیر آن میوه را بہ یکے از ملازمان او کہ ایستاده بود بداد و گفت مرا ازین میوه نشاید خوردن امیرزاده پرسید کہ چرا گفت بجہت آنکہ در ان وقت کہ من این درختان را می نشاندم پسر امیر بلخ بدینجا رسید و مرا در نشاندن درخت سرزنش کرد کہ عمری گذرانیدۂ و بلب گور رسیدۂ چہ املی دور و دراز داری کہ درین سن درخت میکاری کہ بعد از چند سال دیگر را میوۂ آن خواہد رسید من سخن او را جواب گفتم و او بطلاق سوگند خورد کہ ما از میوۂ این باغ نخوری من از حرمت آنکہ شاید او زنده و کدخدا باشد میوۂ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب بیست و چهارم

این باغ نمی خدم تا طلاق واقع نشود و من از عهدهٔ دیانت بیرون آمده باشم جوان گفت ای پیر آن امیرزاده منم و آن سوگند من خورده بودم از بهر آن دیانت که وزیری وزارت خود را بتو تفویض کردم و در هیچ مهم بے مشاورت تو شروع نخواهم نمود پیر زمانے سر در پیش افگنده تاملی کرد پس ازان سر برآورد و گفت قبول کردم اما پادشاه مسلمان و وزیر گبر روا نباشد پس زنار ببرید و کلمهٔ شهادت بر زبان راند و ببرکت دیانت بدولت اسلام رسید و مرتبهٔ عالی و منصب بزرگ یافت بیت

گر علو قدر خواهی از دیانت سر متاب	با تو گفتم گفتنے والله اعلم بالصواب

باب بیست و چهارم در وفا بعهد

وفا کار جوانمردان صاحب کمال ست و حسن عهد از خصال بزرگان ستوده حال رخسارهٔ هر عهدی که آرایش از خال وفا یابد مرغ دل هیچکس گردن از رشتهٔ دام محبت او بر نتابد حق سبحانه فرمود که یا ایها الذین آمنوا اوفوا بالعقود[1] یعنی اے مومنان وفا کنید بعهد ها که با یکدیگر می بندید و جاے دیگر میگوید قوله تعالے واوفوا بعهدی اوف بعهدکم[2] یعنی وفا کنید بعهدی که با من بندید تا وفا کنم بعهد شما یعنی جزای خیر در عوض آن بشما دهم و در حدیث آمده که لا دین لمن لا عهد له[3] کمال دین عاری نیست کسی را که رعایت عهد خود نکند بیت

نیست بر مردم صاحب نظر	خدمتے از عهد پسندیده تر

روزی حضرت اسماعیل علی نبینا و علیه السلام با دوستی همراه افتاده با یکدیگر می آمدند آن

[1] اے ایمان والو پورا کرو عهدون کو [2] اور پورے کرو میرے عهد پورے کرونگا مین تمهارے عهد [3] نهین ہے دین جسکو که عهد نهین ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دوست چون بدر خانه خود رسید اسماعیل را گفت من همراهی ترا دوست میدارم وعده کن با من که درین موضع بنشینی تا من درخانه خود در آیم و مهمی دارم آنرا بسازم و فی الحال بیرون آیم اسماعیل با او وعده کرد و آنجا بنشست آنمرد چون بخانه در آمد او را مهمی کلی (یعنی بڑا کام) واقع شده و از وعده خود و اسمعیل فراموش کرده به چاره کار خود مشغول شد و خانه او راهی دیگر هم داشت از انجا بیرون رفت بعد از سه روز بدان جا رسید اسماعیل را دید بر در خانه نشسته گفت ای ثمر شجرهٔ خلت (دوستی) وای پسر پدر ملت اینجا چه نشسته گفت از ان وقت که مرا وعدهٔ اینجا نشانده نشسته ام و دیدهٔ انتظار بر راه معاودت تو نهاده گفت چون من نیامدم تو چرا نرفتی گفت چون با تو وعده کرده بودم روا نداشتم که خلاف کنم و اگر مدتها تو نمی آمدی من اینجا می نشستم و ازاین کوے نمی رفتم لاجرم حق سبحانه در کلام خود او را بدین نوع صفت کرده اِنَّهٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ یعنی او پیغامبر راست وعده و درست عهد بود (البتہ وہ وعدہ کا سچا تھا ۱۲) بیت

از عهدهٔ عهد اگر برون آید مرد	از هرچه گمان بری فزون آید مرد

بعد از انکه وفا بعهد خلق پسندیده است هر آینه بعهده خدا پسندیده تر باشد و در حکایات الصالحین آمده که خواجه غلامی داشت پارسا و خداترس ناگاه این خواجه بیمار شد عهد کرد با خدای که اگر ازین بیماری خلاص شود این غلام آزاد کند حق سبحانه او را شفا داد خواجه دل در غلام بسته بود او را آزاد نکرد و دیگر باره از قضای الهی بیمار شد غلام را گفت برو و طبیب را بیار تا مرا علاج کند غلام بیرون رفت و در آمد خواجه گفت طبیب کو غلام گفت طبیب میگوید که او مخالفت من میکند و بدانچه

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میگوید وفا نمی کند من او را علاج نمیکنم خواجه متنبه شد و گفت ای غلام طبیب را بگوی که از مخالفت باز گشتم و از نقض عهد توبه کردم و بعد ازین مصرع گر سر برود از سر پیمان نروم ٭ غلام گفت ای خواجه طبیب میگوید اگر تو صفت وفا پیش آری ما نیز شربت شفا ارزانی داریم خواجه غلام را آزاد کرد و در حال شفا یافت بیت

اگر بعهد محبت وفا کنی با حق	ز روے لطف و کرامت وفا کند با تو

آورده اند که پادشاهے را مهمی صعب پیش آمد با خود عهد کرد که اگر خدا مهم مرا بخواه من بسازد هر نقدیکه در خزانه دارم بر فقرا و مساکین قسمت نمایم حق سبحانه مهم او را بزودی و خوبی کفایت کرد پادشاه خواست که بعهد خود وفا کند خازن را طلبید و فرمود تا نقود خزانه را حساب کند بعد از حساب مبلغے کلی بر آمد امرا و ارکان دولت گفتند ای ملک این مقدار مال بدرویشان نشاید داد که لشکر بے برگ و نوا مانند پادشاه گفت که من عهده کرده ام که این نقود را باهل استحقاق رسانم ارکان دولت گفتند که علما نیز بر ینند که ملازمان ملوک بحکم وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا از جملهٔ اهل استحقاق اند ملک درین قضیه متحیر شده در غرفه نشسته بود که ناگاه دیوانه در گذر آمد فرمود که آن دیوانه را طلبید تا درین باب با او مشاورت کنیم دیوانه را آواز دادند ملک گفت ای دیوانه من عهدی و شرطے با خدا بسته بودم که چون مهم مرا بسازد هر نقدی که دارم در راه او تصدق کنم این زمان مهم کفایت شد مال و نقد بسیار است امرا باتفاق آن راضی نمیشوند و علما سپاهیان را استحقاق ثابت میکنند تو چه میگوئی دیوانه گفت ای ملک در آن وقت که این عهد کرده بودی که

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مال بدرویشان دہم سپاہیان را در خاطر گذرانده بودی گفت نہ ہمین گدایان و محتاجان را بخاطر گذرانیده بودم گفت پس بدینہاده که در خاطر گذرانیدهٔ یکی از امرا گفت اے دیوانه مال ہیچ یست و سپاہی بے برگ و نوا دیوانه روی از ان کس برتافت و گفت اے ملک تو دیگر بار آن کس که نذر و عهد با او کرده کار داری یا نے اگر دیگر بار با او کار خواهد بود بعهد خود وفا کن و اگر با او کار نداری و محتاج او نخواهی شد هر چه خواهی بکن پادشاه بگریست و فرمود که همه اموال را بر فقرا و مساکین قسمت کنند نظم

چو محتاج خواهی شد آخر بدو	متاب از وفا داری خویش رو
کسانے که فرمان روا گشته اند	بکرم ز حسن وفا گشته اند
وفاداری آئین شاهنشهی ست	غم عهد خوردن ز کار آگهی ست

و حسن عهد از ہیچکس چنان خوب تر نمی نماید که از سلاطین زیرا که سخن ایشان بمسامع همه کس میرسد و احوال ایشان در همه مجامع گفته مے شود و مجموع خلق بر عهد و پیمان ایشان اطلاع مے یابند و چون عهد خود را بپایان نرسانند دوست و دشمن را بر ایشان اعتماد نماند و در وصایای هوشنگ بن سیامک مذکورست که ای فرزند از نقض عهد و خلاف وعده اجتناب کن که شامت آن زود تر میرسد بیت

دست وفا در کمر عهد کن	تا نشوی عهد شکن جهد کن

و ملوک را خود از عهدهٔ عهد سلطنت بیرون آمدن از جمله لوازم ست آورده اند که افراسیاب در تعرف احوال ظالم و تفحص حالات مظلوم مبالغه بسیار میکرد و رنج بیحد میکشید روزے جمعی از ندما گفتند که درین باب مبالغه بسیار مے نمائی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب بلست وچهارم

واز خرمی و تماشا باز می مانی گفت وعدهٔ خود را خلاف نمی توانم کرد گفتند ما از تو هیچ وعده نشنودیم گفت پادشاهی در حد ذات خود وعده ایست وذمهٔ پادشاه لازم است که بدین وعده وفا کند ووفا آنست که داد مظلوم از ظالم بستاند وهر که بدین طریقه نرود خلاف وعده کرده باشد مصرع خلاف وعده نیاید زاهل دین ودیانت ❊ پادشاهی از حکیمی پرسید که مرد را کدام صفت عزیز میگرداند گفت بوعده وفا کردن ویکی از فضایل حسن عهد آنست که بقای جهان بدان باز بسته است زیرا که مدار عالم بر سلطنت ست و مدار سلطنت بر لشکر و ملوک عالم خزائن خود را بر حشم ولشکر بدان امید مصرف میکنند که بهنگام خروج دشمن وفا نمایند اگر رسم وفا برافتد بر هیچکس از سپاهیان اعتماد نماند وارکان ملک خلل پذیر شود ودیگر در سودا و معامله و زراعات وتجارات بسے عقود وعهود واقع ست که اگر بوفا نرسد نسق ونظام جهان محو ونابود گردد پس از طریق وفا روے برنباید تافت وبصحبت وفاداران باید شتافت مثنوی

میل کسے کن که وفایت کند	جان هدف تیر بلایت کند
بهر چنین دوست که جانے بود	دوستی جان زگرانے بود
جان که از و به جهان یار نیست	هیچ نیرزد چو وفادار نیست
یار توان یافت بگیتی بسے	لیک وفادار نیابی کسے
صحبت آن کن که بصدق وصفاست	دامن او گیر کز اهل وفاست

در تاریخ ولایت خراسان مذکورست که دران وقت که یعقوب لیث به نیشاپور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رسید محمد طاهر حاکم نیشاپور بود با او باغی شد و آن شهر را محاصر کرد ارکان دولت محمد طاهر همه بہ پنہانی کتابتہا بہ یعقوب فرستادند و در اظہار خلوص و ہوا داری مبالغہا نمودند مگر ابراهیم حاجب کہ او هیچ کتابتی نکرد و کسی نفرستاده چون یعقوب نیشاپور را بگرفت و رعایا و حشم را در ضبط ایالت خود در آورد ابراهیم حاجب را طلبید و گفت چگونہ بود کہ همہ یاران تو بما کتابتہا فرستادند و تو با ایشان موافقت نکردی ابراهیم گفت ای ملک مرا با تو سابقۂ معرفتے نبود کہ تجدید آن عهد کردمی و از محمد طاهر نیز شکایتے نداشتم کہ طریق مخالفت او سپردمے و از خود رخصت آن نیافتم کہ حق انعام و پرورش او را بہ شکستن عهد و پیمان برطرف نهادمی فرد

من نہ آنم کہ سر از خط وفا بر دارم	گرچہ سازند جدا چون قلمم بند ز بند

یعقوب گفت تو لائق آنے کہ ترا تربیت کنند و مستحق آنکہ مہم ترا تمشیت دهند بیت

آفرین باد بر وفاداران	نفرین باد بر جفاکاران

پس او را از جملۂ آن مردمان بقبول و اقبال اختصاص داد و آنہا را کہ بنفاق جانب ولی خود را فروگذاشتہ بودند بانواع عقوبات و تعذیبات در عرصۂ تلف کرد قطعہ

کسے کہ حق نشناسد از و امید مبر	کسے کہ نیست وفایش بد و مکن پیوند
ز حسن عهد بعالم اگر علم گردے	لوائے رفعت او بگذرد ز چرخ بلند

باب بیست و پنجم در صدق

صدق و راست گوئی و راستکاری سبب ایمنی و رستگاریست قطعہ

راستان رستہ اند روز شمار	جهد کن تا از ان شمار شوی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اندرین رشته راستکاری کن	تا دران رشته رستگار شوی

بزرگان گفته اند که عرصهٔ سخن ازان فراخ ترست که گوینده را پاے بیان در سنگ خلاف آید و تا گل صدق در چمن سخن بربر خورداری میدهد نفس ناطقه را دستهٔ خار دروغ بربستن نشاید قطعه

زبان پاک را حیف ست بسیار	که از لوث دروغ آلوده سازی
اگر پا بر نداری از ره صدق	سر از گردون گردان برفرازی

یکی از بزرگان دین فرموده که اگر بر تقدیری که دروغ گفتن خوف عقاب و در راستی امید ثواب نبودی بایستی که عاقل از دروغ احتراز نمودی و بجانب راستی میل کردی ازانکه دروغ مرد را خوار و بے اعتبار و بیمقدار گرداند بیت

از کجی افتے بکم و کاستی	از همه غم رستی اگر راستی

آورده اند که مستنصر شد خلیفه در وصیت نامهٔ پسر خود نوشته بود که اگر خواهی که مردم از تو بترسند دروغ مگوی که مرد دروغگوے بی مهابت بود اگرچه هزار شمشیر برای محافظت او گرد او باشد یعنی اگر هزار تیغ برهنه در کوکبهٔ دولت کسے مے برند و شمشیر زبانش جوهر صدق نداشته باشد در نظر مردم هیچ شکوهے نیارد مثنوی

تو در کار خود راستی بر بکار	که هم رسته گردی و هم رستگار
بود گرچه مردم بسے کج خرام	باآخر شود راستان را غلام
اگر چند باشد کمان سخت گیر	باآخر تواضع کند پیش تیر

آورده اند که حجاج ظالم جمعے را سیاست میکرد چون نوبت به یکے از ایشان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رسید گفت ای امیر مرا مکش که بر تو حقی ثابت کرده ام گفت ترا بر من چه حق ست گفت فلان دشمن تو ترا وقیعت میکرد و به نسبت تو سخنان فحش میگفت من او را منع کردم واز دشنام تو باز داشتم حجاج گفت برین معنی گواهے داری گفت دارم و باسیرے دیگر اشارت کرد که او دران مجمع بود آن کس گفت آرے راست میگوید و من شنودم که او آن کس را از شنعت و غیبت تو منع میکرد حجاج گفت تو چرا با او مشارکت نکردی و موافقت ننمودی در منع دشمن من گفت من ترا دشمن میداشتم بر من لازم نبود که طرف تو رعایت کردمی حجاج فرمود تا هر دو را آزاد کردند یکے را بسبب حق وی و یکے را بجهت صدق وے و این مثل در میان مردم پیدا شد که اِن کَانَ الکِذبُ یُنجی فالصِّدقُ اَنجیٰ[له] اگر دروغ کسی را میرهاند راست رهاننده تر ست

نظم راستی آنجا که علم بر زند	یاری حق دست بهم بر زند
راستی خویش نهان کس نکرد	بر سخن راست زیان کس نکرد
راستی آور که شوی رستگار	راستی از تو ظفر از کردگار
چون سخن راستی آری بجاے	ناصر گفتار تو باشد خداے

وچنانچه کذب آبرو را می برد مزاح و هزل و طیبت[تمسخر ۱۲] و لهو و لعب نیز مسقط عرض[آبرو ۱۲] ست خصوصاً از ارباب اختیار که بمزاح[خوش طبعی ۱۲] کردن ملازمان ایشان دلیر[کھیل کود ۱۲] میشوند و را وقعی در دل ایشان نمی ماند و یمکن[ممکن ۱۲] که چون باکسے مزاح کنند کینه در دل گیرد و بمرور[گذرنا ۱۲] زمان در صدد انتقام آید و ازان صورت فتنها زاید و در روشنائی نامه مذکور ست

نظم مکن فحش و دروغ و هزل[ہمیشہ ۱۲] پیشه	مزن بر پاے خود زنهار تیشه

[له] اگر جھوٹ نجات دینے والا ہے تو سچ بطریق اولیٰ نجات دینے والا ہے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

که گر شاهی برد منزل آبروی ویست	وگر ماهی کند چون خاک کویست

دیگر غیبت کردن از ذوی الاقتدار مناسب نمی نماید چه ایشان را قدرت آنست که بمواجهه هر که خواهند و هر چه خواهند بگویند پس خود را در حساب اهل غیبت نباید داشت و ملازمان را هم از غیبت دیگران منع باید کردن که شآمت غیبت بسیار مضرت آن در دنیا و آخرت بیشمارست نظم

غیبت کس تا بتوانی مگوی	زانکه ز غیبت برود آبروی
گوش منه بر لب غیبت گران	تا تو هم انباز نباشی در آن

باب بیست و ششم در انجاح حاجات

هر که خواهد که حاجتهای او نزد خدای تعالی روا شود باید که بدانچه تواند حاجات خلق بر آرد و در حدیث آمده حق سبحانه تعالی یاری میدهد بنده خود را مادام که یاری میدهد بندگان او را بیت

اگر توقع بخشایش خدا داری	ز روی لطف و کرم بر شکستگان بخشای

در اخبار وارد است که هر که انعام ربانی روی بوی آورد و افضال سبحانی در حق او بسیار شود کثرت احتمال مؤنات محتاجان و ادای حقوق فرماندگان بروی لازم بود زیرا که وجوب سد فاقه اهل احتیاج بر قدر نعمت است هر چند نعمت اهل اختیار و اقتدار بیشتر باشد انجاح مرادات فقرا و روا کردن حاجات ضعفا بیشتر باید پس صاحب سعادتی که دولت سلطنت بدو ارزانی داشته باشند و لوای عظمت او را در عرصه جهانداری و کامگاری برافراشته باید که مؤنت خلق را بر ذمه خود لازم و واجب داند و در حالت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قدرت قضای حاجت محتاجان را غنیمت شمرد و صورت مطلوب و چهرهٔ مقصود هیچ مستحق را در نقاب تعویق و حجاب توقف روا ندارد و چون گل اقبال در باغ دولت شگفت می باید که شگوفهٔ مراد در چمن مملکت بر شاخسار ابهت جلوه گر بیند بر آوردن مرادات درماندگان را غنیمت بزرگ شمرد و رواکردن حاجات محرومان و بیچارگان را دست آویز شگرف شناسد قطعه

امید خلق رواکن بمکرمت که تو نیز	مقرر ست که با خود امیدها داری
بده مراد فقیران بلطف تا بدهد	مرادها که تو از حضرت خدا داری

و در حدیث آمده که شادی بدل مومنان رسانیدن برابر عمل آدمیان و پریان است چنانچه فرموده خلیٰ السرور فی قلب المومن فلہٗ یوازی عمل الثقلین پس شرط سلطنت آن باشد که پیوسته منتظر حاجات محتاجان بود و دل ایشان برواکردن حاجات شان شاد سازد تا ثوابی بدین عظمت از وی فوت نشود سکندر ذوالقرنین روزی تا شب در مجلس حکومت نشسته بود و هیچکس بعرض حاجتی نکرد چون وقت برخاستن شد ندمای خود را گفت که من امروز از حساب عمر نه شمارم یکی از ندما گفت روزی که در صحت و فراغت گذرد و در سلامت و کرامت بشب رسد امور بر نهج مرام و مهمات بمراد و کام فراغت خاطر میسر و محصل باشد و خزانه معمور و سپاه مکمل اگر ملک این روز را از عمر حساب نکند پس کدام روز را در شمار عمر توان آورد گفت روزی که از پادشاه راحتی بمظلومی نرسد و حاجت محرومی روا نگردد چگونه آن روز را از عمر توان شمرد قطعه

ز عمر آن قدر بیش ناید بکار	که در نفع خلق خدا بگذرد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وزان زندگانی چه حاصل بود	که در کار نفس و هوا بگذرد

آورده اند که پادشاه چین باز اسکندر پرسید که لذت سلطنت در چه چیز یافتی گفت در سه چیز اول دشمنان را منکوب و مغلوب ساختن دوم دوستان و هواداران را سر بر افراختن سوم حاجت محتاجان را روا کردن و بنواختن ایشان را و غیر ازین هر لذتے که باشد هیچ اعتبارے ندارد نظم

همین بس زشاهی و فرماندهی	که از دشمنان ملک سازد تهی
دوم دوستان را بود دلنواز	رعایاے خود را شود کارساز
سوم حاجت مرد امیدوار	برآرد نگردد اندش شرمسار
از ایشان کسی گوی دولت ربود	که در بند آسایش خلق بود

باب بیست و هفتم در تانی و تامل

بحکم این خبر که التأنی من الرحمٰن والعجلة من الشیطان نسبت تانی و تامل فرمودن در کارها بحضرت رحمٰن ست و انتساب تعجیل کردن و شتابکاری نمودن در امور بشیطان تانی همه کارها بیاراید و بسبب تعجیل بسی مهمات بزیان آید هر مهمی که بتامل و آهستگی دران شروع نمایند غالب آنست که بر حسب دلخواه سرانجام یابد و هر کارے که بگرمی و سبکساری در و خوض کنند اکثر آنست که بمراد از پیش نرود و شاید که سبب وبال عقبی و خجالت دنیا شود نظم

با آهستگی کار عالم برآر	که در کار گرمے نیاید بکار
چراغ ار بگرمے نیفروختے	نه خود را نه پروانه را سوختے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شکیب آورد بندگان را کلید	شکیبنده را کس پشیمان ندید

آورده اند که پرویز پسر خود را وصیت میکرد که چنانچه تو بر رعیت حاکمی عقل نیز بر تو حاکم ست چون رعایا را بفرمان داری خود میفرمائی تو هم از فرمان عقل بیرون مرو و در هر کاری که پیش آید دران تامل فرمای و با حاکم عقل مشورت نمای خصوصاً در مهمی که ازان ضرری بنفس مردمان یا تلفی بمال ایشان میرسد نظم

بی تامل مباش در همه حال	بگذر از طریق استعجال
هر که وارد تانی اندر کار	بر مرادات دل رسد ناچار

در وصایای هوشنگ مذکور ست که در تمشیت امور سیاسی و بر مقتضای لیس من العدل سرعة العذل شتاب زدگی نباید نمود و هنگام سورت خشم و حدت غضب زمام اختیار بدست نفس نباید داد و از سر فکر نظر بر پایان کار باید انداخت مبادا که بعد از وقوع مهم پشیمانی روی نماید و دران حال از ندامت هیچ فائده حاصل نیاید نظم

(سیاست والے ۱۲ — تیزی ۱۲ — مهار ۱۲ — انجام ۱۲)

نہیں ہے عدل سے جلدی ۱۲

مکن در امور سیاسی شتاب	زراه تانی عنان بر متاب
که صد خون بیکدم توان ریختن	ولی کشته نتوان بر انگیختن

سبکساری همچو تیر یست که چون از کمان رفت باز نتوان آورد و آهستگی چون شمشیر یست در دست اگر خواهد کار فرماید و گر نه هیچ ضرر نکند و در هیچ وقتی خفت بر مزاج اهل حکومت غلبه نکند چنانچه از وقت غضب پس لازم بود دران زمان عنان حکم باز کشیدن و صورت عاقبت آن مهم را در آئینهٔ فکرت دیدن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آورده اندکه اردشیر بابک که از سلاطین روزگار و پادشاهان کامگار بود بفرمود تا بر سه رقعه سه خط نوشتند و به یکی از غلامان خاصهٔ خود سپرد و گفت که چون در مجلس حکم نشانهٔ تغیر مزاج بر ناصیهٔ من ظاهر گردد و اثر خشم و غضب در چشم و روی من پدید آید پیش از انکه حکم کنم یک رقعه بر من عرضه کن و اگر بینی که آتش خشم فرو ننشست متعاقب آن رقعهٔ دوم را بمدد فرست و اگر احتیاج افتد رقعهٔ سوم را بنظر من در آر مضمون رقعهٔ اول این بود که تامل کن و عنان ارادت در قبضهٔ نفس اماره منه که تو مخلوقی و عاجزی و خالق تو قوی هست که ترا از عدم بوجود آورده و فحوای رقعهٔ دوم اینکه تانی پیش آر و بزیردستان که ودیعت حضرت پروردگارند بشتاب کار معامله مکن و بر ایشان که مغلوب تواند رحم کن تا آنکه بر تو غالب هست بمکافات آن بر تو رحمت کند و بر رقعهٔ سوم نوشته بود که درین حکم که خواهی کرد از شرع تجاوز مکن و از انصاف درمگذر مثنوی

توسن خود تند مساز آنچنان	کس نتوان باز کشیدن عنان
حکم چنان کن که زروی نسق	راست بود حکم تو با حکم حق

و در تواریخ مسطور است که چون احمد سامانی وفات یافت پسر او نصر هشت ساله بود ارکان دولت سامانیه او را بر تخت نشاندند و خود از روی عدالت حکم میراندند تا آن پسر بسر حد رشد رسید آغاز فرمانهی کرد و مملکت پدر را در حیز ضبط آورد و انواع فضائل و اصناف مناقب او را حاصل بود اما از روی حداثت سن و عدم تجربه و غرور سلطنت زود در خشم شدی و بے تامل حکم کردی و بگناه اندک

عقوبت بسیار فرمودی روزی وزیر خود را پرسید در ظاهر من هیچ عیب مے بینی تا
بتدارک آن مشغول شوم وزیر گفت بحمد الله که ذات عالی آراسته است بانواع
معالی ای شاهزاده مائده هر فائده برای خاص و عام نهادهٔ وصلای کرم و مروت
در دادهٔ و نعمتهای لطیف و اناهای ظریف مهیا شده اما بر سر این خوان[125] نمک کمترست
و بی نمک هیچ طعامی مزه ندارد نصر پرسید که نمک این خوان چه تواند بود وزیر گفت
نمک خوان حکومت تانّی و بردباریست وانچه این خوان را بغارت دهد خشم و
سبکساری بود امیر نصر گفت دانستم و مرا هم معلوم بود که این عیب دارم اما چون عادت
شده و طبیعت برین خوی گرفته چه تدبیر توان کرد وزیر فرمود که تو در نفس خود باید که
بوقت حکم متامل باشی و شتاب کاری ننمائی و در خدمت تو بزرگان پاکیزه اخلاق
باشند که در وقت استیلاے غضب بر تو شفاعت توانند کرد تا این کار بقرار باز آید
امیر بزرگانے را که اهلیت منادمت[12] داشتند طلبیده و بشرف تقرب معزز ساخت
و فرمود که هر کس را من سیاست فرمایم آن حکم را تا سه روز در توقف دارید سه روز
بمن عرضه کنید و هر کرا بعقوبت حکم کنم از صد چوب کمتر بزنید و ندما را گفت شما
گناهگارانے را که مستحق عفو باشند بوجه حسن شفاعت کنید چون امور حکومت برین
جمله تمهید پذیرفت باندک زمانے دیدبۀ عدالت و طنطنۀ ایالت او در اطراف
جهان منتشر گشت مثنوی

تو شاهی چو شاهین مشو تیز پر عنان کش و دان اسپ اندیشه را	با هستگی کوش چون شیر نر که در ره خطرهاست این بیشه را

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بکاری که غم را دهی بستگی | شتا بندگی کن به آهستگی

باب بیست و هشتم در مشاورت و تدبیر

حضرت حق سبحانه حبیب خود را صلے اللہ علیہ وسلم فرموده وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ یعنی مشاورت کن با اصحاب خود در هر کاری که واقع شود بزرگان گفته اند که حضرت پیغامبر صلے اللہ علیہ وسلم با آنکه از همه خلق داناتر بود و بوحی الٰهی استظهار کلی داشت حق تعالیٰ او را بمشاورت امر فرموده تا درمیان امت سنتی شود بعد از وی چه در مشاورت فوائد بسیارست یکی آنکه کارها را بصلاح و سداد نزدیک گرداند و دیگر آنکه کسی که بے مشاورت کاری کند اگر نیکو نیاید زبان طعن برو بکشایند و اگر از مشورت آن کار را هیچ فائده و نتیجه نباشد باری او را معذور دارند و دیگر آنکه ذهن شخصی واحد با طراف و جوانب مهم احاطه نمیتواند کرد و چون جمعی باشند و ذهنها بر گمارند هر یک را چیزے بخاطر رسد و رائے که صواب باشد بر همه ظاهر گردد پس بر اهل اختیار لازم ست که بر مقتضائے لَا صَوَابَ مَعَ تَرْکِ الْمَشْوَرَةِ در هر کارے که پیش آید و در مهمے که روے نماید بے مشورت عقلا شروع نکنند و مشورت را در حل مشکلات حاکم عادل و ممیز شناسد و یقین داند که تدبیر چندین عقل از تدبیر یک عقل صائب تر و پرفائده تر خواهد بود مثنوی

در مشورت را چرا لبستهٔ | مگر مذهب عقل را جاحدی
نه ارباب حکمت چنین گفته اند | که رائے ان خیر من الواحد

---

۱ اور مشوره کر دکسنے کام مین ۱۲ ۲ درستی و آراستگی ۱۲ ۳ نہین ٹھیک بات ساتھ مشوره چھوڑنے کے ۱۲ ۴ تمیز کرنے والا ۱۲ ۵ دو رائین بہتر ہین ایک سے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وچون در حدوث واقعات ووقوع حادثات از مشاورت گزیر نیست باید که مشاورت با اهل حکمت واصحاب تجربه ومردم دور اندیش وپیران عاقبت بین واقع شود که تدبیر این طایفه صائب ست وتتبع تدبیر صائب کردن واجب بهرام گور پسر خود را وصیت کرد که در امور ملک مشاورت (پیروی ۱۲) کن با خردمندان که تدبیر باصواب چون صیدیست بدست یک کس نیاید واگر جمعی باشند از دست ایشان بیرون نرود وهر حادثه صعب (سخت ۱۲) که پیش آید تا بتدبیر از پیش توان برد وبچیزی دیگر میل مکن که انچه بتدبیر میسر شود بشمشیر وتیر تیسیر (آسانی ۱۲) پذیر نباشد فرد

کارها راست کند عاقل کامل بسخن	که بصد لشکر جرار میسر نشود

آورده اند که سلطان روم را با عزیز مصر مخالفت افتاد ولشکر کشیده قصد یکدیگر کردند ودر لشکر رومیان کسی بود که هر صورت که حادث شدی عزیز مصر را ازان آگاه کردی وچون اخبار آن همه راست بوده عزیز بروی اعتماد کرده بود واین سخن با قیصر رسانیدند مطلقاً بدان التفات نکرد وبروی آنکس نیاورد وتا مصاف (یعنی لڑائی ۱۲) نزدیک رسید قیصر اورا نخواند وبمهمی در پیش خود مشغول ساخت ودر اثنای آن حال سران لشکر وامرای سپاه خود را طلبید وگفت امرای عزیز وخواص بارگاه او بمن نوشته اند وسوگند خورده که چون صف مصاف راست شود عزیز را دست وگردن بسته پیش من آرند شما دل فارغ دارید وبقوت تمام روی بکار آرید آن مرد چون سخن بشنید متحیر شد چون از مجلس بیرون آمد در حال این معنی را نوشته پیش عزیز فرستاد عزیز چون این حال معلوم کرد بترسید وتوقف کردن مصلحت ندید ومصاف ناکرده روی

ت درمیان ایشان هر امر واقع شدی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بگریزنہاد و قیصر در عقب او لشکر فرستاد و بنہ و اموال ایشان بدست آورد و بدین
یک تدبیر سپاہی را منہزم ساخت قطعہ

ہر کہ بی تدبیر کاری کرد ملک از دست داد	ملک میخواہی بنای کار بر تدبیر نہ
بہر تسخیر ممالک لشکر و خیل و حشم	جملہ در کار اند لیکن زین ہمہ تدبیر بہ

آوردہ اند یکی از ملوک حکیمی را پرسید کہ تدبیر بہتر ست یا شجاعت حکیم جواب داد کہ شجاعت مشابہ تیغ ست و رای بمشابہ دست قوی کہ آن را کار فرماید ہر گاہ دست بی تیغ باشد کاری تواند کرد اما تیغ را اگر دست نباشد ضائع ماند و ہیچ کار نتواند کرد و بزرگان درین باب گفتہ اند الرّای قبل شجاعة الشجعان[1] عزیزی را پرسیدند کہ بہترین رایہا و صائب ترین تدبیرہا کدام ست گفت آنکہ فتنہ را فرو نشاند و بر ملوک لازم ست کہ حسب المقدور در تسکین فتنہ کوشش نمایند چنانچہ ملک ہیاطلہ[2] را واقع شد و صورت حال برین منوال بود کہ دشمن عظیم از خراسان قصد بادشاہ ہیاطلہ کرد او نیز لشکر عظیم ترتیب دادہ روی بدفع او آورد ارکان دولت ملک ملاحظہ عاقبت خود کردہ طریق پیش بینی پیش گرفتہ نامہا بدشمن ملک نوشتند و اخلاص و اختصاص خود ظاہر کردند این معنی دشمن ملک را خوش آمد و ہمہ مکاتیب ایشان در خریطہ کردہ و مہر بران نہادہ در خزانہ سپرد و قضا را وقت مصاف ملک ہیاطلہ غالب آمد و دشمن روی بہزیمت نہاد و خزانہ و یراق او بدست ملک افتاد و آن خریطہ مکاتیب کہ ارکان دولت وی بدشمن نوشتہ بودند در آنجا بدست آمد ملک چون

[1] رائے پیش از دلاوری دلاوران ست ۱۲ [2] ہیاطلہ گروہ از مردم ترک و خلج و اہل طخیرستان ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

معلوم کرد که دران خریطه چیست سر باز نکرد و همچنان مهر کرده بگذاشت و با خود گفت
اگر این مکاتیب را بخوانم بضرورت با رکان دولت خود بدشوم و ایشان که این
حال معلوم کنند از من هراسان گردند و برای دفع ضرر خود قصد من کنند و آتش
فتنه بالا گیرد و تسکین آن بغایت مشکل بود در حال خواص درگاه و مقربان حضرت
خود را بخواند و آن خریطه را بدیشان نمود و گفت این نامهاست که بزرگان لشکر ما
از روی عاقبت اندیشی بخصم ما نوشته اند و او همه را در خریطه جمع کرده و مهر بران نهاده
و حالا هم همان مهر اوست و خدای [قسم ۱۲] را بجز بیاده در گردن من که اگر این خریطه را
سر گشاده باشم و یا خوانده و یا دانسته باشم که درین نامها [اے بندہ ۱۲] چیست و نویسندهٔ هر نامه
کیست بفرمود تا آتش برافروختند و آن مکاتیب را بسوختند چون ارکان دولت آن لطف
مکرمت دیدند همه رو بقرار خود باز آوردند و در متابعت او یکدل شدند و بدین رای
ستوده جمله را مطیع فرمان و رهین [گرو ۱۲] منت خود ساخت مثنوی

بتدبیر کاری توان ساختن	که نتوان بتیغ و سنان ساختن
مکن تکیه بر گنج و تیغ و سپاه	ز فرزانگان رای و تدبیر خواه

و گفته اند که با همه کس از ارکان و اکابر [بڑے ۱۲] و اصاغر [چھوٹے ۱۲] که امین و معتمد باشند مشاورت
باید کرد که خردان را چیزی بخاطر رسد که بزرگان را در ضمیر نگذشته باشد و هیچکس
در مشاورت نیان نکرده حکایت یکی از علمای مرو [نام شہر ۱۲] دختری داشت بغایت
جمیله و جمله معارف [مشہوران ۱۲] شهر در صدد خواستگاری او بودند و آن عالم متحیر بود که او را
بکدام کس بدهد در همسایگی او گبری بود عالم او را طلبیده گفت مراد ختریست و خلقی

لے بلند شود ۱۲ سے [illegible] ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اورا خطبه میکنند و من نمیدانم که اورا بکدام دهم تو درین چه صواب می بینی گبر گفت من مردی ام از اسلام بیگانه چه لائق مشورت شما ام که این سخن از من می پرسید عالم گفت اگرچه تو از دین اسلام بیگانهٔ اما مردی امینی و بزرگان مبالغه کرده اند که با مردم امین مشاورت باید کرد و در حدیث هم آمده اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ[1] حالا هرچه تو خواهی گفت من در پی آن خواهم رفت گبر گفت در تزویج کفاءت[2] شرط است و کفاءت در مذهب مسلمانان بدین و ملت می باشد و در روش ما باصل و نسب و نزدیک اهل روزگار بمال و جاه اکنون تامل فرمای اگر بدین خود پیروی دین اختیار کن اگر بسنت اسلاف عمل میکنی نسب اعتبار نمای و اگر بعادت اهل زمان پیروی مال و جاه طلب کن عالم را این سخن عظیم خوش آمد و گفت دین بر همه غالب است و عالم را غلامی بود مبارک نام بغایت عالم و متدین آن عالم گفت هیچکس را از و دیندار تر نمی بینم دختر را باو عقد نکاح درست و باو سپرد پس از مدتی خداوند تعالی اورا فرزندی داد چون عبدالله مبارک که امام اهل اسلام و زاهد زمانه و عارف یگانه بود و فرد

رو مپیچ از مشورت زیرا که ارباب خرد	مشورت را ایلچی کار اهل دولت گفته اند

پس بر سلاطین لازم است که هر عقده (گره یعنی مشکل ۱۲) که در پیش آید بسر انگشت تدبیر بگشایند و هر خللی که از حوادث ایام بر آید به میمنت مشاورت و معاضدت (قوت ۱۲) رای صائب تدارک و تلافی (تدارک ۱۲) آن نمایند نظم

برای لشکری را بشکنی پشت	بشمشیر از یکی تا صد توان کشت

۱ جس سے مشورہ لیا جاے اُسکو امانت دار ہونا چاہیئے ۱۲ ۲ ہمتائی و ہمجنسی ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مشو مغرور عقل و دانش خویش	بنه آئینهٔ تدبیر در پیش
مدد خواه از خردمندان آگاه	که تا یابی سوی مقصود خود راه

و هم درین باب گفته اند قطعه

کارها بی مشاورت نکنی	تا در آن سود بیکران بینی
هر چه آن بی مشاورت سازی	جز ندم میدان کزان زیان بینی

باب بیست و نهم در حزم و دور اندیشی

حزم اندیشه کردن ست در عاقبت امری موهوم و متخیل و احتراز نمودن بقدر امکان از خلل و زلل و این خصلت ارباب حکم و فرمان را خوبترین خصلت ست و از کلمات افراسیاب ست که هر که زرهٔ حزم در پوشد از تیر کید دشمن امین باشد و حقیقة حزم دور اندیشی و پیش بینی است مرد عاقل چون علامت شر و فساد توهم کند فی الحال بتدارک آن مشغول گردد و جاهل تا در ورطهٔ بلا نیفتد متنبه نگردد مثلاً چون خردمند بیند که کسی سنگ و آهن بر هم میزند تصور کند که آتشی ظاهر خواهد شد در اندیشه تدارک آن افتد و نادان تا در میان آتش نهفته از سوزش آن خبر نیابد مصرع پیش از وقوع واقعه در فکر خویش باش * بزرگی را پرسیدند که حزم چیست فرمود اصل حزم بدگمانی ست چنانچه در حدیث آمده الحزم سوء الظن و حکیم سنائی

فرموده است بیت

بد نفس مباش و بدگمان باش	وز فتنه و مکر در امان باش

و در مثنوی معنوی مذکور ست نظم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حزم آن باشد که ظن بد بری ... تا گریزی و شوی از بد بری

و کسے که برو این صفت غالب شد هر آئنه برائے مواقع حوادث پیش از هجوم نوائب (سختیان ۱۲) از فکر صائب سدی محکم فکر کند و راه آفات را قبل از ظهور وقائع (حالات ۱۲) به رائے روشن در بند و بر مصادقت (دیدار ۱۲) ابنائے روزگار اعتماد نکند و مرافقت و موافقت اخوان زمان را زیاده وقعی (دوستی ۱۲) ننهد و بر مافی الضمیر خود کسے را مجال اطلاع ندهد تا از شرارت (برائی ۱۲) مفسدان و وقیعت (غیبت ۱۲) حاسدان بسلامت بره رباعی

هرکس که امان دین و دنیا طلبید ... آئینهٔ فکر را بزن صیقل حزم

بے بدرقهٔ (همراه ۱۲) حزم بمنزل نرسید ... تا روے مراد اندران بتوان دید

و ابراهیم امام کرت اول که صاحب الدعوة ابو مسلم را بخراسان میفرستاد وصیت آخرش این بود که اگر میخواهی که کلمهٔ دعوتت متمشی (جاری ۱۲) شود و مهم تو بموجب دلخواه پیش رود هر که ترا اشکلی و تهمتی از و بدل رسد در هلاک او سعی نمائے که یکے از حزم سلاطین آنست که بر هر که بدگمان شوند او را از پیش بردارند و درین باب گفته اند فرد

هرکس ز دولت کرانه گیرد ... او را سبک از میانه بردار

در تاریخ سلامی مذکورست که چون اسفار بن شیرویه بر قصد ری بسمنان (نام شهری ۱۲) نزول کرد او را بران داشتند که ابو جعفر سمنانی را هلاک کند ابو جعفر چون این خبر بشنید بتر سید (نام قلعه ۱۲) قلعهٔ محکم داشت بدان قلعه متحصن (قلعه بند ۱۲) شد چون اسفار ولایت رے را بحوزهٔ تسخیر در آورد دیلمی را با سپاه گران بدان قلعه فرستاد هر چند خواستند که آن قلعه را بگیرند میسر نشد آخر دیلمی یکے را واسطه کرد که میان او و ابو جعفر طرح صلح افگند و تاکید صلح و مصلحت دران دیدند

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

که ابوجعفر دیلمی را بقلعه برد و مهمانداری کند ابوجعفر ضیافتی ترتیب کرده دیلمی را طلبید
دیلمی با سران سپاه و دلیران لشکر خود مواضعه کرد که چون با ایشان بقلعه در آید اتفاق کرده
ابوجعفر را بکشند چون دیلمی بدر حصار رسید ابوجعفر حکم کرد که دیلمی تنها بحصار در آید او تنها
در آمد و مردم او بیرون ماندند و ابوجعفر را عارضهٔ نقرس پدید آمده بود و مجال حرکت نداشت
بر غرفه نشسته بود که از دریچه های آن غرفهٔ خندق و صحرا منظر در آمدی دیلمی را آنجا طلبید و
زمانی از هر نوع سخنان گفت دیلمی در اثنای آن حالت ابوجعفر را گفت خلوت کن تا
سری از اسرار مملکت با تو بگویم ابوجعفر فرمود تا جمله خدم از آن غرفه برفتند جز غلامی
خردسال که حوائج ایشان مهیا کردی چون غرفه خلوت شد دیلمی در غرفه را در بست و
خنجر کشیده ابوجعفر را هلاک کرد و آن غلامک از ترس بیخود شده بود و مجال دم زدن
نداشت پس رسن باریک ابریشمین که در ساق موزه داشت بیرون کرد و در موضعی
از آن دریچه ها محکم کرد و از غرفه به لب خندق فرود آمد و شناه کرده از خندق بگذشت و
به لشکرگاه خود آمد اگر ابوجعفر حزم ورزیدی و با او خلوت نکردی خصم را بر خود فرصت
ندادی و در ورطهٔ هلاک نیفتادی و در اخبار و آثار ازین نوع حکایات بسیارست که بواسطهٔ
ترک حزم سر بر باد داده اند و در های فتنه بر خود گشاده و اگر خردمند تامل کند داند که هیچ
حصار محکم تر از حزم و احتیاط نیست و هیچ مهلکه مخوف تر از غفلت و تهاون نه قطعه

بحزم کوش که این ره رهِ پر از خطرست | باحتیاط قدم نه که دور شور و شرست
همین که ابر ببارد چنان تصور کن | که سیل میرسد و خانهٔ تو بر گذرست
مباش غافل و از حزم بر کرانه مشو | که حزم تیر بلای زمانه را سپرست

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کسیکه عاقبت اندیش و دوربین باشد	مقرر ست که از خود همیشه باخبرست
چو باخبر بود از خود نهال دولت او	علی الدوام بباغ مراد بار درست

باب سی ام در شجاعت

شجاعت از امهات فضائل ست و آن قوتیست متوسط میان جُبن (نامردی ۱۲) و تهور و حکم
ان الله یحب الشجاع (اصول ۱۲) (دلیری ۱۲) حق سبحانه مردم شجاع را دوست میدارد و در خبر آمده که تبرک
جوئید بدعای مردم شجاع که ایشان بپروردگار خود گمان نیکو دارند و مردم بددل در
کارزار اعتماد بر گریختن دارند و دلیران در ان ورطه تکیه بر فضل ذو المنن میکنند و
حضرت رسالت صلی الله علیه و علیه و آله و سلم بشجاعت نفس نفیس (صاحب منتها ۱۲) خود اشارت نموده
آنجا که فرموده رزقی تحت ظل رمحی یعنی روزی من در تحت سایهٔ نیزه من ست و درین سخن
تحریص (حرص دلانا ۱۲) ست برارتکاب کارزار و استعمال آلات جنگ در وقت حرب و پیکار قطعه

بشجاعت توان گرفت جهان	هرکه بددل بود چه کار کند
وانکه جرائت نماید اندر کار	خویشتن را بزرگوار کند

خالد ولید که در لشکر اسلام بجرأت تمام معروف و موصوف بود در وقت رحلت
ازین عالم اشک حسرت از دیده می بارید و میگفت واحسرتاه که در چندین صف
مصاف شجاعت نمودم و چندین الم ضرب و طعن (نیزه لگانا ۱۲) را تحمل کردم و حالا بروی فراش
می میرم چنانچه پیرزنان میمیرند چون از اجل چاره نیست باری بایستی که جان
در بهای نیکنامی بدادمی و سعادت شهادت دریافتمی و هم سخن اوست که آنکه

له البته خدا دوست رکھتا ہے دلاور کو ۱۲ ؎ روزی میری نیچے سائے نیزے میرے کے ہے ۱۲

ق

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بدفعل حمایت جان در گریز می بیند خیال کج و تصور باطل ست زیرا که قوت جمعیت و شوکت
جلادت (دلیری۱۲) مردوندان طمع دشمنان را بر میکند و ضعف و ترس و سستی و بددلی خصم را
برین کس دلیر میگرداند و ازین ست که بیشتر بددلان و ترسندگان علف شمشیر میشوند
و دلیران و مبارزان از ورطهٔ تلف بیرون مے آیند نظم

هر که بددل تر بود در کارزار	باشدش جان بیقرار و کارزار
جرأتے کن پیش مردان در نبرد	تا برآید نامت از مردان مرد

یکے از سلاطین در مصاف نعره میزد و امرای سپاه خود را میگفت امروز روز امتحان ست
و معرکهٔ حرب و ضرب کورهٔ مردان ست و از کوره جز زر خالص بسلامت برون نیاید
و آنکه مغشوش باشد در درون (آتشدان۱۲) کوزه سالم نماند فرد

خوش بود گر محک تجربه آید بمیان	تا سیه روی شود هر که دروغش (میل۱۲) باشد

مرد شجاع آنست که نفس را در ارتکاب امور عظام (بزرگ۱۲) حریص گرداند و دل را بر تحمل
شدائد و آلام بجهت ترقی بر مدارج عظمت و احتشام ترغیب نماید تا صیت (آوازه۱۲) صولتش (دبدبه۱۲)
در همه آفاق منتشر گردد و آوازهٔ سطوت (دبدبه۱۲) و شوکتش در اقطار (اطراف۱۲) عالم چون مثل سائر و
دائر شود مثنوی

مرا نام باید که گردد بلند	که از نام گردد کسے ارجمند
بمردی شود ذکر آزاده فاش	چو نام نکو هست گو جان مباش

افراسیاب لشکر خود را امر فرمود که بر مرگ حریص باشید تا زندگانی بیشتر یابید مردان را
آماده شوید تا سرمایهٔ دولت و عزت بدست آرید چه بزرگی در دو چیز بست یا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بنام نیک مردان یا دوست کام زیستن نظم

مرگ در چشم هر که خوار بود — در شجاعت بزرگوار بود
هر که جان را عزیز میدارد — با جهاندار یش چه کار بود

شاہِ مردان مرتضے علی کرم اللہ وجہہ بوقت کارزار خود را بر صف کفار زدی و ہر جا کہ لشکرِ دشمن بیشتر بودی روے بدانجا آوردی و دلیرانہ بمصاف درآمدی و ملاحظہ جان خود نکردی یکے پرسید کہ اے امیر عجب جرأتی مے نمائی و از حفظ احوال خود تغافل میفرمائی امیر گفت بیقین میدانم کہ اگر اجل رسیدہ است[۱] از قدر حذر سود ندارد و اگر حکم فوت و فنا از دیوان قضا صادر نشدہ مرا این جرأت زیان نکند و درین باب فرمودہ اند

اَیَّ یَومَیَّ مِنَ المَوتِ اَفِرّ — یَومَ لَا یُقدَرُ اَم یَومَ قُدِر
یَومَ لَا یُقدَرُ لَا یَاتِی القَضَا — یَومَ قَد قُدِرَ لَا یُغنِی الحَذَر

و ترجمہ این بلغت فارسی این ست

دو روز حذر کردن از مرگ سزا نیست — روزیکہ قضا باشد و روزیکہ قضا نیست
روزیکہ قضا باشد و کوشش نکند سود — روزیکہ قضا نیست در و مرگ روا نیست

حقیقت آنست کہ تا کسے از سر جان برنخیزد در روز مصاف کاریکہ ازان باز توان گفت ازو توقع نتوان کرد فرد

تا تو دل در بند جان داری و جان در بند تن — کی مراد خویش یابی در کنار خویشتن

[۱] اندازۂ خدا ۱۲ [۲] دونوں دنوں میں سے میں کس دن موت سے بھاگوں جس دن مقدر نہیں ہوئی یا جس دن مقدر ہوئی ہے اسلئے کہ جبکہ دن مقدر نہیں ہوئی اُس دن تو آئیگی نہیں۔ اور جس دن مقرر ہوئی ہے اُس دن فرار کام نہ آئیگا ۱۲ مصحح

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آورده اند که وقتی لشکر حبشه بر ولایت یمن مستولی شدند و سیف ذوالیزن بضرورت
جلا گشته پناه با نوشیروان برده از و مدد طلبید نوشیروان بفرمود تا جمعی را از زندان و
عیاران و اهل فتنه که در زندان بودند سلاح داده همراه او ساختند و ایشان هزار و
هشت صد تن بودند پس سیف ذوالیزن با آن مردان در کشتی نشست چون
بساحل رسید از کشتی بیرون آمدند سیف فرمود تا تمام کشتیان بشکستند و مجموع
طعامها را بریختند و گفت ای یاران در مملکت یمن در آمدیم و با دشمنان حرب
میباید کرد حالا شما در میان دو کار افتاده اید نیک تامل کنید که درین اوقات غالب
می باید شد یا کشته می باید گشت بضرورت آن گروه دل از جان برگرفته مردانه بکار
در آمدند و آن مردم اندک بر بسیاری از لشکر حبشه غلبه کردند پس مرد کارزار باید
که ترس را بخود راه ندهد که رستم دستان (نام پدر رستم) گفته است که اگر هزار زخم بر من آید دوست تر
دارم از آنکه بر بستر بیماری همچو پیرزنان بمیرم بدیت

بنام نکو گشته گردم رواست	مرا نام باید که تن مرگ راست

وهر که از سلاطین جرأت و شجاعت بیشتر بوده و در تحمل شدائد پایداری زیاده
نموده زودتر بمنزل مقصود رسیده و چهرهٔ مراد در آئینهٔ عزیمت خویش بموجب دلخواه
دیده آورده اند که چون کار یعقوب لیث بالا گرفت و داعیه (خواهش) کرد که خراسان
بحوزهٔ تصرف و تسخیر وی در آید روزی عزیمت حربی کرده بود و امرای لشکر بر
دربارگاه جمع شده یعقوب سلاح بتمام پوشیده ببام برآمد منجمان ارتفاع گرفتند
و گفتند حالا طالع وقت نحوست دارد و سوار شدن در توقف دارید که هشت ساعت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دیگر ساعت ساعت نیک است وطالع وقت بحسب دلخواه یعقوب همچنان سلاح پوشیده در فصل تابستان بر بالای بام و در آفتاب تا هشت ساعت بایستاد چنانچه ارکان دولت از مصابرت او عجب ماندند چون وقت رسید وطالع مسعود گشت از بام فرود آمد و سوار شد جمعی پرسیدند که موجب ایستادن امیر در آفتاب چه بود گفت من کاری بزرگ در پیش دارم و درین مهم که روی بدان آورده ام نازکی و کاهلی در حصول مقصود خلل عظیم می آرد من نفس خود را امتحان میکردم که در تاب آفتاب با سلاح گران طاقت دارد یا نه اما دیدم که طاقت دارد ازین معلوم شد که حصول مقصود روی خواهد نمود چون یعقوب در طلب دولت تا این غایت جهد نمود رسید بدرجهٔ که رسید قطعه

شاهد ملک ست در عقد کسی کز روی جهد	دست در آغوش با شمشیر و خنجر میکند
آنکه پا را بر سر ناز و تنعم مے نهد	کردگارش در جهان سردار و سرور میکند
پادشاهی در چمن دادند گل را زانکه گل	با وجود نازکی از خار بستر میکند

وهم از یعقوب لیث حکایت کنند که وقتی جمعی از جوانان سیستان نشسته بودند و از ظرائف و لطائف چیزها باز میگفتند یعقوب نیز آنجا بود و هنوز بطلب ملک نپرداخته و رایت مردمی و مردانگی بر نیفراخته یکی گفت لطیف ترین لباسها اطلس ختائیست دیگری فرمود ظریف ترین تاجها طاقیهٔ رومی دیگری ادا نمود که از منازل بوستانهای پر گل و ریحان بهترست دیگری تقریر کرد که از مشروبات خمر صافی موافق ترست دیگری بیان کرد که از سایها سایهٔ بید سازگار ترست دیگری عرض کرد که از نغمات

ظاهر کرد ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ساز ہا آواز عود و ملائم تر ست دیگری فرمود کہ برای ندیمے محافل جوانان خوبصورت زیبا سیرت لائق تر چون نوبت بیعقوب رسید گفتند تو ہم سخن بگوے گفت خوبترین لباسہا زرہ است و بہترین تاجہا خود و خوشترین منزلہا معرکۂ حرب و زیبا ترین شرابہا خون دشمنان و لطیف ترین سایہا سایۂ نیزہ و ظریف ترین آوازہا صہیل (آوازہ ۱۲) اسپان (ست ۱۲) کخیم (پاکھر ۱۲) پوشیدہ و گرامی ترین ندیمان مردان کارے و مبارزان کارزاری

و در اشعار امیر المومنین علی علیہ السلام آمدہ قطعہ

السیف و الخنجر ریحاننا	اُفٍّ علی النرجس و الآس
شرابنا من دم اعدائنا	و کاسنا من جمجمة الرأس

و ترجمۂ این دو بیت بفارسی اینست قطعہ

گل و ریحان ما تیغ ست و خنجر	بکار ما نیاید نرگس و آس
شراب ماست خون دشمن ما	اساس کلۂ او بہترین کاس

پس طالب ملک باید کہ نوک سنان آبدارش چون شب روان (وزد دان) برای جوہر جان نقب در خزانۂ سینۂ دشمن زند و شمشیر زہر بارش مانند سرہنگان عیار پیشہ بقصد گوہر روح سر از درج بدن خصم بر آرد و پادشاہ کہ خود دلیر باشد لشکر او را جرأت بیفزاید و پادشاہ بیدل را دولت عالمگیری میسر نشود و در نصائح الملوک آوردہ اند ہر پیرے کہ او را خرد نیست ہمچون چشمہ ایست کہ آب ندارد و جوانے کہ او را ادب نیست چون بوستانی ست کہ گل ندارد و درویشی کہ او را معرفت (خدا شناسی ۱۲)

لہ تیغ و خنجر ریحان ہمارے ہین اُف ہے نرگس اور آس پر شراب ہماری دشمنون کے خون سے ہے اور پیالہ ہمارا کلہ سر کا ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نیست چون دیده ایست که نور ندارد و عالمی که او را تقوی نیست چون اسپی ست
که لجام ندارد و توانگری که او را احسان نیست چون درختی ست که میوه ندارد و صاحب
جمالی که او را حیا نیست چون طعامی ست که نمک ندارد و سلطانی که او را عدل نیست
چون ابری ست که باران ندارد و عالمگیری که او را شجاعت نیست چون بازرگانی ست
که مایه ندارد آورده اند که یکی از سلاطین عرب را روزی با دشمنی اتفاق محاربت
افتاد و چون هر دو لشکر صف کشید ندا امرای دولت ملک عرب را گفتند ای ملک مهم
حرب از دو بیرون نیست یا نصرت ست یا هزیمت اگر بحکم قضا و قدر شکستی بر لشکر
ما افتد ترا کجا جوئیم گفت که اگر من بگریزم هر که مرا جوید از عنایت آفریدگار محروم باد
لیکن اگر غلبهٔ خصم را باشد مرا در میدان زیر سم اسپان طلبید یعنی غالب میشوم
یا کشته میگردم بیت

یا برآیم بچرخ گردنده	یا شوم زیر پا سر افگنده

آورده اند که دران حرب شمشیر میزد و بر لشکر خصم حمله مے برد تا وقتیکه آفتاب
به نصف النهار رسید و حرارت بر دل مبارزان غلبه کرد و لبها از تشنگی خشک شد
و غبار کارزار بر رخسار ها نشست یکی از خواص غلامان سلطانی عرب با ظرفی
آب بر عقب ملک می تاخت تا نزدیک وی رسید گفت یا ایها الملک تشنه شده
باشی زمانے توقف فرمای تا قدرے آب بیا شامی ملک گفت تیغ آبدار من
از من تشنه تر ست بخدای که تا او از خون دشمن سیراب نشود من تشنگی خود را
تسکین ندهم و بواسطهٔ این عزیمت درست و جرأت تمام و شجاعت کامل حق سبحانه

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اورا بر دشمن ظفر بخشید بیت

کسی را که ایزد کند یاوری | که یارد که با وی کند داوری

اسکندر ذو القرنین پرسیدند که نشان پادشاه [توانند ۱۲] دلیر چیست گفت آنکه [حاکمی ۱۲] نپرسد که دشمن چند ست بلکه تفحص کند که کجاست و هر آئینه چنین سرداری نظم

چو شمشیر هندی بگیرد بدست | بصف اعادی [دشمنان ۱۲] در آرد شکست
بگرز گران و بشمشیر تیز | روان در جهان افگند رستخیز [قیامت ۱۲]

نوشیروان از بزرجمهر پرسید که شجاعت چیست گفت قوت دل گفت چرا قوت دست نمیگوئی گفت اگر دل قوی نیست قوت در دست نمی ماند و من شنوده ام که یکی از مبارزان عرب پیر شده بود و باوجود ضعف پیری قوت دل داشت روزے میخواست که سوار شود دو کس بازوی او گرفتند تا سوار شد ناگاه بے ادبی آغاز طعنه زدن کرد ازین کس چه کار آید که دو کس باید که او را سوار کنند شجاعت او چه خواهد بود پیر چون این سخن او بشنود گفت آرے دو کس باید که او را سوار کنند اما هزار کس باید که او را فرود آرند نوشیروان سخن حکیم را مسلم داشت و فرمود که راست گفتی قوت دست تابع قوت دل ست فرد

آدمی را قوت دست از دل ست | هر که او را دل قوی بازو قوے

در وقتیکه سکندر بعزیمت تسخیر اقالیم عالم سوار میشد ارسطو را طلبید و گفت ای حکیم درین میدان که قدم نهاده ام واین مهم را که پیش گرفته ام هر آئینه مرا دوستان و دشمنان پدید آیند با هر یک از ایشان چگونه معاش [زندگی ۱۲] کنم گفت اے ملک اصل

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آنست که تا ممکن و مقدور باشد دشمن انگیزی نکنی و بر دوستان خواری روا
نداری و اگر دشمنی پیدا شود او را از استمالت و دلنوازی اختصاص دهی تا دوست
شود و دوست را بعزت و حرمت خاص گردانی تا از دوستی برنگردد سکندر فرمود
که زیادت کن حکیم فرمود از کار دشمن غافل نشوی اگرچه اندک باشند و بر لشکر اعتماد
نکنی اگرچه بسیار باشند و تا مهم بسخن نرم و آهسته ساخته تواند شد کلام درشت بر
زبان نرانی و کار تا بتازیانه برآید شمشیر از نیام برنیاری اسکندر فرمود که شاید
کار من با خصم بمحاربت انجامد دران بچه کیفیت عمل توان کرد و بکدام نوع اقدام
توان نمود حکیم گفت که حال حرب از دو بیرون نیست یا تو بحرب کسی میروی یا کسی
بحرب تو می آید اگر تو بحرب کسی قصد کرده ده شرط رعایت باید کرد اول باید که غرض
ازان جنگ جز خیر محض نباشد و طلب دین حق و دفع ظلم و فساد بود دوم توجه باید
نمود بحضرت عزت تعالی شانه و از وی یاوری طلبیدن و در دعای خیر و صدقات
کوشیدن و از اهل قلوب و قبور استمداد همت فرمودن سوم شرائط حزم و سوء ظن بتقدیم
رسانیدن و منهیان و جاسوسان برکار باید کردن و تفحص لشکر خصم و کیفیت احوال
و کمیت رجال ایشان بواجبی نمودن چهارم بالشکری توجه باید کرد که همه یکدل و
یک زبان باشند که اتفاق سپاه با پادشاه موجب فتح و نصرت و سبب ظفر و قوت
است چنانچه گفته اند نظم

کسی را ظفر بر ظفر حاصل ست	که در جملهٔ لشکرش یکدل ست
سپه را که فیروزمندی رسد	زیاران یکدل بلندی رسد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ودموافقت اکابر واتفاق بزرگان خصوصاً اقربا درین باب ضرورست پنجم لشکر
را وعده های نیکو دادن وبنوید های بزرگ مستظهر گردانیدن ونیت باید کرد که آن
مواعید بوفا رسد ششم تا توان بنفس خود مباشر حرب نباید شد که اگر شکستی روی
نماید آن را تدارک توان نمود هفتم در تدبیر کار لشکر کشی وسپاه سالاری کسی را اختیار
باید نمود که بسه صفت آراسته باشد اول شجاع قوی دل بود وبدان شهرت یافته باشد
ونام وآوازه پیدا کرده تا از ان ترس وهراس در دل دشمن افتد دیگر رای صائب و
تدبیر تمام داشته باشد ومداخل ومخارج جنگ را دانسته که جای باشد که رای بجای
شجاعت بکار آید وانواع حیل وخدع بکار باید برد که خدع در حرب مکروه نیست
بلکه مستحسن ست چنانچه در خبر واقع شده الحرب خدعة دیگر ممارست حروب
کرده باشد وصاحب تجارب شده که فوائد تجربه بسیارست شرط هشتم آنست که
چون کسی در اثنای حرب بمبارزت وشجاعت از اقران واکفا ممتاز شود در عطا
وصلت وثنا ومحمدت او باید افزود بلکه دران باب مبالغه باید نمود تا دیگران
را نیز میل هواداری وجان سپاری شود نهم در روز حرب از غفلت دور باید بود
که بسیار بوده که ظفر نزدیک رسیده ویک نفس از جنگ غافل شده اند و
بدان غفلت کار دگرگون شده دهم اگر لشکر خصم شکسته گردد در پی ایشان نباید شتافت
وبزودی کسی در عقب نباید فرستاد که چندین کرت واقع شده که لشکر بازگشته آن
فرستادگان را زده اند وقوت باز یافته معاودت نموده اند ولشکر غالب را مغلوب
ساخته واگر کسی بحرب تو می آید وتو در صدد دفع اوئی از دو چیز بیرون نیست یا ترا طاقت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مقاومت او هست یا نه اگر هست اولی آنست که بهر نوع از انواع تدبیر که ممکن باشد او را از مقام دشمنی بباید گذرانید و اگر این صورت دست ندهد شرائط حرب آنچه مذکور شد رعایت باید فرمود و اگر طاقت مقاومت نیست جاسوسان و دیده بانان برکار باید کرد و در باب محافظت راهها و دربندها [ناکه ۱۲] و استحکام قلعه ها و ذخیره نهادن تقصیر نباید نمود و در طلب صلح بذل اموال و استعمال حیل و مکائد [کیدها ۱۲] ضرورست و اگر دشمن طلب صلح کند از صلح ابا [انکار ۱۲] نباید نمود و اصلا ستیزه [جنگیدن ۱۲] و لجاج پیش نباید گرفت چه لجاج مذموم ست و طالب صلح بآخر مظفر و منصور گردد نظم

ستیزه مکن زانکه با دست تیز	کند باغ انصاف را برگ ریز [خزان ۱۲]
ستیزه بجای رساند سخن	که ویران کند خان و مان کهن
کند عاقل اندر ره صلح سیر	تو این راه میرو که الصلح خیر

سکندر این سخنان را دستور العمل ساخته بنای جنگ و صلح برین نهاد و چون صفت شجاعت مراحل دولت را بهترین صفتیست سخن درین باب بسر حد اطناب [درازی ۱۲] رسید بحمد الله که شاهزاده جوان بخت پر تدبیر نظم

ابو المحسن آن شاه روشن ضمیر	کز و نوجوان گشت دوران پیر
جهاندار شاهی که روز مصاف	فرو ریزد از صولتش کوه قاف
چو در معرکه برکشد تیغ تیز	بکوهه کند کوه را سنگ ریز

بمعاضدت [قوت ۱۲] بازوی کامگار و مساعدت [موافقت ۱۲] بخت بیدار هر طرف که روی رایت ظفر پیکرش متوجه گردد فتح و نصرت دواسپه [یعنی جلدی ۱۲] باستقبال موکب همایون نماینده و بهر جانب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

که مقصد همت بلند و مطمح نظر نهمت ارجمندش باشد اقبال و سعادت بطریق استعجال عزم مرافقت و موافقت حشم عالی فرمایند قطعه

هر کجا عزم جهانگیرش گران سازد رکاب	فتح و نصرت ابدان جانب سبک گردد عنان
رمح دولت پرورش را ملک و ملت در پناه	تیغ نصرت گسترش را دین و دولت در ضمان

و عساکر نصرت مآثرش را بروز کارزار چون آتش حمله گذارند و در میدان جنگ از روی ثبات و درنگ چون کوه البرز ناپایدار مثنوی

یکایک تیغ زن چون نرگس یار	سراسر صف شکن چون زلف دلدار
ولایت گیر چون حسن حبیبان	غبار انگیز چون جور رقیبان
همه چون شعلهای عشق جانسوز	همه چون غمزهٔ دلبر جگردوز
همه چون چشم خوبان فتنه انگیز	همه چون هجر مردانداز و خونریز

حق سبحانه ظل ظلیل عاطفت آنحضرت را بر مفارق ملازمان مخلد و مستدام داراد بمحمد و آله خلص عباده الامجاد

باب سی و یکم در غیرت

غیرت نگاهداشت چیزیست که انسان را صیانت آن لازم باشد و در تدبیر مهمات و تاکید سیاسات سلاطین را ازین صفت چاره نیست هم در امور ملت و هم در مهام مملکت زیرا که غیرت دو نوع ست غیرت دین و غیرت دنیا و رعایت هر دو ضروری ست اما غیرت دین آنست که در تمشیت امر معروف و نهی منکر سعی نماید

ل جای اندازه ۱۲ ۲ سایه دراز ۱۲ ۳ بحرمت خلاصه بندگان بزرگ ۱۲ ۴ اجرا ۱۲ ۵ اچھے کام کے حکم اور برے کام کی ممانعت ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وملازمان حضرت ورعایاے مملکت خود را بطاعت فرماید واز معاصی ومناهی منع کند ودر حدیث آمده که هر که از شما منکری بیند یعنی انچه مخالف شریعت باشد باید که آن را تغییر دهد بدست یعنی بدره یا بشمشیر چنانچه مقتضاے شرع باشد واین مرتبه اهل اختیار واقتدار ست پس اگر بدست نتواند که دفع کند بزبان منع فرماید اوّل به نصیحت واگر منزجر نشود بعنف وسختی سخن گوید واین مرتبه اهل علم وارباب زهد وورع ست واگر بزبان منع میسر نشود بدل آن را دشمن دارد واین مرتبه ضعیفانست از عوام الناس وبعضے از علما تتمهٔ این حدیث برین وجه آورده انّما لیس وراء ذٰلک الاسلامُ یعنی هر که در منع کردن بدست وزبان عاجز گردد وبدل آنرا دشمن ندارد آن کس را از مسلمانی نصیبے نیست قطعه

نهی منکر بدست باید کرد	ور میسر نباشد این کار
بزبان منع کن وگر نتوان	در دل خویش می کنش انکار

وهر سلطانی که در اقامت حدود شرع واجرای احکام دین کوشد نائب حق ظل الله باشد وچون پادشاه را بواسطهٔ کثرت مهمات ملکی بجزئیات این امر رسیدن متعذر ست هر آئنه محتسبان در مملکت خود نصب باید کرد ومحتسب باید که در اسلام صلب بود ودر حمیت دین پروری غالب باشد وبصفت عفت وپرهیزگاری وامانت وراستی وکم طمعی آراسته بود وهر چه کند برائے تقویت دین کند واز غرض وریا دور از دواعے نفس وهوا برطرف باشد تا قول او در دلها تاثیر کند فرد

سخن که آن ز غرض پاک وز طمع خالیست	اگر بسنگ بگوئی دران اثر دارد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آورده اند که شیخ ابو الحسن نوری قدس سره عادتی داشت که هرگاه منکری دیدی ازان منع کردی واگرچه دران خوف قتل بودی روزی برکنار دجله بجهت طهارت میرفت زورقی (کشتی ۱۲) دید که دروسی و دو خم سر مهر نهاده بود و برهر یک نوشته که لطیف شیخ ازان عجب داشت در مبایعات[1] و تجارات چیزی که لطیف نام داشته باشد نشنیده بود از ملاح سوال کرد که درین خمها چیست ملاح گفت تو مرد درویشی با اینها چه کارداری برو در پی مهم خود باش شغف[2] شیخ بدانستن آن زیادت شد ملاح را گفت البته میخواهم که بدانم که درین خمها چیست و چه جنس ست ملاح گفت ای درویش فضول درین خمها خمرست و برای معتضد خلیفه آورده اند شیخ نگاه کرد چوبی گران دران زورق افتاده بود ملاح را گفت آن چوب را بدست من ده ملاح در خشم شد شاگرد خود را گفت آن چوب را بدست او ده تا به بینیم که چه خواهد کرد شاگرد چوب را بدست شیخ داد شیخ آن چوب را بدست مبارک گرفته یک یک خم را می شکست و ملاح از ترس میلرزید و فریاد میکرد تا یونس افلح (عه) که شحنهٔ بغداد بود با کسان خود برسید و شیخ را گرفته نزد خلیفه برد و صورت حال تقریر کرد و معتضد بغایت جباری غیور (غیرت دار ۱۲) بود و ستمگار که بیشتر سیاست بشمشیر کردی اهل بغداد دیدند که شیخ را پیش معتضد می برند بغایت اندوهناک شدند و شک نکردند در آنکه فی الحال شیخ را شهید خواهد کرد اما چون شیخ را در آوردند معتضد بر کرسی آهنین نشسته بود و گرزی هم از آهن بدست گرفته و جامهٔ سرخ پوشیده و این علامت قهر و سیاست او بود بانگ بر شیخ زد که کیستی که چنین گستاخی کردی فرمود که من محتسبم

عه کشاده دندان یعنی ۱۲

[1] جمع مبایعت باهم خرید و فروخت ۱۲ [2] مشغولی ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گفت بامر که احتساب میکنی گفت بامر خدا و رسول گفت تراکه محتسب ساخته گفت آنکه
ترا پادشاهی داده مرا محتسبی داده (حساب لینا ۱۲) معتضد ساعتی سر در پیش افگند پس سر برآورد و
گفت ترا چه بران واداشت که این خمها را شکستی جواب داد که شفقت در حق تو و حق
رعیت تو گفت در حق من چگونه شفقت کردی گفت منکری را که تو در ازالهٔ آن تقصیر
روا داشتی آن را از تو منع کردم و ترا از گرفتاری قیامت خلاص دادم گفت
در حق رعیت من چگونه گفت چنانچه بارتکاب تو محرمات (گناهان ۱۲) را مردم بر معاصی دلیر
میگردند چون تو از حرام باز ایستی دیگران درین باره دلیری نتوانند کرد چه عامهٔ
خلق در صلاح و سداد تابع پادشاه اند اگر او را بر نهج صلاح بینند همه طریق
صلاح پیش گیرند و ثواب آن همه بدیوان وی راجع گردد و اگر از و فساد مشاهده
نمایند ایشان نیز در فسق و فجور کوشند و بزه (گرانی و گناه ۱۲) و وبال آن همه بدو باز گردد پس در حق تو
مهربانی کردم و هم در حق رعیت تو و غرضی نداشتم درین عمل مگر خوشنودی حق عز و جل
معتضد بگریه در آمد و گفت این کار ترا زیبنده است بعد ازین هر منکری که بینی تغییر کن
و حکم کردم که هیچ کس ترا منع نکند و از فحوای این حدیث معلوم میشود که چون محتسب
حقانی باشد هیچ آفتی بوی نرسد نظم

آن یکی با پیر خود گفت که من	نهی منکر میکنم اندر زمن
لیک می ترسم که از اهل حسد	آفتی در روزگار من رسد
گفت اگر این کار بهر حق کنی	از بلاهای دو عالم ایمنی

اما غیرت دنیا سه نوع ست اول نسبت با اشباه و اقران (امثال ۱۲) دوم نسبت با خاصهٔ خود

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سوم نسبت با عموم خلق اما انچه نسبت بامثال خودست چنان باشد که تفوق خواهد برایشان بمرتبهٔ که هیچکدام رابرو سرفرازی نرسد وبحسب جاه وصولت وقدر وشوکت وحشمت وعظمت واقتدار و ابهت از همه بیش باشد و هر آئینه ظهور این غیرت و وفور این حمیت کارهای کلی کشاید ومهمات حسب المراد برآید واین از خصائص اهل همت ست و هر چند همت بلند تر باشد غلبهٔ این غیرت بیشتر بود آورده اند که یکے از اولاد سلاطین حکیمی را پرسید که من میخواهم که از اخوان واقران خود برتر آیم وگوے دولت از میدان اختیار بچوگان اقتدار بربایم مرا از اسباب این کار چه چیز بدست باید آورد حکیم گفت ای ملکزاده هیچ شی مر اکتساب دولت را به از همت وغیرت نیست نظم

کسے کو زغیرت برافراخت تیغ	سر تیغ را بگذرانند ز میغ
زغیرت بدست آیدش نام و ننگ	زغیرت مراد خود آرد بچنگ
چنین گفت آن مرد بیدار بخت	که از غیرت آید بکف تاج و تخت

اما غیرتی که نسبت بخاصهٔ خودست آن چنان باشد که خواص حرم خود را از چشم نامحرم پوشیده دارد وایشان را در محافظت حدود عصمت وعفت مبالغه نماید و هر چه رعایت آن شرعاً وعرفاً لازم باشد ایشان را بران معتاد سازد تا ببرکت آن اهالی رعیت نیز بصلاح موصوف واز فساد دور باشند و بزرگی در وصیت یکی از پردگیان حرم خود فرموده است مثنوی

عصمتیان را بمقام جلال	جلوه حرام ست مگر با حلال
دیده بهر روے نباید گشاد	پاے بهر کوے نباید نهاد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

این همه آفت که به تن میرسد	از نظر تو به شکن میرسد
دیده فرو پوش چو دُر در صدف	تا نشوی تیر بلا را هدف
هرکه بجز جفت حلالت بود	رخ منما ور همه خالت بود

اما غیرت به نسبت عموم خلق چنانست که غیرتی که بر مخدرات حرم سلطنت دارد نسبت باحرم همه مسلمانان بجای آرد و نگذارد که از ملازمان درگاه عالم پناه بدنامی بخاندان مردم باناموس رسد و در استکشاف گناه مسلمانان سعی نه نماید و عیوب رعایای مملکت خود بقدر امکان پوشیده دارد که در حدیث آمده که هرکه عیب مسلمانی بپوشد خدای عزوجل عیوب او را بپوشد و در روایتی هست که گناهان او را در دنیا و آخرت پوشیده دارد

فرد پرده کس را ندری تا ندرد پرده تو	حق تعالی پرده ات پوشد تمامی مو بمو

مثلی هست که اُستر سَتَر اللّٰه علیک و حمیت همان غیرت ست در حمایت حال خود و کمال غیرت آنست که چون کسی پناه بوی آرد و از زنهار داده بحصن حمایت خود در آورد تا ممکن باشد زنهار دادهٔ خود را ضایع نگذارد و در عرب دستور بوده و حالا هم در ولایت حجاز هست که چون کسی در سایهٔ دیوار یا اظلال خیام ایشان در آمدی او را جوار دادندی بی آنکه بزبان زنهار خواستی و زنهاری خود را بدست کسی باز ندادندی و بسیار مال درین کار صرف کردندی بلکه خونها ریخته شدی و از سر این کار درنگذشتندی و بعضی جانوران نیز که بخیمهٔ ایشان پناه آوردی یا بچراگاه ایشان در آمدی حمایت کردندی آورده اند که بهرام گور وقتی که در دیار عرب با نعمان منذری بود و نعمان او را بامر پدرش یزدجرد تربیت میفرمود روزی بهرام در شکار قصد آهوی کرد و آهو از پیش او در رسیده هر طرف میگریخت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وبهرام از عقب او می تاخت هوا گرم شد و آهو از تشنگی بطاقت گشته بکنار قبیلهٔ رسید وبخیمهٔ اعرابی قبیصه نام در آمد اعرابی او را بگرفت و بر ستنی به بست و متعاقب او بهرام بدر خیمه رسید تیر بر کمان نهاد و نعره زد که ای صاحب خانه شکار من اینجا آمد بیرون آر قبیصه ندانست که کیست گفت ای سوار زیبا روی مروت نباشد که جانورے که پناه بدین خیمه آورده باشد من او را بدست کسی باز دهم تا بکشد بهرام درشتی آغاز کرد قبیصه گفت سخن دراز مکن تا این تیر که در کمان داری بر سینه من نزنی و مرا نکشی دست تصرف تو بگرد این آهو نرسد و آن دم مرا بکشی مردم قبیلهٔ من ترا بجست وجوے آهو نخواهند گذاشت بر جان خود رحم کن و از سر این آهو در گذر و اگر توقعے داری این اسپ تازی نژاد را که بر در این خیمه بسته است با زین و لجام طلا بتو دادم سوار شو واسپ خود را جنیبت ساز و بمقام خود باز گرد بهرام را این حمایت از بس خوش آمد وباسپ او التفات ننموده عنان بگردانید و بموکب خود پیوست و آن روز که تاج سلطنت بر فرق همت او نهادند و عرب و عجم طوق فرمان او در گردن اطاعت افگندند بهرام قبیصه را طلبید و تربیت کرد و او را در عرب مجیر الغزلان لقب کرد یعنی زنهار دهندهٔ آهوان و حمایت کنندهٔ ایشان

نظم

کسی را که آری بزنهار خویش	نگه دار اندازهٔ کار خویش
بمردی حمایت از و وا مگیر	بمردانگی کار از و در پذیر
یکی قطره آرد بدریا پناه	ز صد صدف سازدش تکیه گاه
بصد تربیت نامدارش کنند	یکی گوهر شاهوارش کنند

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب سی و دوم در سیاست

وآن ضبط کردن ست و برنسق داشتن وسیاست دو نوع ست یکی سیاست نفس خود دویکی سیاست غیر خود اما سیاست نفس برفع اخلاق ذمیمه است وکسب اوصاف حمیده وسیاست غیر دو قسم ست یکی سیاست خواص ومقربان درگاه و ضبط ونسق ایشان دوم سیاست عوام ورعایا وقسم اول در باب چهلم مذکور خواهد شد اما قسم دوم بران وجه ست که بدان وبدفعلان را باید که پیوسته ترسان و هراسان دارد ونیکان ونیک کرداران را امیدوار سازد و از ابوزرجمهر پرسیدند که کدام پادشاه بزرگوارتر ست گفت آنکه بیگناهان ازو ایمن باشند وگناهگاران ترسان وخندهٔ تیغ برق فشانش باگریهٔ ستمگاران مدبر مقترن باشد وبارقهٔ نسیم فیض سانش با باران انعام بر درویشان مستحق مقارن بود نقل ست که هوشنگ ملک گفته که من رحمتی ام از خدای بر نیکان ومصلحان وخشم خدایم بر بدان ومفسدان نیش قهرم با نوش لطف در آمیخته است وزهر هیبتم با شکر مرحمت تالیف شده فرد

تریاق وزهر هر دو مرا در خزانه هست	آن را بدوستان دهم این را بدشمنان

حکما گفته اند که مدار اردوی عالم بر سیاست ست واورا بشحنگی جهان کون وفساد نامزد کرده اند اگر ضبط سیاست نباشد مهمات جهان برنسق نماند واگر قانون تادیب وتعذیب نبود کارها روی به تباهی نهد قطعه

از سیاست نظام یابد ملک	بی سیاست خلل پذیر بود
نسق کارهای عالم را	از سیاست ناگزیر بود

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اگرچہ عروس لَا مُلْکَ [1] اِلّا بِالْعَدْلِ دلپذیرست امّا ورا از پیرایۂ لَا عَدْلَ [2] اِلّا بِالسِّیَاسَۃِ
چارہ نیست ہر پادشاہ کہ از مقتضای آفۃ الرِّیَاسَۃِ [3] ضُعْفُ السِّیَاسَۃِ بیخبر بود بزودی
ارکان مملکتش تزلزل (جنبش ۱۲) پذیرد و اساس سلطنتش خلل یابد چہ زینت ملک و ملت و مصلحت
دین و دولت در سیاست ست

قطعہ

تیغ سیاست ست کہ رخسار ملک را — سازد جہان فروز و درخشان چو آفتاب
معماری سیاست اگر نے مدد کند — گردد جہان ز سیل جفا و ستم خراب

بے قاعدۂ شریعت ہیچ حق در مرکز خود قرار نگیرد و بے ضابطۂ سیاست کار شرع
و دین نظام نہ پذیرد و پس سیاست ملوک مقوی (قوت دینے والی ۱۲) شرع باشد و اجرای احکام شرع
رواج ملک

قطعہ

سر سبزی نہال سعادت بباغ دہر — بے چشمہ سار شرع مطہر طمع مدار
لیکن زلال چشمۂ دین کے شود روان — بے سایۂ سیاست شاہان کامگار

وفی نفس الامر (درحقیقت ۱۲) مدار ملت بروست و قرار مملکت ازوست اگر تیغ سیاست
سلاطین نبود در عالم خاک آب خوش کسے نخوردے و در حدیث آمدہ کہ اگر پادشاہ
نبودی آدمیان بعضے بعضے را بخوردندی یعنی ہلاک و نابود ساختندے
مملکت را جز بسیاست ضبط نتوان کرد و فتنہ را جز سکون آرام نتوان داد
آوردہ اند کہ یکے از خلفا بہ منبر برآمد تیغے کشیدہ و مصحف بردست گرفتہ
پس در اثنای خطبہ گفت اے مردمان نیکو شمار ازین بس ست یعنی مصحف

۱ نہیں ہے ملک مگر ساتھ عدل کے ۱۲ ۲ نہیں ہے عدل مگر ساتھ سیاست کے ۱۲ ۳ آفت ریاست کی سستی سیاست کی ہے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وبدان شما جز بدین راست نشوند یعنی شمشیر قطعه

سیاست آتشی باشد که آنرا	ز بهر بدسگالان بر فروزند
چو ایشان میفروزند آتش ظلم	همان بهتر که ایشان را بسوزند

آورده اند که طمغاج خان پادشاهی بوده است بزرگ معمار سیاستش عرصهٔ ممالک را معمور ساخته و شمشیر سیتیش بنیاد بیداد و ستمگاری از شهر و ولایت برانداخته قطعه

(آباد ۱۲)

تاخت از بیم قهر او فتنه	زان سو نیستی بصد فرسنگ
رفت از صیقل سیاست او	زنگ ظلم از رخ جهان دو رنگ

روزی یکی از رنود و اوباش (مردم آمیخته ۱۲) گلدستهٔ بخدمت او آورد سلطان از دست بستد و گفت از کجا آوردهٔ گفت از گلزارها برچیده ام گفت گلزارها ملک تو بوده گفت نه گفت از مالکش خریدهٔ گفت نی چراکه درین شهر گل نخرند و بسیار بی قیمت است سلطان تامل فرمود گفت هر که بی دستوری کسی در باغ او رود و گل بچیند میتواند نیز که بی اذن او میوه باز کند و ازین عملها صورتهای دیگر نیز متصور است حکم کرد تا دستش ببرند اکابر بسی (جدا ۱۲) شفاعت کردند تا یک انگشتش ببریدند و طمغاج خان پیوسته رندان و بیباکان را میکشتی روزی این جماعت بر در دروازهٔ شهر نوشتند که ما آن گیاهیم که هر چند سر زنند بیشتر شویم این خبر بسلطان رسید فرمود تا در پهلوی آن خط نوشتند که ما نیز باغبانیم منتظر ایستاده که هر چند سر برآرند بدرویم فرد

هر خار که سر بر زند از گلشن ملک	فی الحال سرش بتیغ بر باید داشت

گویند که هرمز بن نوشیروان عدل خود را با سیاست اقتران داده بود و لطف خود را

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باقهر انضمام فرموده نیکان را بنواختی و بدان را رسوا ساختی بیت

زده سیاست او راه کاروان ستم	کشیده مرحمتش خوان عدل در عالم

وقتی رکابدار او در باغی رفت و یک خوشه انگور بی اجازت باغبان باز کرد باغبان عنان اسپ او را بگرفت و گفت بهای او بده والا نزد شاه هرمز از دست تو تظلم کنم غلام چیزی بوی میداد و او راضی نمیشد القصه هزار دینار بدو داد از هیبت سیاست هرمز و حکما گفته اند سلطنت بمثابهٔ نهال ست و سیاست بمنزلهٔ آب پس لازم ست بیخ درخت سلطنت را آب سیاست تازه داشتن تا ثمرهٔ امن و امان حاصل آید نظم

خوش آن شهریاری که از روی دانش	تامل کند در کتاب سیاست
سر تیغ او گلشن سلطنت را	تر و تازه دارد بآب سیاست

و بباید دانست که سیاست بموقع آنست که دربارهٔ جمعی واقع شود که استحقاق آن داشته باشد و آن گروهی اند آزار پیشه و بد اندیشه که چون مار و کژدم ضرر ایشان بخاص و عام و خرد و بزرگ می رسد یکی از سلاطین حکیمی را پرسید که از آدمیان مستحق سیاست کیانند گفت هیچ آدمی استحقاق سیاست ندارد بلی سیاست بر سباع و هوام باید کرد یعنی درندگان و گزندگان بادشاه گفت معنی این سخن را روشن گردان گفت ای ملک از مخلوقات جمعی اند که خیر محض اند و محض خیر و از ایشان همه نفع رسد و ضرر نی و ایشان مانند ملائکه اند و بعضی دیگر اند که ایشان محض شر اند و شر محض چون گرگ و پلنگ و مار و کژدم و از ایشان همه ضرر رسد و نفع نی پس از آدمیان هر که بر خوی و خصلت فرشتگان ست فضل نوع انسان ست و هر که

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بر طبع و سیرت سباع و هوام باشد بدترین درندگان و گزندگان ست و مستحق سیاست ایشانند نه آدمیان مثنوی

سیاست پسندیده باشد بسے بخور مردم آزار را خوان و مال	ولیکن نگویم که با هر کسے که از مرغ بد کنده به پر و بال

آورده اند که در عهد نوشیروان ظالمی ضعیفے را طپانچه زد و او پیش نوشیروان آمده تظلم نمود نوشیروان فرمود تا ظالم را بسیاستگاه بردند و گردن بزدند یکے از خواص گفت عجب داشتم از عدل ملک که آدمی را بدین قدر جنایت بیجان ساخت نوشیروان گفت غلط کردی من آدمی را نکشتم بلکه سگ و گرگ را بیجان کردم و مار و کژدم را هلاک گردانیدم بیت

کسے کو پیشه کرد آزار مردم	بمعنی بدترست از مار و کژدم

آورده اند که خسرو پرویز از بزرگے پرسید که از طبقات خلق لائق سیاست کیست گفت ای ملک خلائق پنج طبقه اند اول آنها که در ذات خود نیک اند و از ایشان همه نیکی بخلق میرسد ایشان را تقویت باید کرد و با ایشان صحبت باید داشت دوم جمعی که بخود نیک اند اما اثر نیکی ایشان بکس نمیرسد ایشان را عزیز باید داشت و بر خیر تحریص باید کرد سوم گروهے که میانه حال باشند یعنی از ایشان نه خیر بمردم رسد و نه شر یعنی در ذات خود نه خیر باشند و نه شر ایشان را راه خیر باید نمود و از شر تحذیر باید فرمود چهارم طائفه که ایشان بد باشند اما بکسے بدی نرسانند ایشان را خوار باید داشت تا ترک بدی کنند پنجم فرقه که هم بد باشند و هم بدی ایشان بمردم رسد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ایشان را سیاست باید کرد بوعدهٔ و وعید و تهدید انگه ضرب پس حبس و آخر کار قتل فرد

آتشے راکه خلق ازو سوزند — جز بکشتن علاج نتوان کرد

و یکے دیگر از فوائد سیاست تسکین فتنه است چه مردم فتّان شور انگیز چون بینند که آتش سیاست تیز ست در گوشه گریزند و اگر اندک وهنی در کار سیاست مشاهده رود هزار فتنه برپاے کنند و از هر جهتی شورشے بظهور رسانند نظم

اگر سلطان نفرماید سیاست — زند هر ناکسے لاف ریاست
بلا برهم زند روے زمین را — نه دولت را بقا باشد نه دین را
چو مردم ضبط در کشور نه بینند — بجز فتنه ره دیگر نه بینند

و هم درین باب گفته اند قطعه

اگر نه هیبت شمشیر پادشاه بود — چه شورها که بیکدم ز شهر برخیزد
کسی که دست چپ از دست راست نشناسد — هزار فتنه چو دستش دهد برانگیزد

باب سی و سوم در تیقظ و خبرت

تیقظ بیداری باشد در کار مملکت و خبرت آگاهی باشد از حال رعیت و از ملوک عادل معهود و متعارف ست که مستخبران معتمد نصب فرمایند و متفحصان امین را برگمارند به پنهانی تا تجسس و تفحص حالات مملکت و مهمات رعیت نموده بموقف اخبار و اعلام رسانند و بعد از اطلاع بران سعی نمایند تا هر خللے که در بنیاد معدلت ظاهر شده باشد مرمت یابد و اصلاح پذیرد پیش ازان که دست تدارک بدامن تلافی آن نرسد بیت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باوّل توان کرد اصلاح کار	ازان پیش کز کف رود اختیار

و بسیار بوده که سلاطین در شب بلباس مجهول می گشته اند و تفحص احوال رعیت و مملکت میکرده چه بسیاری اخبار باشد که مقربان درگاه سلطنت نشنوند و اگر بسمع ایشان رسد بجهت مصلحت خود یا ملاحظهٔ وقت و زمان بپادشاه نگویند یا نتوانند گفت و از حضرت داؤد علی نبینا و علیه السلام منقول ست که شبها جامه بدل کردی و در شهر و بازار بگشتی بصورت مردم غریب برآمده و از هر کس خبری پرسیدی و گفتی که داؤد با شما چه نوع معامله میکند و نوکران و کارکنان او بر چه وجه سلوک می نمایند پس اگر جائے دیدی که خللی پیدا آمده بتلافی آن مشغول گشتی و از سلطان محمود غازی مثل این صورتها منقول ست که شبها بیرون آمده به تجسس احوال مردم مشغول گشتی و چون درین صورت که پادشاه خود بیرون آید و متفحص گردد مکان خطر ست بزرگان و زیرکان دستوری نهاده اند که سلطان باید که منهی امین معتمد دولتخواه بے غرض پاک اعتقاد بلند همت تعیین نماید بر وجهے که کس بران وقوف نیابد و مرسوم او بدلخواه او مقرر سازد تا اگر کسی بر احوال او واقف شود او را نتوانند که بزر فریب دهد و چنان باید که هر وقت که خواهد پیش تواند رفت شاید خبری باشد که توقف بر نتابد و چون حال برین منوال بود هر آئینه سلطان بر جزئی و کلی صاحب وقوف گردد و بعده ارکان دولت و اعیان ولایت برین صورت که پادشاه بر احوال هر یک مطلع ست اطلاع یابند بے شبهه معاش ایشان بر وجهے باشد که باید و عملهاے ناشایسته از ایشان در وجود نیاید نظم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب سی و سوم

چه نیکو متاعیست کار آگهی	گزین نقد عالم مبادا تهی
زعالم کسی سر بر آرد بلند	که در کار عالم بود هوشمند

آورده اند که در خوارزم پادشاهی عادل بود نقش التعظیم لامر الله بر صفحهٔ خاطر نگاشته و رایت الشفقة علی خلق الله در میان مرحمت افراشته قطعه

له بزرگی خدا کے امر کو ۱۲ — له مہربانی خلق خدا پر ۱۲

ز عدل او شده باز سفید جفت کلنگ	ز امن او شده شیر سیه رفیق شغال
نه آن فراز برد در هوا بدان چنگل	نه این دراز کند در زمین بهم چنگال

و در زمان او کسی را زهره نبود که به آشکارا عملی ناپسندیده از فسق و فجور تواند کرد مگر یکی بود از امرا و اعیان دولت او (یعنی قوت ۱۲) که حقوق خدمت قدیمی داشت و بر در بارگاه باختیار او کسی نبود خود را بصورت صلاح بسلطان نمودی و در خفیه بخمر و زمر و انواع فسق مشغول بودی و کسی زهره آن نداشت که از وی شکایت کند (نے بجانا ۱۲) سلطان برین حال وقوف یافته نخواست که مجاهره (آشکارا ۱۲) درین باب سخن گوید چه اظهار این نوع کلمات از اکابر رفع حجاب و احتشام کند و آن مهابت (بزرگی و ترس ۱۲) سلطنت را مضرست پس روزی از روزها آن امیر را طلبید و فرمود که مرا مرغی میباید که منقار او سرخ باشد و سرهای بال (بازو ۱۲) او سیاه و باقی سفید و جز تو کسی این نوع مرغ را پیدا نتواند کرد امیر گفت که بطلب آن اشتغال نمایم و بهر وجه که توانم پیدا سازم اما مرا سه روز مهلت باید داد سلطان مهلت داد امیر بجستجوی مرغ مشغول گشت در شهر و نواحی (اطراف ۱۲) چنین مرغی بدست نیامد امیر بعد از سه روز بپایهٔ سریر بار آمده هر اسم اعتذار (عذر کرنا ۱۲) را تمهید (آرایش) داد که ای ملک بدان مقدار که مقدور داشتم جد و جهد (کوشش ۱۲) نمودم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب سی و دوم

و در تفحص چنین مرغی سعی کردم پیدا نشد اشارت حضرت اعلی بهر چه صادر شود در عوض
آن تا مقدور مهیا گردانم سلطان فرمود که مطلوب من مثل این مرغیست و من اختیار
شهر و ولایت بدست تو داده ام و تو از تحصیل این مقدار چیز عاجزی چگونه است
بر و سه روز دیگر مهلت دادم و این نوبت بی چنین مرغی باز نیائی دیگر باره امیر
برفت و بعد از سه روز دست تهی باز آمد سلطان فرمود که تو از شهر چنین خبر داری که
چهار مرغ بدین شکل و هیأت در یک خانه است و پیدا نمیتوانی کرد برو و سر چهار
سوی شهر و بازار شرقے گذر کن چون بدر فلان مسجد رسی محله ایست بر دست
راست دران محله کوچه ایست بدین نشان در پیش آن کوچه خانه ایست درش
جانب غرب بدان خانه در آئی و به صفه که در طرف جنوب ست توجه کن بر دست چپ
آن صفه خانه ایست و درون آن خانه خانهٔ خرد ست و در آن خانه بگشای در آنجا
قفسی مبینی نمد زرد بران پوشیده و دران قفس چهار مرغیست بدان نوع که من گفته ام
آنرا بیار امیر ازین سخن حیران شده از نزد سلطان بیرون آمد و بدستوری که ملک
نشان داده بود برفت و قفس را با آن مرغان حاضر گردانید ملک فرمود که اهل
حکومت را باید که از شهر و ولایت خود چنین با خبر باشند که من هستم امیر که این سخن
بشنید با خود اندیشه کرد که پادشاهی که از بازار و کوچه و از خانهٔ شهر چنین با خبر است
امکان میدارد که بر اعمال پنهانی من هم وقوف داشته باشد من بعد معاش خود را
تغیر میباید داد پس از معاصی توبه کرد و براه راست باز آمد و ازین حکایت معلوم میشود که
اطلاع سلاطین بر احوال مردم فواید بسیار دارد مثنوی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چنین گفت مرد سخن آفرین ‌‌ ‌‌ زاخبار شاهان ایران زمین
که هرمز بهنگام نزع روان ‌‌ ‌‌ بخسرو چنین گفت کای نوجوان
جهانی بذات تو وابسته اند ‌‌ ‌‌ بفرمان حکم تو پابسته اند
بغفلت مکن خواب بیدار باش ‌‌ ‌‌ زاحوال گیتی خبردار باش
چو در عهدهٔ تست عالم تمام ‌‌ ‌‌ مشو غافل از کار خود والسلام

و دفع غفلت به تعیین صاحب خبر انست تا بر احوال هر ولایت اطلاع یابند منصور خلیفه گفتی که من بسه کس محتاجم اول عاملی (یعنی تحصیلدار ۱۲) که مال رعیت بمن ندهد و مال من بر رعیت نگذارد دوم شحنهٔ (کوتوال ۱۲) که داد مظلوم از ظالم بستاند و حکم بی طمع و غرض کند پس آهی سرد برکشید و گفت ای دریغ از سوم پرسیدند که آن کیست گفت آن شخصی که صورت احوال ایشان را چنانچه هست بمن باز نماید والحق اگر پادشاه را چنین کسان بدست افتند پس صلاح در میان خلق پدید آید آورده اند که اردشیر بابک از بسکه تفحص حال گماشتگان و نزدیکان خود کردی کار بدانجا رسیده بود که هر روز با امرا و وزرا و عمال و سائر ملازمان گفتی که دوش حال تو برین منوال بود که چه خوردی و کجا خفتی و با که سخن کردی و چه گفتی مردم ازین سخن تعجب می نمودند و میگفتند وی را فرشتگان خبر میرسانند و آن نبود الا با علام (خبر دینا ۱۲) صاحب خبران رباعی

صاحب خبران امین شاهان باشند ‌‌ ‌‌ مقبول دل جهان پناهان باشند
هم بر جگر ستمگران نیش زنند ‌‌ ‌‌ هم مرهم زخم دادخواهان باشند

واگر بی اعلام صاحب خبر مهمی بوقف عرض رسد شرط آگاهی آنست که زود

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حکم نفرمایند چه بزرگان گفته اند که حکم پادشاه بمنزلهٔ قضا و تقدیر می ماند که چون از عالم مشیت[ارادۂ الٰہی ۱۲] عزم عالم بشریت کند راه منع آن بهیچ وجه میسر نشود و احتراز و اجتناب[یکسوئی پرہیز ۱۲] ازان در حیز امکان نگنجد بیت

چو از کمان قضا و قدر رسد تیری	یقین که باز نه گردد بهیچ تدبیری

پس شرط والیان خطهٔ[شہر ۱۲] سلطنت و حامیان[نگاہبانان ۱۲] حوزهٔ مملکت آنست که در امور مصالح جمهور بی حجتی قاطع و دلیلی ساطع و بی بینهٔ روشن و برهانی واضح هیچ حکم بامضا[اجرا ۱۲] نرسانند و بی تامل و امعان[یقینی ۱۲] و تدبر[تامل ۱۲] و ایقان پروانگی نرهند که خردمندان فرموده اند قطعه

نباشد پسندیدهٔ شرع و عقل	که بی بینه[گواہ ۱۲] شاه فرمان دهد
که هم چون مضای[گذرنا ۱۲] قضا حکم او	گهی جان ستاند گهی جان دهد

و شرط دیگر آنست که از روی گمان بیگناهان را در مضیق[تنگی ۱۲] ضرر و معرض خطر نیفکند که بیشتر گمانها به وبال و بزه باز گردد چنانچه حق سبحانه فرموده که[1] اِنَّ بَعضَ الظَّنِّ اِثمٌ اگر کسی بمجرد گمان بی تحقیق و ایقان در مهمی حکم فرماید و آن گمان خطا بیرون آید خود را در محل سخط و مظهر غضب آفریدگار ساخته باشد[2] نعوذ بالله من ذالک قطعه

مکن کس را بانک ظن باطل	عقوبت تا پشیمانی نیارد
که چون شک از یقین گردد هویدا	پشیمان گردی و سودی ندارد

آورده اند که در روزگار قباد شهریار شخصی بویرانهٔ در آمد شخصی را دید افتاده چون نیک درنگریست سرش بریده بودند و کارد بر سینه اش نهاده آن کس از

[1] البتہ بعضے گمان گناہ ہین ۱۲ [2] پناہ چاہتے ہین ہم ساتھ خدا کے اس سے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

غایت تحیر مبهوت و مدهوش بماند مصرع

نی قوت استادن و نی جرأت رفتن + (بھوچکا ۱۲) درهمین حال یکے از ملازمان حاکم آن ولایت برسید آن صورت مشاهده کرد فی الحال او را دست و گردن بسته و کارد پرخون از گردنش آویخته بدر خانهٔ حاکم آورد و واقعه را تقریر کرد حاکم بانگ برزد که این کس را چرا کشتی گفت ایها الملک (اے بادشاہ ۱۲) من بدین ویرانه رسیدم و او را کشته دیده متحیر و متعجب گشتم در اثنای آن حال این کس مرا گرفته نزد شما آورد و من نه از مقتول خبر دارم و نه از قاتل حاکم گفت گمان من آنست که تو او را کشتهٔ و بدین سخنان میخواهی که از دست من برهی آن بیچاره گفت ای ملک با من بگمان خود کار مکن که حق میفرماید اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا[1] گمان بجای یقین نمی نشیند حاکم گوش بسخن وے نکرد فرمود تا بردارش کشند در محلیکه رسن در گردن او کرده میخواستند بردارش کشند منادی میزدند که وی در فلان ویرانه کسی را کشته است جوانی از نظارگیان پیش آمد و گفت ای جلاد چندان صبر کن که تا من پیش ملک بروم و صورت حال باز نمایم تعجیل منمای که این شخص بیگناه است و خون بیگناه ریختن عمل تباه کند جلاد توقف کرد و او را پیش ملک بردند گفت ایها الملک خونیکه دران ویرانه واقع شده من کرده ام آن کس دشمن من بود من فرصتے یافتم او را بکشتم و این جوان که او را سیاست فرموده از این حال بیخبر ست ملک تامل بسیار فرمود و نذر کرد که دیگر بمجرد گمان حکم نه کند پس آن جوان را محبوس ساخته صورت حال به پادشاه قباد عرض کردند وے از علماے زمان پرسید گفتند او را نباید کشت زیرا که اگر یکے را کشته سبب

[1] لہ البتہ گمان بے نیاز نہیں کرتا حق سے کچھ ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حیات دیگری شده است پس قباد آن جوان را طلبید و صورت حال از وے پرسید و خلعت داده آزاد کرد و فرمود تا در وصایایاے وے نوشتند که بر پادشاهان لازم ست که خون مردمان بمجرد وهم وگمان نریزند قطعه

سیاستے بگمان رسم معدلت نبود	که تا یقین نشود خون کس نشاید ریخت
بهر دیارکه حکم از ره گمان باشد	به زود زود ببایداز ان دیار گریخت

آورده اند که یکی از ملوک بار عام داده بود و در بروی وضیع و شریف کشاده اکابر و اصاغر بدیدار همایونش بترک می جستند و دیده بگوهر تاج و فروغ افسرش منور مے ساختند بیت

دیدن روی سلاطین دیده روشن میکند	از همه تیر بلا گو یا که جوشن مے کند

پیری از میان قوم سخن آغاز کرد و گفت هر که به لقای ملوک مستسعد گردد هدیۀ نفیس و تحفۀ عزیز باید گذرانید و دست امکان من بذخیرۀ که از جنس زر و نقره باشد نمیرسد اما از جواهر حکمت دری شاهوار دارم میخواهم که درین مجلس نثار کنم پادشاه فرمود که بضاعت سخن در روز بازار لطف و کرم ما از جملۀ بضاعتها رائج ترست بیار تا چه داری پیر فرمود که ای ملک میان شک و یقین از چهار انگشت بیش نیست هر چه بچشم بینند به یقین حق بود انچه بگوش شنوده شود در حقیقت و بطلان او شک و گمان مدخل دارد و شاید که باطل بوده باشد ع شنیده کے بود مانند دیده + و چون فرمان شاه هر چه فرماید نافذ ست پس در انچه حکم شود باید که از روے یقین وجود گیرد نه از راه گمان که اگر ناگاه آن گمان مرتفع شود و یقین بنوعی دیگر روے نماید سبب بدنامی دنیا و وبال آخرت ست ملک او را تحسین فرمود و این سخن بقبول تلقی نمود نظم

(Marginal glosses: کمینہ ۱۲ ، بزرگ ۱۲ ، بڑے ۱۲ ، ملاقات ۱۲ ، سعادت پانے والا ۱۲ ، پونجی ۱۲ ، اٹھنے والا ۱۲ ، پیش آنا ۱۲)

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

هر حکم که از سر یقین ست حکمے که بناش بر گمان ست	آرایش ملک و زیب و دین ست آشوب دل و زیان جان ست

از حکیمے پرسیدند که سبب غفلت بعضی از ملوک چیست گفت سه چیز ست که پادشاه را از مملکت و رعیت بیخبر میگرداند اول شهوت و متابعت هوائے نفس که هر که بسودائے نفس و آرزوے وے درماند پرواے هیچکس و فراغت هیچ چیز ندارد بیت

هر که از سودای شهوت مست شد	کار او یکبارگی از دست شد

مشهورست که شخصے اسکندر را گفت تو پادشاهی و بغایت بزرگی زنان بسیار در عقد خود درآور تا فرزندان بسیار شوند و از تو یادگار مانند گفت یادگار من عدل ست و نیکنامی و زشت باشد که کسے بر مردان غالب آمده باشد و به آخر زبون زنان گردد فرد

برای یکدمه شهوت که خاک بر سر آن	زبون زن شدن آئین شیر مردان نیست

دوم از اسباب غفلت حرص باشد بر جمع مال و نهادن گنج و هیچ صفتی مر ملوک را ناپسندیده تر از حرص مال جمع کردن نیست زیرا که حریص در جمع مال پروای حرام و حلال نکند و غم ملک و رعیت نخورد بلکه نخواهد که غیر او را مال و منالی بود همه خود را خواهد و با این همه هنوز سیر نشود بیت

کاسهٔ چشم حریصان پر نشد	تا صدف قانع نشد پر در نشد

آورده اند که زاهدے سلطانی را وصیت میکرد که اے ملک حالا رعیت تو توانگرند و تو پادشاه توانگرانی پس اگر مال از رعیت بسیار بستانی محتاج شوند

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وآن زمان تو پادشاه محتاجان باشی حکیم فردوسی فرموده مثنوی

اگر پادشه راے گنج آورد	دل زیردستان برنج آورد
چو ناکام باید بدشمن سپرد	پس آن گنج را رنج باید شمرد

پادشاهی را گفتند مال از رعیت بستان و در خزانه نه گفت خزانه به از رعیت نیست هرگاه میخواهم مال خود از ان خزانه برمیدارم سوم از انها که غفلت آرد شراب خوردن ست و بملاهی و ملاعب میل کردن و پادشاه باید که از مستی بپرهیز و زیرا که چون مست شود از ملک و مال (کھیل کود ۱۲) بیخبر گردد و ملازمان بصحبت آنکه او را غافل یافته اند هرچه خواهند با هرکه خواهند بکنند بیت

بیخبر آن مرد که چیزے چشید	کش قلم بیخبری درکشید

وبسیار باشد که در مستی صورتے چند وجود گیرد و خللی چند وقوع یابد که در هشیاری تدارک و تلافی آن نتوان کرد قطعه

مست بودن نیست درآب و پیشه ارباب ملک	شاه را در سلطنت آیین هشیاری خوش ست
شاه باشد پاسبان ملک مستی خواب خوش	پاسبان را خواب لائق نیست و بیداری خوش ست

والحمد لله الملک التواب[1] که این شاهزاده کامیاب داراے ممالک آراے فریدون بخت سکندر تخت خورشید طلعت جمشید صولت قطعه

ابو المحسن آن خسرو (پادشاه ۱۲) نامدار	که نازد بدو مسند (دبدبہ ۱۲) سروری
چو در معدلت ثانی سنجر ست	بدو داد حق مملکت سنجری (پادشاهی ۱۲)

[1] شکر خداے پادشاه توبه قبول کرنے والے کا ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بر مقتضای فرمان لازم الاذعان تُوبُوا اِلَی اللهِ تَوبَةً نَصُوحاً قدم در عالم توبه نهاده و باب استغفار بمفتاح وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ کشاده مضمون وَاَنِیبُوا اِلٰی رَبِّکُم را بقبول تلقی نموده مانند لاله سیراب ساغر شراب بر سنگ زده و چون سوسن آزاد بده زبان کلمهٔ استغفر الله خواندن آغاز کرده چهرهٔ مبارکش که افروخته جام مدام بود سیمای متعبدان گرفته و بر وعده وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَاباً طَهُوراً از ارتکاب شراب فجور که فی الحقیقة شراب غرور است در گذشته این زمان در مجلس همایون بجای گلبانگ مے خواران صدای دعای دینداران ست و عوض هایهوی مستان نغمهٔ تکبیر و تهلیل خدا پرستان فرد

بجای نغمهٔ نے صوت دلکش حفاظ	نظم	بجای جرعهٔ مے بادهٔ محبت دوست

حق سبحانه به برکت توبه و انابت آنحضرت را بر روزگار کافهٔ انام واصل دارا د و میمنت این حالت با یام دولت خجسته فرجام ایشان متواصل باد بالنبی وآله الامجاد

باب سی و چهارم در فراست

و آن شرط کلی باشد در حکومت و بر اهل اختیار واجب ست که بعین بصیرت در سوابق و لواحق هر حدوثیکه واقع شود نظر کنند اگر آن واقعه بغایت روشن و هویدا باشد بدانچه مقتضای شرع و عدل ست بدان حکم فرمایند و اگر سر آن نیک ظاهر نیست بنور فراست درک آن باید کرد و اعتماد بر قول ناقلان نباید نمود و بزرگان گفته اند

۱ توبہ کرو خدا کی طرف توبہ خالص ۱۲ ۲ بخشایش مانگ اپنے گناہ کی ۱۲ ۳ رجوع کرو اپنے رب کی طرف ۱۲ ۴ آمرزش چاہتا ہوں خدا سے ۱۲ ۵ اور پلائی انھیں انکے رب نے شراب پاک ۱۲ ۶ اللہ اکبر کہنا ۱۲ ۷ لا الہ الا اللہ کہنا ۱۲ ۸ نبی اور اُنکی اولاد بزرگ کی برکت سے ۱۲ ۹ اگلی چیزین ۱۲ ۱۰ پچھلی چیزین ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

زیب حکومت بزیور فراست ست در خبر آمده که دو ضعیفه بمحکمه حضرت سلیمان علیٰ نبینا و علیہ السلام رفتند و بر کودکی دعوی میکردند هر یک میگفت این از آن من ست و هر دو از اثبات عاجز بودند حضرت سلیمان فرمود تا آن طفل را بشمشیر دو نیمه کنند و هر ضعیفه را نیمی بدهند چون شمشیر برکشیدند یکی ازان دو ضعیفه بیقرار شد و بگریست و گفت من از حق خود گذشتم او را مکشید و دران ضعیفه دیگر هیچ اثر پدید نیامده بود سلیمان فرمود تا طفل را بدان زن دادند که بکشتن او راضی نشد چه فراست تقاضای آن میکند که آن زن مادر وی بوده بجهت شفقتے که ازو ظاهر شد و فراست نوریست که حق سبحانه و تعالیٰ به بندهٔ مومن عطا فرموده چنانچه مضمون این حدیث که اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله برین معنی دلالت میکند و معنی حدیث آنست که پرهیز کنید از فراست مومن که او بنور خدای در هر چیزے مے نگرد پس هیچ بروی پوشیده نماند و مفسران درین آیت که ان فی ذالک لآیات للمتوسمین توسم را بر تفرس فرود آورده اند و فراست دو نوع ست فراست شرعی و فراست حکیمی فراست شرعی عبارت ست ازانکه بواسطهٔ تزکیهٔ نفس و تصفیهٔ قلب حجاب قلب از عین بصیرت مرتفع شود تا مومن بنور یقین بینا گردد و در هر که نگرد بفراست حقیقی بر احوال او اطلاع یابد بیت

بلکه گر از دور نامت بشنوند	بر همه حالات تو واقف شوند

و در اخبار آمده که امام شافعی و امام محمد رحمهما الله در پیش حرم کعبه نشسته بودند

(بین السطور: خواهش ۱۲ — حکمت دانی ۱۲ — پاک کرنا ۱۲ — صاف کرنا ۱۲)

۱؎ ڈرو مومن کی فراست سے کہ البتہ وہ دیکھتا ہے نور خدا سے ۱۲ ۲؎ البتہ اسمین نشانیان ہین ڈھونڈھنے والون کے لئے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مردی از در مسجد در آمد امام شافعی فرمود که این مرد درودگری (بڑھئی ۱۲) نماید امام محمد گفت آهنگر بنظر من در می آید پس او را طلبیدند و از حرفهٔ او پرسیدند گفت من قبل ازین آهنگری میکردم و حالا درودگری میکنم و ازینجا صحت فراست این دو بزرگ معلوم میشود قطعه

هر دل که منظر نظر کبریا بود	پیوسته جلوه گاه کمال فراستست
گو آئینه به صیقل تجرید (علحدگی ۱۲) پاک ساز	آنرا که آرزوی جمال فراستست

آورده اند که خواجهٔ بزرگوار قطب الاخیار خواجه عبد الخالق غجدوانی قدس سرهٗ روزی در معرفت سخن میگفتند که ناگاه جوانی به مجلس شریف ایشان در آمد بصورت زاهدان خرقه در بر و سجاده بر دوش در گوشه نشست و بعد از زمانی سر بر آورده و برخاست و گفت حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم فرموده که اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ سر این حدیث چیست حضرت خواجه فرمود که سر این حدیث آنست که زنار ببری و ایمان آری جوان گفت نعوذ بالله (پناہ چاہتے ہیں ہم خدا سے ۱۲) که مرا زنار باشد خواجه بخادم اشارت فرمود تا خرقه از سر آن جوان برکشید و زناری در زیر آن پدید آمد بیت

ضمیری که آن روشنست از غبار	شود نقش غیبی درو آشکار

جوان فی الحال زنار برید و ایمان آورد حضرت خواجه فرمودند که ای یاران بیائید تا بر موافقت این نوعهد که زنار ظاهر برید زنارهای باطن را قطع کنیم خروش از مجلسیان بر آمد و در قدم خواجه افتاده تجدید توبه کردند مثنوی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

توبه باشد چون پشیمان آمدن	بر درِ حق نو مسلمان آمدن
عام را توبه ز کار بد بود	خاص را توبه ز دیدِ خود بود
گفت پیری کاندرین ره پیشواست	توبه کن از هر چه آن غیر خداست

قسم دوم که فراست حکمیست و آن چنان باشد که حکما به تجربه آن را دریافته اند و دلیلهای آن را از شکل و هیئت مشاهده کرده و اغلب آن راست آمده و حکما در زمان نوشیروان جهت وی در فراست رساله ساخته بودند پیوسته آن را مطالعه کردی و از رسوم فراست حکمی فرمودی آورده اند که روزی مردی کوتاه بالا به مجلس مظالم نوشیروان درآمد و تظلم نمود که مردی ستم رسیده ام نوشیروان گفت دروغ میگوئی جهت آنکه در علم فراست گفته اند که هر که کوتاه قامت بود خیره و پر حیله و مکر باشد پس این مرد بیدادگرست نه ستم یافته پس تفحص کردند آنچنان بود بیت

فراست دیدهٔ دل برگشاید	هر آن حالی که باشد وا نماید

در تواریخ مذکورست که نوبت دیگر هم مردی کوتاه قامت در پیش نوشیروان دادخواهی کرد و گفت کسی بر من ستم کرده است نوشیروان فرمود که کسی بر مردم کوتاه بالا ستم نتواند کرد بلکه او ستم کند و تو کوتاه قدی گفت ای شاه آن کس که بر من ستم کرده است از من کوتاه ترست نوشیروان تبسم فرمود و داد او بداد حضرت مرشد صمدانی میر سید علی همدانی قدس سره در کتاب ذخیرة الملوک فصلی از اقوال اهل حکمت در باب دلائل فراست آورده بخاطر فاتر رسید که تمام آن بهمان عبارت درین اوراق ثبت گردد تا حضرت سلاطین را دستور العمل باشد و این

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کتاب نیز از برکت امام حقانی و علی ثانی زیبے و زینتے یابد فرد	
دستهٔ گل چو بر گیا بندند	زیور دیگرش بیفزاید

بدانکه حکما در مقالات خود گفته اند لون بیاض مفرط یا کبودی و سبزی چشم دلیل ست بر سخت روئے و بی شرمی و خیانت و فسق و ضعف عقل و رکاکت رائے و اگر با این علامات باریک زنخ باشد و کوسج و تیز نظر و پہن پیشانی و بر سر موے بسیار دارد حکما میگویند که حذر کردن از چنین کس لازم تر ست که از مار و افعی بدتر ست دلائل موی حکما گفته اند که موی درشت میگون معتدل لون نشان شجاعت و صحت دماغ ست و موے نرم نشان بد دلی و ترسندگی باشد و برودت دماغ علت کم فهمی ست و بسیارے موی بر کتفها و اُذن نشان جرأت و حماقت ست و بسیاری موی بر سینه و شکم نشان وحشت طبع و کند فهمی و میل بجور ست زردی موے نشان حماقت ست و تسلط و زود خشم گرفتن موے سیاه نشان عقل و ادراک بود و دوست داشتن عدل موے متوسط میان سرخی و سیاهی نشان اعتدال صفات بود دلائل پیشانی حکما گفته اند که پیشانی فراخ که بر روے خطوط یعنی چین و شکنج نباشد نشان خصومت و بلاهت و شغف و لاف و گزاف بود پیشانی باریک و نحیف نشان فرومایگی و خساست و عاجزی بود و پیشانی متوسط که بر روے غضون باشد نشان صدق محبت و فهم و تعلم و هشیاری و تدبیر بود دلائل گوش گوش بزرگ نشان جهل ست لیکن صاحب آن را قوت حفظ باشد و تند خوے بود در بعضے اوقات و گوش خرد نشان احمقی و دزدی بود و گوش معتدل نشان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اعتدال احوال بود دلائل ابروی ابروی بزرگ بسیار موی نشان درشتی بود در سخن ابروی
کشیده تا نزدیک صدغ نشان لاف و تکبر بود و ابروی سیاه متوسط در کوتاهی و درازی
نشان فهم و دیانت باشد دلائل چشم بدترین چشمها ازرق (نیلی ۱۲) ست چشم کلان تیز نظر
نشان حسودی و خائنی و بیحیائی و کاهلی بود و خمودت (یعنی سکون ۱۲) چشم و قلت حرکت آن نشان
نادانی و کند فهمی بود و سرعت حرکت چشم و تیزی نظر نشان حیله و مکر و دزدی باشد
سرخی چشم نشان شجاعت و دلیری بود و نقطهای زرد برگرد حدقه (سیاهی چشم ۱۲) نشان فتنه و شر
انگیختن باشد و چون چشم متوسط بود میان بزرگی و خردی و سیاهی و سرخی نشان
فهم و هوشیاری و راستی و دیانت باشد دلائل بینی باریک بینی نشان مداهنه (چرب زبانی ۱۲)
و ملایمت و لینت (نرمی ۱۲) باشد بینی کج نشان شجاعت بود و بینی پهن (چوڑی ۱۲) نشان شهوت و دوستی
بود فراخی سوراخ بینی نشان غضب باشد سطبری (گندگی ۱۲) میان بینی با پهنائی سر بینی نشان
بسیار سخنی و دروغگوئی بود و بینی متوسط در سطبری (گندگی ۱۲) و باریکی و درازی و پهنائی نشان
فهم و عقل بود دلائل لب و دهن دهن فراخ نشان رای صواب و شجاعت ست و
سطبری لب نشان حماقت و اعتدال لب با سرخی نشان رای باصواب بود دلائل
دندان دندانهای کج و ناهموار نشان مکر و حیله و خیانت بود دندانهای کشاده
و هموار نشان عدالت و امانت و تدبیر بود دلائل رخساره رخساره پرگوشت منتفخ نشان
جهل و درشت خوئی بود و نزاری و زردی رخساره بی علت نشان خبث باطن و
قبح (بدی ۱۲) سریرت بود و توسط این معنی نشان اعتدال بود دلائل آواز آواز بلند و سطبر
نشان شجاعت بود آواز باریک نشان بدگمانی و توهم آواز معتدل نشان حسن (خصلت ۱۲)

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کفایت و تدبیر بود و غنه در آواز نشان حماقت و کبر و کم فهمی باشد دلائل سخن وقار
در سخن نشان خوبیست و حرکت دست بوقت سخن گفتن نشان زیرکی و تدبیر بود
دلائل گردن گردن کوتاه نشان مکر و خبث بود و گردن دراز و باریک نشان بیدلی
و حماقت بود و گردن سطبر نشان جهل و پرخوردن بود و گردن متوسط نشان صدق و
عدل و تدبیر بود دلائل سینه و شکم شکم بزرگ نشان جهل و خساست و حمق و جبن و
فتنه بود و لطافت شکم و سینه در اعتدال نشان حُسن رای و صفای عقل بود دلائل
کتف و پشت عرض کتفین و پشت نشان شجاعت و خفت عقل بود نزاری کتفین
نشان قبح سیرت بود و سوء مذهب دلائل کف انگشتان کف انگشتان دراز نشان
زیرکی باشد و صنعت ها و علامت تدبیر کارها دلائل ساق غلظ ساق نشان نادانی
و سخت روئی باشد و اعتدال آن نشان اعتدال حال بود و ازین مقدار علامات
فراست حکیم عاقل را در تفرس احوال خلق کفایت بود تا اینجا سخن صاحب ذخیره
است و درین باب نکته دانستنی ست و آن چنان باشد که اوصافی که حکما بدین
دلائل ذکر کرده اند برای عوام الناس و کسانی ست که در تبدیل اخلاق نکوشیده
باشند و از صفات سبعی و بهیمی نگذشته بمرتبهٔ انسانیت نرسیده و اگر کسے اخلاق و
اوصاف خود را بسبب ریاضت و تلقین مشائخ یا تربیت و تقویت علما و اطلاع
بر اخبار و آثار قدما بصلاح آورده باشد با وجود دلائل شر حکم بر شرارت او نتوان
کرد چنانچه در اخبار یونانیان آمده ست که حکیم الٰهی افلاطون بر بالای کوهے مسکن
داشت و آن کوه را سوای یک راه بیش نبود و بر سر آن راه نقاشی نشانده بود و مقرر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

فرموده که هرگاه کسی خواهد که به صحبت من آید اوّل صورت او را بکش و نزد من آرتا
از دلائل هیئت[شکل ۱۲] او بر احوال او تفرس کنم اگر دانم که لائق مجالست[همنشینی ۱۲] من ست بطلبم والا
ملتفت وی نشوم پس هر کرا آرزوی ملازمت حکیم بودی آن مصوّر صورت او را
کشیده نزد حکیم مے برد او دران صورت تامل کرده او را مے طلبید یا نا دیده باز
میگردانید روزے یکے از اکابر بیامد صورت او را بر حکیم عرضه کردند فرمود که این کس
لائق صحبت من نیست همین که این خبر بوے رسید پیغام نزد حکیم فرستاد که انچه از
اخلاق من بحسب فراست فهم کرده اید چنان بوده امامن بریاضت همه را علاج
کرده ام و تبدیل داده پس حکیم او را طلبیده به صحبت خود معزز گردانید پس بکلی بنای کار
بر دلائل فراست نباید نهاد و بذهن و ذکاے خود نیز تصرفات باید فرمود به فیض
الهام الٰهی که اَرْبَابُ الدُّوَلِ مُلْهَمُوْنَ[دولت مند الهام کیے گئے ہین ۱۲] مستظهر[تیزی طبع ۱۲] باید بود قطعه

بر دل پاک اهل دولت و دین[دل ہین دانا ۱۲]	فیض الهام میرسد ز خداے
در رهِ حق غلط نخواهد کرد	هر کرا نور اوست راه نماے

باب سی و پنجم در کتمان[چھپانا ۱۲] اسرار

یکے از آداب ملک داری پوشیدن اسرارست و در افشاے[ظاهر کرنا ۱۲] امور ملکی خطرهاے
بیشمارست در اخبار آمده هست که حضرت رسالت پناهی صلے الله علیه وسلم در بعضے
سفرهای خود را توریه فرمودے یعنی پوشیده داشتی بران وجه که بلفظے بزبان گوهرفشان
راندی که وهم مستمع بطرفی از اطراف رفتی[چھپانا ۱۲] و آنحضرت بجانب دیگر توجه نمودی که مخالف[سخن]

وی بودی واکابر سلف برین وجه سلوک می نموده اند خصوصاً در محاربات مثنوی

چنین باید آئین کردار تو	که کس ره نیابد بر اسرار تو
سکندر که با شرقیان حرب داشت	در خیمه گویند در غرب داشت
درین کار کس با تو انباز نیست	بجز تو ترا محرم راز نیست
اگر جز تو داند که رای تو چیست	بران رای و دانش بباید گریست

وسخنی مشهور است أُسْتُرْ ذَهَبَكَ وَذَهَابَكَ وَمَذْهَبَكَ یعنی سه چیز خود را پوشیده باید داشت اول مال خود را مستور باید داشت که اهل طمع بشمارند دوم سفر را یعنی از مقصد و راه خود کسی را خبر نباید کرد که دشمنان در کارند سوم دین و معتقد خود را باکس در میان نباید [یعنی جہان کا قصد ہو ۱۲] آورد که غمازان [چغلی کھانے والے ۱۲] و حسودان بسیارند بلکه هر سری که داری مخفی بهتر است زیرا که محرم اسرار در عالم کمتر است مثنوی

منه سر خود با کسی در میان	که محرم نه بینی ز اهل جهان
بگشتم در اطراف عالم بسی	ندیدم ز یاران محرم کسی

حکما فرموده اند که ما فی الضمیر [دل کی بات ۱۲] آدمی از دو بیرون نیست یا نشان نعمت ست یا بیان محنت و این هر دو پنهان داشتنی ست اگر مواهب [بخششہا ۱۲] نعمت ست نهان باید تا چشم حسودان بران کار نکند و از آفت اهل طمع ایمن ماند و اگر نوائب [سختیاں ۱۲] محنت ست هم مخفی باید داشت تا دوستان را سبب ملال نشود و دشمنان را موجب شماتت نگردد درین معنی گفته اند قطعه

تا توانی سر خود با کس مگوی	زانکه آن سر شادی آرد یا ملال

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گر غمی باشد شود دلها ملول	ور بود شادی رسد عین الکمال
پس درون خلوت اسرار خویش	هیچکس را ره مده در هیچ حال

یکی از حکیمی پرسید که اگر مرا سرّی در خاطر خلجان کند با که گویم که آن را نیک نگاه دارد و فاش نکند جواب داد که هرگاه سرّی که ترا با آن کار ست خود نگاه نتوانی داشت و ظاهر کنی کسی را که آن در کار نیست چرا نگاه دارد و نگوید بیت

چون تو نتوانی کشیدن بار خود	یار اگر نکشد مرنج از یار خود

آورده اند که سکندر سرّی از اسرار خود با یکی در میان آورده بود و در محافظت آن مبالغه کرده ناگاه آن سرّ از وی سر بر زد و بگوش اسکندر رسید اسکندر با حکیم بلیناس گفت عقوبت کسی که سرّ کسی فاش کند چیست حکیم گفت روشن تر ازین بفرمای اسکندر فرمود که من با فلان کس سرّی در میان نهادم و او افشای آن کرده من ازو رنجیده ام و میخواهم که او را بسزا و جزای او رسانم حکیم گفت ای ملک ازو مرنج و او را عقوبت مکن که سرّ خود را خود افشا کردهٔ با آنکه سرّ تو ترا مهم بود بار آن نتوانستی کشید اگر دیگری تحمل آن بار نکند بعید نباشد قطعه

سرّ خود را هم تو محرم شو که محرم یافت نیست	همدم خود باش خود زیرا که همدم یافت نیست
دوستی یکرو و یکدل جستم از پیر خرد	گفت بگذر کانچه میخواهی بعالم یافت نیست

باب سی و ششم در اغتنام فرصت و طلب نیکنامی

بر مرایای ضمائر خورشید مآثر اهل فطنت و اصحاب خبرت ظاهر و واضح ست که عمر

آئینه ۱۲ نیک آثار ۱۲ دانائی ۱۲ دانائی ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عزیز چون برق در گذارست و اوقات زندگانی چون موج بحار (دریا ۱۲) ناپائدار هر ساعتے که میگذرد جوهرے بدل ست قیمت آن بباید شناخت و هر فرصتے که مرور میکند غنیمتے بی عوض ست آن را ضائع نتوان ساخت فرد

دمیکه میگذرد زان نشان مجوی دگر	چرا که ایلچی عمر بے نشان گذرد

از زندگانی انچه رفت باز آوردن آن از حیز امکان دورست وانچه مانده آن نیز در پردهٔ غیب مخفی و مستور میان ماضی (گذشته ۱۲) و مستقبل (آینده ۱۲) وقتیست که آن را حال گویند عمر خویش آن وقت را میباید دانست و کا خود را دران حال میباید کرد قطعه

فرصت غنیمت ست غنیمت شمار وقت	زان پیش کو برون رود از دست ناگهان
دل بر زمانه کے نهد آن کس که عاقل ست	دانا بعمر خود نکند تکیه بر جهان

پس در چنین روزگاری گذرندهٔ اوقاتی ناپاینده صاحب دولت کسی ست که باظهار آثار (نشانیان ۱۲) مکرمت و اجراے انهار مرحمت نام نیک و ذکر جمیل یادگار گذارد که حیات ثابتہ عبارتست از نیکنامی قطعه

اے طالب خلود و بقا و دوام (همیشگی ۱۲) عمر	باقی بذکر خیر بود نام آدمے
هیچ ست قدر و حشمت و مال و منال و جاه	چون عاقبت فناست سرانجام آدمے
هر چند فکر میکنم از هر چه در جهان	نام نکوست حاصل ایام آدمے

آورده اند که بزرگے را در مجلس بادشاهی تعریف بسیار کردند و از فصاحت و بلاغت و فضائل و معالی او بسی شرح دادند بمرتبهٔ که شوق پادشاه بلقای او از سرحد بیان تجاوز کرده باحضار (حاضر کرنا ۱۲) او مثالی (فرمان ۱۲) عالی ارزانی فرمود آن عزیز که بمجلس عالی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

درآمد بعد از ادای سلام گفت که پادشاه را هزار سال بقا باد پادشاه گفت اول
سخنی محال گفتی و این از فضل تو عجیب بود و از مثل تو کسی غریب نمود جواب داد
که حیات (زندگی ۱۲) مردم نه همین در بقای بدنست همه کس داند که نهایت بقای آدمی بهزار
سال نرسد اما چون نام نکو بعد از وفات حیاتی دیگرست غرض من آن بود که رقم
نیکنامی آن حضرت هزار سال بر صحیفهٔ روزگار باقی ماند قطعه

کسی کو شد بنام نیک مشهور	پس از مرگش بزرگان زنده دانند
ولی آن را که بد فعلست و بدنام	اگرچه زنده باشد مرده خوانند

واز همین مقوله است این بیت بیت

سعدیا مرد نکونام نمیرد هرگز	مرده آنست که نامش به نکوئی نبرند

یکی از بزرگان در رسالهٔ خود آورده که ایوان نوشیروان و طاق کسری اگرچه رفعتی دارد
و در اطراف عالم بلند آوازه است اما استعجاب نه در علو (بلندی ۱۲) کنگره است و نه در حسن غرفه
و پنجره (جالی ۱۲) چه خشتی چند بر هم نهادن و دری چند در هم گشادن چندان کاری نیست
نظاره‌گاه عقل آنست که در زاویهٔ تنگ آن پیرزن تامل کنند که در گوشهٔ ایوان
شاهی واقع شده بود و خبر آن چنانست که وقتیکه ایوان کسری تمام شد و عمارت
کاخ و منظره‌اش (جهروکا ۱۲) سمت اتمام یافت نوشیروان جمعی از حکما و ندما را گفت نظر کنید که
در این عمارت هیچ عیبی و خللی هست تا بتدارک آن امر کنم ایشان بعد از نظر در
اطراف و جوانب آن بعرض رسانیدند که ای ملک این عمارتی ست که دست ارتفاع
کمر بند جوزا (نام برج ۱۲) می‌گشاید و شرفهٔ (کنگره ۱۲) رفیعش پایهٔ شرف بر سر ایوان کیوان (زحل ستاره ۱۲) می‌نهد قطعه

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چنین بنای همایون فلک ندید بچشم	چنین عمارت عالی جهان ندارد یاد
نخست بارگه اقبال باز کرد درش	دری ز خلد بروی جهانیان بگشاد

هیچ خللی در ارکان این ایوان و هیچ زللی (لغزش ۱۲) در اطراف آن نیست الا آنکه در گوشهٔ ایوان خانهٔ ایست مختصر و کلبهٔ بس محقر دودی از روزن آن ویرانه بر می آید و دیوار آن را سیاه و تیره میسازد اگر این صورت برطرف (ناچیز ۱۲) شود بغایت مناسب ست و چنین چشم زخمی ازین ایوان دفع کردن لازم و واجب نوشیروان گفت که این خانهٔ ملک پیرزنی ست (یعنی خلل ۱۲) عمر گذرانیده و آفتاب زندگانیش بسر حد غروب رسیده من در وقتیکه اساس این ایوان می نهادم و معماران طرح آن میکشیدند این خانه مانع بود ازانکه سطح پیش ایوان هموار باشد کسی پیش پیرزن (یعنی بفقشه ۱۲) فرستادم که این کلبه را بهر بهائی که خواهی بفروش تا زر بدهم یا منزلی خوشتر ازین برای تو مهیا سازم پیرزن پیغام فرستاد که ای ملک من درین خانه متولد شده ام و بدین کلبه مستانس (انس پذیر ۱۲) گشته من عالم را در ملک تو میتوانم دید و تو این آشیانهٔ محقر و ویرانهٔ مختصر برین گدای بینوا میتوانی دید من ازین سخن متاثر (اثر قبول کننده ۱۲) شده دیگر هیچ نگفتم تا وقتیکه ایوان تمام شد هر زمان دودی از روزنهٔ او بیرون می آمد و دیوارها را تیره و دماغها را خیره میساخت پیغام دادم که این دود چرا میکنی گفت برای خود چیزی می پزم هیچ نگفتم تا شب در آمد خوانی آراسته با مرغ بریان برای او فرستادم و گفتم که ای مادر هر شب خوانی بانواع اطعمه برای تو بفرستم تو درین کلبهٔ تنگ آتش مفروز که از دود آن ایوان ما سیاه شود جواب فرستاد که در عالم چندین گرسنه و فاقه زده با چشم گریان و دل بریان باشند و من مرغ بریان خورم کی روا بود از آفریدگار خود می ترسم که

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بعد از ہفتاد سال کہ جوینہ وکشکینہ حلال خوردہ باشم الحال مرغ ولوزینۂ حرام خورم این کلبۂ مرا برقرار بگذار کہ زینت ایوان عدالت تست امرا چون ببنید کہ تو از کمال عدالت روا نمیداری کہ کلبۂ تاریک من از من بستانی دیگران نیز دست تصرف باملاک رعایا دراز نکنند ودیگر آنکہ ایوان تو دیر سال نخواہد ماند وقصۂ خانۂ من مدتہا بر صفحات اوراق روزگار مرقوم ومسطور خواہد بود من این سخن را از و بپسندیدم وبہمسایگی او رضی شدم آوردہ اند کہ پیرزن گاؤکے لاغر داشت ہر صباح از خانہ بیرون کردی وبصحرا بردی وشبانگاہ از صحرا باز آوردی ودرین دو وقت آن گاؤ بر روی فرشہای ملون کہ در پیش دیوان ترکیب وترتیب یافتہ بود میگذشت روزے یکے از ندما گفت اے پیرزن این حرکت مکن کہ ناموس ملک را مے شکنی واساس ہیبت سلطنت را خراب میکنی عجوزہ جواب داد کہ ناموس ملک بظلم می شکنند نہ بعدل وبنای سطوت پادشاہی بجہل خراب میشود نہ بعقل انچہ میکنم برای نیکنامی پادشاہ میکنم وخوب فرجامی او می طلبم والحق راست گفتہ زیرا کہ ازین صورت ہزار سال گذشتہ وحکایت کلبۂ پیرزن وایوان نوشیروان ہنوز در دفترہا مثبت ست وبرزبانہا جاری

نان جو ۱۲ — نان جو وغیرہ ۱۲ — تصغیر گاؤ ۱۲ — آبرو ۱۲ — پیرزن ۱۲ — یعنی لکھا ہوا ۱۲

فرد

جزاے حُسن عمل بدکہ روزگار ہنوز	خراب مے نکند کارگاہ کسرے را

در کلمات منوچہر آمدہ کہ دنیا اعتماد را نشاید عاقل آنست کہ بر اقبال عاریتی دل نہ نہد وبداند کہ ہر کرا خدای پادشاہی داد حق آن نعمت بر وفرض گشت وحق آن چنان ست کہ میان مصالح معاش ومعاد جمع کند تا در دنیا نیکنام باشد ودر عقبی خجستہ فرجام

پیش آنا دولت کا ۱۲ — دنیا ۱۲ — آخرت ۱۲

[illegible]

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بانقوت همنشین شو با مروت یار باش	ونگهی از تاج و تخت خویش برخوردار باش

آورده اند که کیقباد مملکت خود را بقوت رای ثاقب روشن ۱۲ ضبط کرد و نفسهاے نیکو نهاد و از مآثر او یکے آن بود که شاعران و مداحان را دوست داشتی و گفتی نام بدو چیز نیکیان ۱۲ باقی میماند یکے بمدح و دیگرے بعمارت قطعه

گر نبودی نظم فردوسی چه دانستی کسے	بزم کیکاوٗس و رزم رستم و اسفندیار
گشت از نظم نظامی نام بهرامی بلند	شد ز شعر انوری اوصاف سنجر آشکار

آورده اند که سلطان محمود باغے ساخت چون روضهٔ رضوان دلکشا و مانند فردوس برین بهجت افزا از نزهت دوری پژمردگی سے ۱۲ و صفا چون بوستان بهشت تازه و خرم و از غایت طراوت و نزهت رشک گلستان ارم دوری برائی سے ۱۲ نظم

بسے گل شگفته بر اطراف باغ	برافروخته هر یکے چون چراغ
ریاحین دمیده بر اطراف جوے	صبا عطر بیز و هوا مشکبوے
درختش ز طوبے دلآویز تر	گیاهش ز سوسن زبان تیز تر

و پدر خود ناصر الدین سبکتگین را ضیافتے کرد که خوان سالار فلک بزمی بدان زیبائی ندیده بود و گوش زمان سماطی بدان آرائش نشنیده طعامهاے لذیذ که از موائد خلد برین نشان میداد دستارخوان ۱۲ حاضر کرد و شربتهاے خوشگوار که از حلاوت ذوق خوانها ۱۲ شراب طهور حکایت میکرد بنظر آورد مثنوے

ابا هاے نوشین عنبر سرشت آش ۱۲	خبر داد از خوردهاے بهشت
ز مرغان فربه شیرین ۱۲ تو گوئے بساط	برآورده پر مرغ وار از نشاط

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

زلوزینهاء و زحلواے تر	به تنگ آمده تنگهاے شکر

پس از فراغت طعام پسر از پدر پرسید که این باغ در نظر انور چه نوع مے نماید ناصر الدوله گفت جان پدر این باغ عظیم زیبا و روضۀ بغایت دلکشا ست اما از ارکان دولت و ملازمان حضرت ما هر کس خواهد مثل این باغ تواند ساخت پادشاهان را باید که باغ چنان سازند که دیگری را مثل آن ساختن میسّر نشود و میوهای آن در هیچ بوستان بدست نیاید سلطان فرمود که آن قسم باغ کدام خواهد بود جواب داد که آن نهال تربیت و احسان در بوستان فضلا و حکما و شعرا نشاندن تا ثمرۀ حاصل کنی که سردی زمستان و گرمی تابستان دران تصرف نتوان کرد نظامی عروضی گفته است نظم

عمارتهاے عالی ساخت محمود	که هر یک همسر چرخ برین بود
نه بینی زان همه یک خشت بر پاے	ثنای عنصری ماندست بر جاے

و هم برین نمط قطعه مشهور ست قطعه

نوشیروان عمارت باغی خیال داشت	وز هر نوع بدل خود اندیشه بر گماشت
بوزرجمهر گفت که اے شاه کامران	باغے چنان نشان که نیابد گهی زیان
آب و زمین مملکت اکنون بدست تست	باغے بساز بر طرف جوئبار آن
تخمے نشان که دولت باقیت بر دهد	کین باغ عمر گاه بهارست و گه خزان

باب سی و هفتم در رعایت حقوق

اداے حقوق بر دست همت کافۀ بریت عموماً و ارباب دولت و اصحاب قدرت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خصوصاً لازم ست چه این معنی بر طهارت ذات و لطافت صفات و علو نسب و سمو حسب دلیلی ظاهر و حجتی باهر ست و بعد از ادای حق نعمت الٰهی ادای حقوق شفقت والدین باید نمود که حق سبحانه تعالے رضای خود را برضای ایشان باز بسته چنانچه در حدیث قدسی هست که مَنْ رَضِیَ عَنْهُ وَالِدَاهُ فَاَنَا عَنْهُ رَاضٍ یعنی هر که پدر و مادر ازو خوشنود باشد پس من هم ازو خوشنود باشم و احسان کردن با ایشان بعبادت خود قرین ساخته هست که وَقَضٰی رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا و حکم کرد پروردگار تو که نه پرستید مگر او را و نیکوئی کنید با پدر و مادر و مقرر ست که خشنودی پدر هم در دنیا موجب دولت ست و هم در آخرت سبب نجات و سعادت مثنوی

چو هرمز ز پرویز خوشنود بود	بسے دولت و حشمتش رو نمود
چو شیرویه تعظیم خسرو نکرد	ازو باد نکبت برآورد گرد

آورده اند که مالک دینار رحمة الله سالی بحج رفته بود چون مردم از عرفات باز گشتند شبانه مالک در خواب دید که دو فرشته از آسمان فرود آمدند یکے از ان دیگرے را پرسید که امسال حج که پذیرفته شد جواب داد که حج همه حاجیان بدرجۀ قبول رسید الا حج احمد بن محمد بلخی که این همه راه آمده و مشقت سفر اختیار کرده و او را از قبول حج محروم ساخته اند بیت

بیچاره کسے کو شود از کوی تو محروم	پس نیست ورا جاے دگر در همه بوم

ے جس سے راضی ہوں اُسکے ماں باپ تو مین اُس سے خوش ہون ۱۲ ے اور حکم کیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو مگر اُسی کو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مالک بیدار شد و از آن اندیشه تا روز خواب نکرد علی الصباح برفت و قافلۂ خراسان را پیدا کرد و در میان قافله میگردید و احمد بلخی را می طلبید ناگاه بخیمۂ بزرگ رسید دید که دامن خیمه برانداخته اند و جوانی زیبا روی پلاسی[1] پوشیده است و بند بر پای و غلی بر گردن نهاده چون چشمش بر مالک افتاد سلام کرد و گفت ای مالک آن جوانی که در خواب دیدی که حج او قبول نکرده اند منم و این پلاس و غل و بند نشانه محرومی من ست مالک گوید متحیر شدم و گفتم الله اکبر ترا چنین ضمیر روشن و دل صافی ست هیچ ندانستۂ که این محرومی تو چراست گفت آری جهت آنکه پدر از من ناخشنود ست گفتم پدر تو کجاست گفت درین قافله است گفتم کسے با من بفرست تا نزد پدرت روم شاید که بشفاعت[2] او را از تو خشنود گردانم کسے با من فرستاد تا نزدیک وے رسیدم دیدم سائبانی زده فرشهای ملوکانه انداخته و پیری خوش محاوره بر کرسی نشسته و مردم بسیار در پیش وی صف کشیده فراپیش رفتم و سلام کردم جواب داد گفتم ای شیخ ترا هیچ پسری هست گفت آری ناخلفی که من از وی راضی نیم گفتم اے پیر میدانی که امروز نه وقت آنست که کسی آزار کسے در دل نگاه دارد امروز روز بخشیدن مظالم ست بحل کردن خصمان نشاید که تو فرزند خود را بعذاب مبتلا سازی و من مالک دینارم و دوش چنین بخواب دیده ام و نزد تو آمده خدا و رسول را بشفاعت آورده ام تا از سر گناه وی در گذرے و او را بحل کنی پیر چون این سخن بشنید برخاست و گفت اے شیخ نیت نداشتم که هرگز از وے خوشنود شوم اکنون تو مرد عزیز آمدی و شفیع بزرگ آوردی قبول کردم و از سر

[1] ٹاٹ کپڑا
[2] سفارش

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گناه او در گذشتم و دلم با او خوش شد مالک گوید پیر را دعا و ثنا گفتم و روی بخیمه جوان
آوردم تا او را بشارت دهم جوان را دیدم غل از گردن برداشته و بند از پاے برگرفته
و پلاس از بر بیرون کرده و جامهٔ پاکیزه پوشیده از خیمه بیرون آمد چون چشمش بر من
افتاد گفت ای مالک جزاک اللہ خیراً خدا ترا جزای خیر دهاد که میان من و پدر
صلح افگندی و ببرکت خوشنودی پدر حج ما را نیز رقم قبول برکشیدند مثنوی

آنکه تنت پارهٔ از جان اوست	قطرهٔ از چشمهٔ حیوان اوست
خدمت او کن که بجاے رسی	برگ دهش تا بنواے رسی

(سامان ۱۲ — توشه ۱۲)
و دعا و خشنودی مادر زیاده از پدر نتیجه مید هد و زود تر اثر میکند در حدیث آمده که
الجنة تحت اقدام امهاتکم بهشت در زیر قدمهای مادران شماست یعنی هر که ایشان را
خدمت کند و حق گزاری شفقتهاے ایشان بجاے آرد به بهشت رسد بیت

جنت که رضای مادران ست	اندر ته پاے مادران ست

و دیگر حقوق ذوی القربی رعایت باید کرد و صلهٔ رحم بجاے باید آورد و آن از جمله
(صاحبان قرابت ۱۲ — پیوندگی ۱۲)
واجبات اسلام ست و صله رحم عمر بیفزاید و روزی را فراخ گرداند و در احادیث
قدسیه هست که من رحمانم و اشتقاق رحم از اسم من ست هر که آن را پیوند کند من
(نکلنا ۱۲)
او را برحمت خود واصل گردانم و هر که آن را ببرد از رحمت خودش منقطع سازم
آورده اند که حق سبحانه وحی کرد بموسے علی نبینا و علیه السلام که با قرباے خود
نکوئی کن موسیٰ علیه السلام گفت الٰهی چه کنم که موافق رضاے تو باشد خطاب رسید
که احسان تمام کن با ایشان اگر غائب اند بسلام و دعا و اگر حاضر اند با فقیران

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

إ ب سی او یقیم

بنفقه و عطا و با توانگران بزیارت و ثنا بیت

برخویش کشاده کن ره وصلت خویش	تا از همه بیش باشی و از همه پیش

و دیگر حق اُستاد و معلم ست هرکه حق اُستاد و معلم بداند و حرمت ایشان بجای آرد در دنیا و عقبے ابرخوردار گرد دگفته اند حرمت اُستاد سیرت اوست و اوتاد جمعی از اولیا باشند که قیام عالم ببرکت وجود ایشان بازبسته است نظم

فرامش مکن حق اُستاد علم	که بر همت اوست بنیاد علم
اگر دولت مهر اُستاد نیست	بدست اُمید تو جز باد نیست
مر استاد را هر که محکوم (محبت) شد	بسے بر نیاید که مخدوم شد

دیگر حق آنها که قرب و جوار ثابت دارند یعنی منازل ایشان در حوالے قصر و باغ و درگاه و بارگاه واقع (همسایگی) شده و در حدیث آمده (مکانها) که هر که بخدای و روز قیامت ایمان دارد گو همسایهٔ خود را گرامی دارد گرامی داشتن همسایه آنست که بدان مقدار که مقدور باشد نفع بدو رساند و ضرر خود و ضرر دیگران از و باز دارند و اگر درویش و بینوا بود پیوسته از احوال وی استفسار نمایند آورده اند که درویشی در همسایگی توانگری خانه داشت روزی کودکی از خانهٔ توانگر بخانهٔ درویش آمد دید که آن درویش با عیال و اطفال خود طعام مے خورد آن کودک زمانے ایستاد و میل طعام داشت کسے او را مردمی (مروت) نکرده او گریان گریان بازگشت و بخانهٔ خود باز آمد پدر و مادر از گریهٔ او متالم شدند و سبب پرسید گفت بخانهٔ همسایه رفتم و ایشان طعام میخوردند و مرا ندادند (اندوهگین) پدرش فرمود تا طعامهاے گوناگون حاضر کردند و چنانچه طریقهٔ کودکان بد خو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مے باشد میگریست و می گفت که مرا ازان طعام که در خانهٔ همسایه میخورند میباید داد
پدر در رخانه و بدر خانهٔ همسایه آمد و اورا بیرون طلبید و گفت ای درویش چرا باید
که از تو بجار رنجی رسد درویش گفت حاشا که از من رنجی بشما رسد توانگر گفت رنجی
ازین بدتر چه باشد که پسر من بخانهٔ تو آید و تو با کسان خود طعام خوری و اورا ندهی
تا گریه کنان باز گردد و حالا هیچ چیز آرام نگیرد و طعام شما می طلبد درویش زمانے
سر در پیش افگند و گفت اے خواجه در ضمن این سریست از من مپرس که
پردهٔ من دریده (میان ۱۲) میشود قطعه

اے که بر مرکب تازنده سواری هشدار	که خر خارکش سوخته در آب و گل ست
آتش از خانهٔ همسایهٔ درویش مخواه	کانچه بر روزن او میگذرد دود دل ست

خواجه مبالغه کرد که سر خود را باز گوی گفت بدانکه آن طعام که میخوردیم بر ما حلال
بود و بر پسر شما حرام نخواستیم که طعام حرام بدو دهیم خواجه گفت سبحان الله طعامے
هست در شرع که بر یکے حلال باشد و بر دیگری حرام درویش گفت که در قرآن
نخوانده که فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ هر که درمانده به بیچارگی و تنگدستی مردار برو حلالست
(پس جو کوئی ناچار ہو جائے درماندگی میں ۱۲)
و بر آنکه درمانده نباشد حرام بدانکه سه روز بود که عیال و اطفال من طعام نخورده بودند
و هیچ نوع چارهٔ آن نمیتوانستم کرد امروز در فلان ویرانه دراز گوشی مرده دیدم قدرے
گوشت از وے ببریدم و آوردم و طعامے پختیم و میخوردیم که کودک شما در آمد صورت
حال این بود که بسمع شما رسید بیت

ترا شب بعیش و طرب می رود	چه دانی که بر ما چه شب می رود

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خواجه که این سخن بشنید بسیار بگریست وگفت واویلاه اگر حضرت خداوند تعالی روز قیامت با من عتاب کند که در همسایگی تو چنین صورتی بود و تو از حال همسایه بیخبر بودی چه جواب دهم پس دست درویش بگرفت و بخانهٔ خود آورد و از نقد و متاع که داشت یک نیمه بوی داد شبانه حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم را در واقعه دید که او را میگویند ای خواجه بدان شفقت که با همسایه کردی گناهانت آمرزیده شد و در مال تو برکت پدید آمد و فردا در بهشت همنشین من خواهی بود شعر

دستگیری گر کنی همسایهٔ درویش را	با پیمبر در جنان همسایه بینی خویش را

و چون دار السلطنه مر پادشاه را بمنزلهٔ خانه ایست پس هر بینوا و محتاجی که در آن شهر باشد ایشان را حق جوار ثابت ست و سلطان را از حال ایشان با خبر بودن واجب و این خبر مشهور ست که حضرت یوسف علیٰ نبینا و علیه الصلوة والسلام (ہمارے نبی پر اور انپر درود و سلام ۱۲) در سالهای قحط بوقت آنکه در مصر پادشاه بود هر روز ضعیف تر و نزار تر شدی سبب این حال از وی پرسیدند جواب نداد بعد از آنکه بسیار الحاح (یعنی گڑگڑانا ۱۲) کردند گفت مرضی دارم نهانی حکما گفتند شما مرض را تقریر فرمائید تا بمعالجه مشغول شویم گفت هفت سال ست که بر مسند پادشاهی متمکن شده ام و زمام اختیار رعایای مصر بدست تصرف من باز داده اند و درین مدت نفس من در آرزوی آنست که او را از نان جو سیر گردانم و نکرده ام گفتند این مشقت چرا میکنی گفت موافقت محتاجان و گرسنگان میکنم و می ترسم که یک کس شبی در ولایت مصر گرسنه باشد و من آن شب سیر باشم مرا بقیامت گرفتاری بود شیخ العالم در قحط بخارا فرموده اند

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رباعی

اے کردہ شکم سیر ز انواع طعام	یاد آر از ان گرسنۂ بے آرام
تو شب ہمہ شب بخواب و او نالہ کنان	خود گو کہ چنین روا بود در اسلام

گویند ملک صالح از ملوک شام شبہا با یک غلام بیرون آمدی و در مساجد و مقابر و مزارات بگشتی و احوال ہر کس تفحص نمودی شبی در زمستان می گشت بمسجدے رسید درویشی را دید کہ از برہنگی مے لرزید و میگفت الٰہی پادشاہان دنیا نعمت ترا سرمایۂ حظوظ نفس و ہوا ساختہ اند و از احوال ضعیفان و محتاجان غافل شدہ اگر ایشان خوشیہا۱۲ فردائے قیامت در بہشت خواہند بود بعزت و جلال تو کہ قدم در بہشت نخواہم نہاد ملک صالح این سخن را استماع فرمودہ بمسجد قسم۱۲ در آمد و جامۂ با بدرۂ درم پیش درویش نہادہ بگریست و گفت شنیدہ ام کہ درویشان پادشاہان بہشت خواہند بود امروز کہ ما پادشاہیم با شما از در صلح در آئیم فردا شما پادشاہ باشید در خصومت بر ما مکشائید و نظر حمایت از ما باز مگیرید مثنوی

من امروز کردم در صلح باز	تو فردا بروئیم مکن در فراز
من آنکس نیم کز غرور حشم	ز بیچارگان روے درہم کشم
تو ہم با من از سر بنہ خوے زشت	کہ تا سازگاری رود در بہشت

دیگر رعایت حقوق مہمانان لازم ست چہ مہمان ہدیہ باشد موافقت۱۲ از نزدیک خدای و در حدیث آمدہ کہ ہر کہ بخدای ایمان دارد روز قیامت تحفہ۱۲ نیز گو مہمان را گرامی بزرگی۱۲ دار و اکرام مہمان آنست کہ او را عزیز دارند و با او نوعے سلوک نمایند کہ سبب آبروے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وی شود و هرچه توانند از تکلفات به نسبت وے بجاے آرند قطعه

چون مشرف شوی بمهمانے	هرچه داری فدای مهمان کن
در رهِ مردمے و دلداری	هرچه دلخواه او بود آن کن

حکما گفته اند در مهمان منگر که کیست در کرم خود نگر که مقتضے اچیست و این حکایت مشهورست که طلحة الطلحات[1] را واقعه افتاد که تنها به قبیله نبی قیس نزول کرد سید (سردار ۱۲) قبیله مالک بن عوف بود او را نشناخت و بر بزرگی و شرف او اطلاع نیافت در مهمانداری و اکرام او تقصیر واقع شد طلحه آن جام زهر مذلت را تجرع[2] کرد و آن بارگران را بقوت کرم جبلی[3] و عز حسب و نسب تحمل نمود چون از ان قبیله رحلت کرد مالک را معلوم شد که مهمان چه کس بوده بغایت شرمنده شد و از روے اعتذار[4] بوی رقعه نوشت و از عقب فرستاد مضمونش آنکه شما را نشناختم و طریق خدمتگاری بر وجهے که لائق خدام باشد مهیا نساختم این زمان دل از ین معامله ریش ست و سر از ین خجالت در پیش فرد

چگونه سر ز خجالت بر آورم از پیش (زخمی ۱۲)	که خدمتے بسزا بر نیامد از دستم

توقع آن دارم که از تقصیرے که واقع شده مرا معذور (معاف ۱۲) داری و چون شیوه کرم تو مقتضے قبول عذر خواهان ست این خطا از من درگذاری بیت

اگر در خدمتت تقصیر دارم	به فضل کاملت امیدوارم

طلحه جواب نوشت که انچه بمن توقع کردهٔ از قبول عذر دغدغه (یعنی اندیشه ۱۲) مکن که مروت من

ا؎ طلحة الطلحات لقب طلحه بن عبدالله بن خلف خزاعی ۱۲ ۲؎ گهونٹ گهونٹ پینا ۱۲ ۳؎ پیدایشی ۱۲ ۴؎ عذر کرنا ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اقتضاے آن میکند که هزار چندین گناه را بیک عذر خواهی درگذرانم بیت

چون پرتو عذر از افق روے نمود	ناپید شده چو سایه هر جرم که بود

امّا آن سخن که ترا نشناختم سخنے ناستقیم [ناهموار ۱۲] ست واز شیوهٔ [روش ۱۲] کرم دور جهت آنکه در مهمانی رسوم اعزاز واکرام باشراف واعاظم [بزرگان ۱۲] مخصوص داشتن قضیهٔ [یعنی حکم ۱۲] مروت وشیمهٔ [خصلت ۱۲] اهل فتوت [جوانمردی ۱۲] نیست شرط میزبانی آنست که چون آفتاب برهمه کس یکسان تابد ومانند باران برهمه جا بیک طریقه بارد اگر مهمان مردے بزرگ ست حق بزرگی او بجاے آورده باشد واگر فرومایه بود احسان واکرام خود ظاهر کرده چه تقصیر در خدمت بزرگان موجب ندامت وواسطهٔ خجالت ست وتفضیل دربارهٔ ناستحق سبب بدنامی وپشیمانی نیست ودرهمین معنی گفته اند قطعه

مهمان را عزیز باید داشت	از رهِ مردے و جوانمردی
گر بزرگ ست ولائق خدمت	خود حق او بجاے آوردی
ور بود سفله کس نخواهد گفت	که چرا با وے این کرم کردی

جمعی بزرگان بوده اند که دربارهٔ خصم خود رعایت مهمانداری نموده اند چنانچه در تواریخ مسطور ست که در کرمان ملکی بود بغایت سخی ومهماندار پیوسته در مهمان خانهٔ او کشاده بود وخوان احسان او برای خاص وعام نهاده هر که بشهر او آمدی بر سفرهٔ کرم او نان خوردی وتا در آن شهر بودے وظیفهٔ چاشت وراتبهٔ شام از ضیافت خانهٔ وی بردی وقتے عضدالدوله لشکر کشیده قصد تسخیر [تابع کرنا ۱۲] ولایت کرد ملک طاقت مقاومت نداشت بحصار در آمد هر روز لشکر عضدالدوله بدر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حصار آمدندی و جنگ سخت کردندی و هر شب ملک کرمان آن مقدار طعام که لشکر عضد را کفایت بودی فرستادی عضد بپیغام داد که روز حرب کردن و شب نان دادن چه معنی دارد و جواب فرستاد که جنگ کردن اظهار مردیست و نان دادن وظیفهٔ مردمی ایشان اگرچه دشمن اند اما غریب بشهر و ولایت من اند از مروت نباشد که ایشان در منزل من نان خود خورند عضد الدوله بگریست و گفت کسے را که چندین مروت باشد با وے حرب کردن از بے مروتی ست لشکر باز گردانید و تعرض وی بار ثانی نکرد فرد

مردمی کن بجای دشمن و دوست	کز مروت زیان نکرد کسے

و شرطی دیگر در مهمان داری آنست که اگر از مهمان جریمه صادر شود یا قبل ازین خطائی واقع گشته باشد چون از خوان احسان او نواله تناول نماید از سر آن گناه درگذرد چنانچه منقول ست که سی صد اسیر از دشمنان معن بن زائده نزدیک او آوردند او خواست که بسیاست ایشان حکم فرماید کودکے از میان اسیران برخاست و گفت اے امیر بخدا لے سوگند بر تو که مرا آب دهی و تشنه نکشی معن فرمود تا جام آب بدست آن کودک دادند دیگر گفت ای امیر قوم من نیز تشنه اند اگر من آب خورم و ایشان نخورند از مروت دور باشد و اگر آب نخورم تشنه مانم البته چون سیاست خواهی کرد همه را آب ده بفرمود تا همه را آب دادند و چون همه آب آشامیدند کودک برخاست و گفت اے امیر ما همه مهمان تو شدیم و اکرام ضیف واجب ست و مهمان را کشتن رسم اهل کرم نیست معن از فصاحت وی متعجب شد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وہمہ اسیران را آزاد کرد و ہم بدین نوع حکایتے آوردہ اند کہ یکے از امرا مبلغی مال در ذمہ کسی داشت و آن کس در اداے آن مماطلت می نمود او را بہ محصل سپرد کہ آن مال از وے بستاند محصل او را بخانہ خود بردہ تشدد می نمود آن کس بتضرع ہرچہ تمامتر التماس کرد کہ مرا نزد امیر برکہ سخنے واجب العرض دارم بخدمت وے تقریر کنم محصل را بر و رحم آمدہ او را بخانہ امیر آورد قضا را آنوقت خوان کشیدہ بودند محصل بر سر خوان نشست و آن مرد را نیز با خود بر سر خوان نشانید چون طعام خوردہ شد امیر را چشم بران کس افتاد محصل را گفت چون این مرد مہمان ما شد و از خوان ما نان تناول نمود الحال او را رنجانیدن مروت نباشد من آن مال را بوے بخشیدم بگذار تا برود قطعہ

اندر آئین میہمان داری	حرمت میہمان بباید داشت
بر لب جوئبار مہمانی	جز نہال کرم نشاید کاشت

دیگر رعایت حق سائلان از لوازم ست اگر بتعریض خواہند یا بتصریح و حرمان ایشان بقول حق سبحانہ کہ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْہَرْ منہی عنہ است و در حدیث آمدہ کہ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَلَوْ جَاءَ عَلٰی فَرَسٍ ہر سائل را حقیست و اگرچہ بر اسپے سوار باشد و این مبالغہ برای آنست کہ تا حق سوال ضائع نشود و در کلمات عیسوی سَلَامُ اللّٰہِ عَلٰی مَصْدَرِہَا آمدہ کہ ہر کہ سائلی را نا امید گرداند یک ہفتہ فرشتگان رحمت در منزل وے نہ روند و سلطان ابراہیم ادہم قدس سرہ در

لے لیکن سائل کو مت جھڑک ۱۲ ؎ سائل کیواسطے حق ہی اگرچہ گھوڑے پر آئے ۱۲ ؎ سلام اللہ کا اسکے صادر کرنیوالے پر ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

زمان سلطنت خود میفرمود که نیکو دوستانند این سائلان که بدرهای خانهٔ ما می آیند که هیچ دارید که بما دهید تا برای شما برداریم و بسرای آخرت بریم و آنجا ده برابر آن تسلیم شما شود قطعه

گرت شادی هر دو کون آرزوست	باحسان دل سائلان شاد کن
ور آزادیت باید از هر بلا	فقیری ز بند غم آزاد کن

دیگر حق درخواست شفیعان (شفارش کرنے والے ۱۲) رعایت باید کرد چه مقررست که شفاعت سوالیست بزبان تضرع و البته شفیع یکی از اشراف و اعیان خواهد پس احترام (بزرگی ۱۲) کلام این نوع مردم فرمودن و سخن ایشان که در بار عفو تجاوز (گذر دینا) از گناه مجرمان گویند شنودن عادت اهل سعادت باشد آورده اند که یکی از اکابر در باب مجرمی نزد معتضد خلیفه شفاعت کرد معتضد گفت این کس را گناه عظیم ست آن عزیز گفت من هم گناه عظیم را درخواست میکنم چه از سر گناهان خُرد بی شفاعت میتوان گذشت خلیفه را خوش آمد و شفاعت او را قبول کرد و آن مجرم را بخشید و فرمود که اگر کسی شفاعت کند برین نوع باید کرد بیت

آن را که چنین شفیع باشد	قدرش همه جا رفیع باشد

در نگارستان آورده که خداوندان قدرت را عفو کردن از خطاهای زیردستان نشان رفعت (بلند ۱۲) قدرست و علامت همت بلند و سخن شفیع بهانه ایست که سبب ظهور مرحمت ایشان گردد آورده اند که یکی را بخیانتی موسوم (نشان شده ۱۲) کردند قصهٔ او را در محکمهٔ والی ولایت بعرض رسانیدند بحبس او اشارت فرمود و مدتی مدید ذکر آن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

محبوس از صفحات ضمائر محو شد هیچکس از ویاد نکرد بزرگی دران روزگار بمزید حق گذاری وفرط وفاداری مخصوص بود و با محبوس محبتی داشت بوالی رقعه نوشت مضمون آنکه درگذشتن از زلات (لغزشها ۱۲) مجرمان ومزلات (جمع مزلت گناه ۱۲) اقدام ایشان از وظیفهٔ مراحم اهل اختیار وعواطف (مہربانیہا ۱۱) ارباب اقتدارست وآن فقیر محبوس درمانده ایست بمحنت گرفتار گشته و نزدیک بهلاکت رسیده ومیدانم که کرم عمیم آن جناب درخلاص گرفتاران بهانه جویست اگر دامن عصمت آن زندانی از لوث (آلودگی ۱۲) این جریمهٔ پاک ست بخلاص و نجات او اشارت عالی ارزانی باید داشت واگر غبار گناهی برجیب طهارت او نشسته است بآب عفو وکرم بباید شست واگر غیر ازین دو معنی صورتے (گریبان ۱۲) دیگر هست گناه او را بشفیعان باید بخشید۔ قطعه

بجود شامل وانعام عام بر همه کس	ترا ست فضل چو خورشید فیض چون باران
منه در آتش اندیشه بیگناهان را	بآب عفو بشو نامهٔ گنهگاران
وگر جزین دو صفت هست حالتی دیگر	بود برای چنین کس شفاعت یاران

چون رقعه بوالی رسید و بر آن لطف مقالت (کلام ۱۲) وحسن شفاعت اطلاع یافت درجواب نوشت که بیت

آنرا که ز روے لطف درخواست کنی	کارش بصلاح آری وراست کنی

بوساطت شفاعت آن عزیز مشفق وشفیق صادق که از ریاض کلماتش (بسبب ۱۲) روائح مهر و وفا میدمید واز مقالاتش لوامع (روشنیان ۱۲) صدق وصفا می درخشید از سر جرم کرده وناکرده او درگذشتیم وعنان انتقام از صوب (طرف ۱۲) گناه او معطوف (بلا لینا ۱۲) ساخته از مهلکهٔ (جاے ہلاک ۱۲) حبس آزاد کردیم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بیت

بفرمانت توان از جان گذشتن	زجرم کس چرا نتوان گذشتن

مقررست که شفاعت را در اجراء حدود شرعی مدخلی نیست بلکه شفاعت در آن باب از اهل ایمان و امانت و ارباب دین و دیانت نیاید و در قرآن مجید آمده که وَلَا تَاخُذکُم بِهِمَا رَافَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ باید که در حدود الٰهی شفقت و مهربانی شما را در نیاید و در سیاست طمغاج خانی مذکورست که جوانی را به تهمت دزدی گرفته نزد وی آوردند بغایت صاحب جمال آراسته بزیب خط و خال ابداع (ایجاد ۱۲) ربانی به صیقل صَوَّرَکُم فَاَحسَنَ صُوَرَکُم آئینه رویش را جلا داده و مصور صنع الٰهی صفحه رویش را بقلم زیبا رقم لَقَد خَلَقنَا الاِنسَانَ فِی اَحسَنِ تَقوِیم چهره کشائی کرده بیت

هرچه بر صفحهٔ اندیشه کشد کلک خیال	شکل مطبوع تو زیباتر از آن ساخته اند

بادشاه فرمود تا بر سر چهار سوی (بازار ۱۲) شهر دست او ببرند ارکان دولت فغان در گرفتند و اعیان حضرت بیکبار عمامها از سر برگرفتند که ای ملک از سر گناه این جوان در گذر و سیاست او را بشفاعت ملازمان دیرینه موقوف فرمای ملک فرمود که مرا درین مهم مدخلی نیست خدای تعالی فرموده که دست دزد ببرید گفتند ای ملک چنان دستی که او دارد بریدن حیف است و ما را بران دست رحم می آید گفت شما را بر دست نازک دزد نباید گریست در دل پرخون صاحب کالا (اسباب ۱۲) نظر باید کرد تا این غنم بر دل

۱ اور نه لے تمکو اُن دونون پر مهربانی دین خدا مین ۱۲ ۲ نقشه کهینچا تمهارا پهر اچهی صورتین بنائین تمهاری ۱۲

۳ هر آئینه پیدا کیا همنے انسان کو اچهی صورت مین ۱۲ ۴ سرداران ۱۲ ۵ دستار ها ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شما سهل گردد دیگر رعایت حق کسی ست که اندک آشنائی داشته باشد یا
سوزنی خدمت ریزه کرده و اگرچه این وسیله بغایت اندک ست اما نظر کرم آن
را بزرگ مے سازد تا بدان بهانه [غرض ۱۲] فقیری را بنوازد آورده اند که شخصے خانه
شخصے بکرایه ستانده بود روزی چند آنجا بسر برده ناگاه ازان خانه بیرون رفت
وازان شهر سفر کرده بولایت دیگر افتاد و آنجا به منصب [مرتبه ۱۲] وزارت رسید آن فقیر
که خانه بدو بکرایه داده بود برخاست و روی بخدمت او نهاده چون بدان شهر
رسید از گرد راه روی ببارگاه وزیر آورد نا پرسیده خواست که به بارگاه در آید حاجبی [دربان ۱۲]
ایستاده بود گفت چه کسی و بچه جرأت بدین بارگاه در مے آئی گفت آشناے
وزیرم مرا آشنائی برین گستاخی میدارد حاجب [دربان ۱۲] پرسید که چه آشنائی داری
با وے گفت وقتے خانه بکرایه بدو داده بودم حالا آمده ام تا نظری در کار من کند
و مرا از حضیض [پستی ۱۲] مذلت بذروهٔ [بلندی ۱۲] عزت و حرمت برآرد حاجب بخندید و گفت اے
بیچاره تو مرد نادان بودهٔ این سهل وسیله ایست که خانه بکرایه داده بودم این
را حقی تصور کردهٔ و آمدهٔ که حق گزاری این را رعایتی یابی برو سر خویش گیر و مهمے
دیگر در پیش آر قضا را وزیر از پس پرده این گفت و شنید استماع مے نمود حاجب را
طلبیده گفت با که سخن میگفتی گفت مردی آمده که من آشناے وزیرم و وقتے
خانه بکرایه بدو داده ام او را ملامت میکردم که این سخن مگوی و بچنین سهل وسیله
قرب وزیر مجوے و توقع التفات و انعام مدار وزیر گفت غلط کردی برو و او را
بیار که آشنای قدیم من ست و حقوق خدمت دارد حاجب برفت و او را در آورد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وزیر او را تعظیم بسیار کرد و دلنوازی بیشمار بجای آورد و احوال عیال و اطفال او
پرسید و برای هر یک تحفه و تبرکے بزرگانه ترتیب داد و او را دوستکام و بامرادے
(اے بکام دوست ۱۲)
تمام بمنزل و مقام باز گردانید مثنوی

نو رده از مهر و وفا سینه را	سهل مدان صحبت دیرینه را
روی مگردان ز رفیقان خویش	یاد کن از خدمت یاران پیش

آورده اند که روزے عبدالله طاهر بار عام داده بود و ارباب حاجات مرادات
خود عرض میکردند و باحصول مراد مراجعت می نمودند شخصے در آمد که ای امیر مرا بر تو هم
حق نعمت ست و هم حق خدمت توقع دارم که هر دو حق را رعایت کنی و مرا از درگه
(گمنامی و بیقدری ۱۲)
خمول بدرجه قبول رسانی عبدالله طاهر گفت حق نعمت کدام ست گفت فلان روز
در بغداد با کوکبهٔ دولت بر در خانه من گذر میکردی من بدر خانه خود آب زدم تا
(نشستن گرد یعنی منزل ۱۲)
گرد بر جامهٔ تو نه نشیند نعمت آن آب ست که برای تو بر خاک ریخته ام و حق آن
میخواهم بیت

کسی کو بر تو دارد حق آبے	فراموشش مکن در هیچ بابے

عبدالله پرسید که حق خدمت کدام ست گفت در آن محل که سوار میشدی من
بدیدم و بازوی ترا گرفتم تا سوار شدی امیر گفت راست میگوئی هر دو حق تو ثابت
ست پس او را تربیت تمام داد نظم
(پرورش ۱۲)

بزرگانے که اهل همت دارند	همه مسکین نواز و حق گزارند
ز جام جاه بیهوشی نه نیکوست	ز همراهان فراموشی نه نیکوست

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اساس مکرمت بر حق شناسی ست ‖ بصورت ناشناسی ناسپاسی ست

دیگر رعایت حق کرم بر ذمهٔ اہل ہمم از قبیل فرائض ست یعنی کرم خود نه کرم دیگرے
و این صورت چنان باشد که شخصے خواہد که با ایشان در اظہار حقی که ندارد حیله
پیش برد و از مہلکه خلاص یابد ایشان آن را دانند و بر روے وے نیاورند و
رعایت حق کرم کرده چنان فرانمایند که آن فریب را ندانسته اند و آن غدر و ریا (عذر)
نشناخته و این غایت کرم و نہایت مروت ست آورده اند که یکی را بتہمتے نزد زیاد
بصری آوردند و زیاد بقتل او اشارت فرمود جلاد تیغ برکشید و خواست که چشم او را بر
بند و بیچاره دریای بلا را دید در شور آمده و نہنگ اجل دہن باز کرده تضرع و زاری
آغاز کرد مفید نیفتاد بتوبه و استغفار (طلب آمرزش) اعتصام (چنگ زدن) نمود سود نداشت گفت ای امیر میان
ما و شما حرمت جوار (ہمسائگی) ست و قرب مزار ہمسائگی را در شرع مروت و مذہب فتوت
اعتبار تمام ست اگر در رعایت من تقصیرے رود عیب جویان زبان طعن دراز
کنند و خرده گیران در اعتراض بگشایند که امیر حق ہمسائگی نگاه نداشت و
ہمسایگان را پائمال (عیب) جفا کرد امیر فکر فرماید که خون چون من ضعیفی ریختن و خود
را نشانه تیر ملامت کردن از ہمچو توئی که در گلشن اخلاق تو خار آزار نرسته و
بر دامن اوصاف تو غبار ستم نه نشسته است بدیع و بعید ست قطعه

مرا سہل ست از جان دست شستن
چه خواہی گفت پیش نکته گیران

چه غم گر صد (نادر) چو من نابود (دور) ه گردد
ترا گر آستین آلوده گردد

زیاد در فکر دور و دراز افتاد و پیک اندیشه را باطراف و جوانب فرستاد ہیچ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وجه پی بسر کوی آشنائی نبرد گفت بیان کن تا همسائگی در کدام محله بوده و حق جوار در کدام دیار ثابت شده گفت خانهٔ پدر من در بصره با خانهٔ امیر هم آستان بوده و پدرم بیشتر وقت با ملازمان امیر همداستان بوده زیاد گفت پدر ترا چه نام بود گفت ای امیر از هول جان نام خود را فراموش کرده ام چه جای نام پدر است زیاد بخندید و آن بیچاره را ببخشید فرد

بیک لطیفه کریمان هزار جرم به بخشند	لئیم نیم گنه با هزار عذر نه بخشد

دیگر رعایت حقوق رعایا بعدل و احسان ست و حقوق اولاد و امرا و وزرا و ملازمان و سپاهیان و خادمان در باب آخر سمت گزارش خواهد یافت انشاء الله تعالی

نقش ۱۲

باب سی و هشتم در صحبت اخیار

مصاحبت نیکان و مجالست دانایان کیمیاے سعادت ابدیست و راه نماے دولت سرمدی همنشینی ۱۲ مثنوی دائمی ۱۲

مهر پاکان درمیان جان نشان	دل مده الا بمهر دل خوشان
نار خندان باغ را خندان کند	صحبت مردانت از مردان کند
سنگ گر خارا و گر مرمر بود	چون بصاحبدل رسد گوهر شود

ملوک فارس را قاعده آن بود که هرگز صحبت ایشان از حکما و فضلا خالی نبودی و هیچ حکم بے مشورت ایشان نکردندی و ازین جهت که بناے سلطنت بر عدالت و راستی نهاده بودند مملکت ایشان چهار هزار سال و کسری در کشید و سلطان سنجر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ماضی رحمة الله علیه حکیم عمر خیام را با خود بر تخت نشاندی و خلفای عباسی با آنکه خود دانشمند بودند همه حل و عقد کار ایشان مبنی بر کلام اهل علم و ورع بودی و در خلافت نامهٔ آلهی مذکورست که پادشاه کسی را توان گفت که صاحب شوکت باشد و حکم او بر وفق حکمت بود پس لازم ست خداوند قدرت کامله را متصف شدن بحکمت بالغه و این اتصاف برین وجه دست دهد که چگونگی تدبیر و تصرف درین جهان بیاموزد و بر وجه آموخته بکار برد و برین تقدیر او را بمصاحبت و مخالطت علما و فضلا و حکما و عرفا میل باید نمود و از جاهلان و غافلان و بدخویان احتراز باید فرمود نظم

همنشینی کو لطیف و کامل ست	راحت روح ست و آرام دل ست
وانکه نادانی و غفلت وصف اوست	صحبتش مانند زهر قاتل ست

یونانیان را رسم آن بوده که حاکم ایشان کسے باشد که علم و حکمت او از همه علما و فضلاے زمان بیشتر بود یا کسے که منظور نظر و محکوم حکم مردی علیم و حکیم باشد تا از صحبت او انوار فضیلت بر صفحات حال او لائح گردد که صحبت را اثر عظیم ست در خبر آمده که همنشین نیک مثل عطارست که اگرچه از عطر خود چیزے بتو ندهد بارے از رائحهٔ او بهره مند گردی و مثل قرین بد مانند کورهٔ آهنگرست که اگر بآتش آن نسوزی اما از دود و بخار آن متاذی شوی شنوی

در گذر از کورهٔ آهنگران	کاتش و دودی رسد از هر کران
رو بر عطار که پهلوے او	جامه معطر شود از بوے او

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

و از جملهٔ اهل علم و حکمت که پادشاه را از ایشان ناگزیرست یکی فقیهی بود عالم و عامل و متدین که احکام شرع را نیک ضبط کرده باشد و مسائل اصل و فرع را بتمام دانسته تا بوقت فرصت در مجلس همایون از حلال و حرام و حدود و احکام سخن در اندازد و فرائض و واجبات و آداب و سنن نماز و روزه و غسل و وضو را بعبارت روشن مؤدی سازد تا ببرکت مسائل فقه و فتوی بر روزگار دولت سلطان ترقی و انتظام امور سلطانی وصول پذیرد شعر

گر نیاید نکته‌ها از فقه و فتوے در میان
منهدم گردد اساس شرع و ملت در جهان

و دیگر ناصحی امین و مرشدی صاحب یقین که امور اخروی را بیاد وی دهد و نصیحت دینی را از وی باز نگیرد و بعبارات کافی و اشارات وافی او را از افعال شنیعه و اقوال قبیحه باز دارد و از اکتساب منهیات و ارتکاب محرمات منع کند و ناصح باید که در نصیحت و ارشاد طریق لطف رعایت نماید اما در صحبت و محفل نیند نهد بلکه در خلوت و فرصتی که داند که سخن جاگیرست کلمه از روی ملائمت بگوید چه درین زمان صلاح وقت در نرم گوئی و خوشخوئی و دلجوئی ست و خلفا و ملوک در قدیم الایام از علما و مشائخ سخنان تلخ می شنوده اند و از روی اخلاص قبول میفرموده‌اند چنانچه در کتب مذکورست که هارون الرشید شقیق بلخی را قدس سره گفت مرا پندی ده شیخ گفت ای خلیفه خدائے را سرائیست که آنرا دوزخ خوانند و ترا دربان آن سرا کرده و سه چیز بتو ارزانی داشته تا بدان خلق را از دوزخ باز داری گفت آن چه چیز است گفت مال و شمشیر و تازیانه پس باید که بمال محتاجان را از فاقه خلاص کنی تا بواسطهٔ ضرورت متوجه سیئات و محرمات نشوند و ظالمان را بشمشیر قتل کنی تا مسلمانان از شر ایشان امین شوند و بتازیانه فاسقانرا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ادب نمائی تا از فجور و فسق باز آیند اگر چنین کردی تو هم نجات یافتی و هم خلق را نجات
دادی و اگر خلاف این کردی پیش از همه بدوزخ میروی و دیگران در پی تو هارون
بگریست و دست شقیق را ببوسید قطعه

نصیحت کان ز روی صدق گویند	بگوش هر که آید در پذیرد
چو جان دارد حدیث صاحب دل	روان اندر دل و جان جای گیرد

دیگر طبیبی حاذق مشفق که قانون علاج را دانسته و اغراض حکما را ذخیرهٔ خاطر داشته
در شفای امراض و ازالهٔ اعراض حاوی کلیات فن باشد و در افاضهٔ انفاس
دور کرنا ۱۲　عارضے ۱۲　گھیرنے والا ۱۲　فیض پہونچانا ۱۲
عیسوی ید بیضای موسوی نماید بیت

تازه گردد جان بیمار از دمش	روح را راحت رسد از مقدمش

تا همواره ملاحظهٔ مزاج مبارک نموده قاعدهٔ حفظ صحت مرعی دارد و اگر عیاذاً بالله
پناه بخدا
علامت انحراف در طبع اشرف مشاهده نماید فی الحال بتدارک آن مشغول گردد دیگر
منجمی محقق مدقق که رموز صحائف زیج و تقویم را حل کرده باشد و مفتاح کنوز علم
خزانے ۱۲
هیئت و تنجیم بدست آورده در باب اخبارات و ملاحظهٔ دقائق مشروطات و محذورات
ممنوعات ۱۲
آن بدرجهٔ اعلی رسیده فرد

دوائر کرهٔ مهر و نقش زیج سپهر	محاسب قلمش دور میکند تصویر

تا در طالع مبارک سلطان نظر کند و تسییرات اوتاد و دلائل را تحقیق نموده از هر در
سیرگرین ۱۲
هر یک بحدود و اشعه سعود و نحوس باخبر گردد و در وقت ظهور علامات دولت و
شوکت سلطان را براه شکرگزاری و سپاسداری دلالت کند تا بواسطهٔ آن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

صفت بحکم بالشکر تدوم النعم آن نعمت را دوام و قوامی پدید آید و در زمان مشاهده
شکر سے ہمیشہ رہتی ہیں نعمتیں ۱۲
امارات خطر و محنت او را بر دعوات و صدقات و ازدیاد خیرات ترغیب نماید تا
نشانیاں ۱۲
بوسیلهٔ آن صورت بمضمون الصدقة تردّ البلاء و تزید فی العمر آن بلیّت مندفع و
صدقہ پھیرتا ہے بلا کو اور زیادہ کرتا ہے عمر میں ۱۲
آن محنت مرتفع گردد مثنوی

ای که خواهی کز بلا جان واخری	جان خود را در تضرع آوری
پس باحسان برگشائی دست خویش	تا حجاب غصه برخیزد ز پیش

دیگر شاعری شیرین زبان زیبا بیان که در فصاحت گوی از میدان سخن گزاران ربوده باشد و در بلاغت قصب السبق از سخنوران زمان برده فرد

روز بازار فصاحت را رواج از نظم او	صحن گلزار بلاغت را ز شعرش رنگ و بو

تا جواهر صفات سلطان در رشتهٔ نظم کشیده بر سر بازار اشتهار بجلوه آرد و باشعار آبدار نام ممدوح را بر صفحهٔ روزگار بیادگار گزارد قطعه

شاعران را عزیز باید داشت	که از ایشان بقا پذیرد نام
شعر سلمان نگر که تازه از وست	نام سلطان اویس در ایام

دیگر ندیمی تازه روی بذله گوی که به نکته های لطیف و رنگین محافل را بیارآید و
لطیفہ ۱۲
به لطیفهای شیرین ابواب انبساط بر روی حاضران مجلس بگشاید بیت

طبع را لذت از ظرائف او	روح را بهجت از لطائف او

و بهترین جلیسی و خوشترین انیسی کتب اکابر و رسائل بزرگانست مصرع
و خیر جلیس فی الزمان کتاب ❊ نه ضمیر خواننده را از و ملالیست و نه خاطر
اور بہتر ہمنشین زمانہ میں کتاب ہے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شنونده را کلالے که بی مرسوم وظیفهٔ مصاحبت میکند و بے ناز و کرشمهٔ مجالست [سستی ۱۲]
مے نماید مثنوے

همنشینے به از کتاب مخواه	که مصاحب بود گه و بیگاه
بهجت افزای جان و راحت دل	هرچه دلخواه تست ازو حاصل
این چنین همدم لطیف که دید	که نه رنجید و هم نرنجانید

بزرگان گفته اند که جمیع خلائق بعقل محتاجند و عقل تجربه احتیاج دارد چه گفته اند که تجربه آئینهٔ عقل ست که درو صور مصالح مشاهده میکنند و تجارب روزگارے ممتد و عمری دراز و فراغتی تمام باید و چون حکما دیدند که مدت بقاے عمر مستعار با دراک [دریافتن ۱۲] این معنی وفا نمیکند چاره انگیختند و از روی مهربانی تدبیرے ساختند که جبر این نقصان بکنند و بے مرور زمان تجربهاے کلی بدست آید پس اخبار ملوک و سلاطین و احوال امرا و وزرا و کلمات علما و حکما را در کتب ثبت کردند قصص و تواریخ گذشتگان را جهت حصص [حصے ۱۲] و حظوظ آیندگان در قید تعلق کشیدند تا اصحاب دولت و ارباب مکنت آنرا دستور العمل خود سازند و هر یک بقدر استعداد و بمقدار همت خود از مطالعهٔ آن حکایات استفاده و استفاضه نمایند تا بمضمون السَّعِیدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِهٖ از تجربهٔ دیگران فائده گرفته [فیض لینا ۱۲] باشند و موعظت دیگران پند پذیر گشته نظم

حکایات و احوال شاهنشهان	روایات و اخبار کار آگهان
دل و دیده را روشنائی دهد	بعلم و خرد آشنائی دهد

[1] یعنی صحبت دوست که نصیحت یابد از غیری سبق ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ز ہر گونہ بابے سخن گفتہ اند	بالماس تحقیق دُر سُفتہ اند
بدوران بسے تجربہ کردہ اند	بہر کار بس رنجہا بردہ اند
ہمان بہ کہ بر قول ایشان رویم	سخنہائے پیشینگان بشنویم
درختے کہ کشتند در روزگار	بسے آورد میوۂ نغز بار
بیاتا بدان باغہا پے بریم	دمادم ازان میوہا برخوریم

باب سی و نہم در دفع اشرار

چنانچہ میل بہ صحبت اخیار و ابرار واجبست اجتناب و احتراز از مجالست اشرار و فجار ہم لازم ست چہ صحبت نیکوکاران[۱۲] بحسب خاصیت موثر میباشد پس چنانچہ از ہمنشینی نیکان فوائد کلی بحصول می پیوندد ہمچنان با اختلاط با بدان فاجران[۱۲] نتائج نالائق ظہور مے یابد صحبت نیکان سبب مزید دولت ست و مخالطت بدان موجب ملال و ندامت نظم

با دولتیان نشین کہ خاری	در صحبت گل شود بہاری
با ہر کہ نہ مقبل صاحب اقبال[۱۲] ست منشین	کز سرکہ نگشت کام شیرین

و اشرار دو قسم اند یکی واجب الدفع و یکے واجب المنع اما آنہا کہ دفع ایشان سبب نفع مسلمانان ست و صلاح کلی در نابودن ایشان ست سہ گروہ اند اول دزدان و دفع کردن ایشان بر ذمت ہمت ولاۃ والیان[۱۲] اسلام لازم ست وصیت سوم ہوشنگ این بودہ کہ اے فرزند باید کہ ارباب فسق را مالیدہ و مزدوری و شریر و مفسد را منکوب و مقہور و ضرر دزد و راہزن و فتنہ گر[۱۲] فتان جامہ کن چھڑ کاٹنے والا[۱۲] از سر راہ گذاران دور نگونسار[۱۲]

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سازی تا راهها ایمن گردد و تجار از اطراف و جوانب بولایت تو تردد توانند کرد و انواع امتعه و رخوت جهت خرید و فروخت پدید آید و این معنی سبب رفاهیت خلق گردد قطعه

تا نکوشی بمعدلت نشود	هرگز از ملک و سلطنت شادان
راهها را ز دزد ایمن دار	گر تو خواهی ممالک آبادان

حکایت از امیر المومنین عمر رضی الله عنه در کتاب جواهر الامارة نقل کرده اند که ایشان گفتند وقتی در جاهلیت بتجارت جانب مداین میرفتم و چهل جامه از بُرد یمانی با من بود چون بحوالی مداین رسیدم دزدان سر راه گرفتند و مرا غارت کرده بردها را بردند و من بصد محنت خود را بمداین رسانیدم و بداد خواهی بدرگاه نوشیروان رفتم چون صورت تظلم من بسمع نوشیروان رسید و بر کماهی حالات من اطلاع یافت حاجبی را فرستاد تا دست من گرفته مرا بوثاقی فرود آورد و گفت اینجا باش تا دزد را طلب کنند و بردها را باز ستانند من در آن وثاق می بودم و هر روز از مطبخ خاص خوانچهٔ طعام ملوکانه می آوردند و پیش من می نهادند و من هر روز بدرگاه کسری میرفتم و نظارهٔ مراسم مملکت داری و رعیت پروری او میکردم تا بعد از چهل روز ناگاه بوثاق در آمدم جامه های بُرد را دیدم نهاده و دستی بریده آنجا افتاده و کاغذ چهل تنگهٔ زر سرخ در روی نهاده و بران کاغذ نوشته که چهل روز بایستادی تا دزد ترا بدست آوردند و رخت تو بتو رسید این چهل تنگه مزد چهل روزه انتظار تست چون بولایت خود رسی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باید که از ما شکایت نکنی و از این حکایت معلوم میشود که ملوک رفیع المقدار را در باب دفع دزدان و راهزنان اهتمام بسیار بود پس والی عادل باید که راههای مسلمانان را از خوف دزدان و راهزنان بسطوت سیاست ایمن سازد و هر که در راهی بایذا و آزار متعرض مسلمانی گردد او را به نکال (دبدبه ۱۲) (وبال ۱۲) و عقوبت عبرت دیگران گرداند نظم

ببر دست دزد و سر راهزن	که ایمن شود راه بر مرد و زن
چو ره گشت ایمن شود کاروان	ز بهر تجارت بهر سو دوان
وزان سو بسی نفع یابند خلق	دمادم بهر سو شتابند خلق
شود شهر معمور و ده نیز هم	ز آئینهٔ دل رود زنگ غم

دوم رنود خونریز و اوباش فتنه انگیز که در بلاد و قری بخیره روئی و تندخوئی دست تعرض بمال و فرزند مردم دراز کنند و کسی بجهت حفظ حال متعرض ایشان نشود و جز حاکم صاحب قدرت را بر ایشان دست نباشد پس قمع و قلع ایشان ضرورست و در اخبار آمده که در شهر حلب (قوت ۱۲) رنود و اوباش (برکندن ۱۲) بسیار شدند و مردم از ایشان تبنگ آمده نزد سلطان مصر دادخواهی کردند سلطان حاکمی مصلح نام فرستاد تا بدفع رنود و اوباش اشتغال نماید مصلح بیامد و بعضی از آن مفسدان را سیاست کرد آن جماعت منزجر (زجر یافتن ۱۲) نشدند و از کاری که میکردند باز نه ایستادند حال بدان رسید و کار بدان انجامید که ملک در جامع مسجد نماز گزاردی در پیش محراب وی نوشتند که ای مصلح خود را مرنجان که ما از انجمله ایم که اگر یکتن را بکشی ده دیگر سر برآرند و ما کشتن خود را فخر خود میدانیم و از آن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

هیچ عار نداریم نظم

ما عاشقیم کشته شدن اعتبار ماست	شمشیر عشق تیز ز سنگ مزار ماست
بی زخم تیغ عشق ز عالم نمیرویم	بیرون شدن ز معرکه بی زخم عار ماست

یمکن (ممکن ہے ۱۲) که تو از کشتن ما به تنگ آئی و ما از کشته شدن خود به تنگ نیائیم مصلح که این خط برخواند دانست که با ایشان از حیله و تدبیر درمے باید آمد فرمود تا در زیر خطا ایشان نوشتند که ما مردانگی و فرزانگی (دانائی ۱۲) شما را دانستیم و یکدلی و یکجهتی شما را با یکدیگر معلوم کردیم فرد

در جگرداری (دلیری ۱۲) و سربازی شما را مثل نیست	بر چنین مردان یکدل آفرین باد آفرین

حالا از هر چه رفت پشیمانیم و بمقام عذرخواهی درآمده در صدد تربیت و تقویت ایشانیم والسلام حضار مجلس ازین سخن متعجب شدند و او در خلا (تنهائی ۱۲) و ملا (صحبت ۱۲) تعریف و توصیف او باش و رندان مشغول شد و دست از حبس و قید و قتل ایشان کوتاه کرد و دیگر روز اعیان و اشراف شهر نزدیک وے آمده خواستند که در باب او باش سخن گویند او بر ایشان سبقت گرفته فرمود که اے عزیزان ما از کشتن آن جوانان پشیمانیم و بغایت حیف ست مردم دلیر و چالاک را کشتن چه در هر قرن ازین طائفه اندکی پیدا میشوند و من امروز بدیشان محتاجم که اهل قلعه روم باغی شده اند و مرا در دفع ایشان مردان کاری میباید شما اگر هوادار من اید جماعتے که پیشوا و سران این قوم اند بنزد من آرید تا بنظر تربیت ملحوظ و از اثر تقویت محفوظ سازم نظم

ازین نامداران با هوش و ننگ	کسے را که بینم سزاوار جنگ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دهم مرکب و جوشن و مغفرشش	بگردون گردان رسانم سرشش

اکابر حلب گفتند که سردار و پیشکار ایشان پیریست با چهار پسر و حالا در پی
کسب و کاری رفته اند و از سطوت سیاست شما گوشه گرفته اند مصلح بفرمود تا ایشان
را طلبیدند و تعظیم بسیار و تلطف بیشمار نموده جامه داری خود را بدان پیر داد و یساولی (چوبداری ۱۲)
بارگاه بفرزندان او ارزانی داشت و همه را خلعت داده بعنایت و عاطفت
مستمال گردانید بعد از چند روز که خاطر ایشان مطمئن و دل ایشان از جانب حاکم
ایمن شد مصلح بفرمود که مرا بجمعی مردان خونخوار عیارپیشه احتیاج ست تا ایشان
را تربیت کنم شما این جماعت را می شناسید هر کرا دانید که از دست وی کاری آید و
معرکهٔ حرب را میشاید بیارید تا خلعت دهم و ایشان را بدلخواه ایشان تقویت کنم
پدر و فرزندان بغایت خوشدل و شادان بیرون آمدند و از اطراف و جوانب سی صد
یتیم جرار و رند خونخوار در هم کشیده نزد وی آوردند فرمود که ایشان را فردا بیارید که خلعتها
مهیا شود و هم در زمان فرمود تا خیاطان را طلبیده سی صد جامه بتکلف برید و
بدوختن مشغول گشتند ملازمان درگاه وی و اعیان شهر و ولایت و رعایا همه
درین کار حیران که او را سلطان مصر بدفع ایشان فرستاده و او بخلاف امر سلطانی
دست ایشان را قوی میدارد بیت

بجای خار گلبن می نشاند	بجای زهر شکر می چشاند

اما چون شب در آمد سی صد مرد یگانه فرزانه مردانه را مقرر کرد که سلاح پوشیده در جامه
خانه مستعد ایستاده باشند که چون رنود بدان انجا برای جامه پوشیدن در آیند هر یکی را بقتل

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رسانند روز دیگر که آن جماعت آمدند و دست بوس کردند اشارت شده که بجامه خانه روند و خلعت پوشیده بیرون آیند و صف خدمت برکشیده کمر ملازمت بر میان هواداری بربندند در آمدن بجامه خانه همان بود و بقتل رسیدن همان پیر را با چهار پسر نیز کشتند و سرهاے آن قوم بے سر انجام را بر نیزه کرده گرد شهر بگردانیدند و عرصهٔ آن ولایت از شر و فساد ایشان پاک شد بیت

بد اندیش مردم سر افگنده به	درخت بد از بیخ برکنده به

سوم ستمگاران دل آزار که در تیرگی اَلظُّلمُ ظُلُمَاتٌ یَومَ القِیٰمَۃِ درمانده قصد مال و منال مسلمانان کنند از تهدید اَلَا لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِینَ نیندیشند و نه از عقوبت خدای تعالے ترسند و نه از سیاست سلطان باک دارند دفع چنین کسان بر پادشاه واجبست تا اثر شامت او بملکت نرسد و نتیجهٔ وخامت عاقبت او دران ولایت ظهور نکند که خاتمت ظلم وخیم ست و جزاے ظالم عذاب الیم مثنوی

برائی ۱۲

کار ظالم ملک ویران کردن ست	عالمی را دیده گریان کردن ست
اے نهاده تیر ظلم اندر کمان	کے ز شمشیر بلا یابی امان

اما قسم دوم که واجب المنع اند طائفه باشند بصفتهاے ناستوده معروف و بسیرتهای ناپسندیده موصوف و هر آئینه ملاقات و مقالات ایشان اهل دولت را زیان دارد یکے از آنها سخن چینان اند که باغبار دروغ و راست میان جمعی گرد فتنه برانگیزند و دوستان را با یکدیگر دشمن سازند و در حدیث آمده که

ظلم تاریکیاں ہیں روز قیامت کی ۱۲ آگاہ ہو لعنت خدا کی ہے ظالموں پر ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سخن چین در بهشت نرود و حق سبحانه تعالی در توریت با حضرت موسی علی نبینا
و علیه السلام گفت که ای موسی روز قیامت مرد سخن چین را بینی که بر پیشانی او
نوشته که اٰیس من رحمة الله[1] او ناامید ست و بی بهره از رحمت خدا و خدا سخن چین
را در قرآن مجید فاسق خوانده است آنجا که میفرماید ان جاءکم فاسق بنباءٍ[2] و بزرگان
گفته اند که چون کسی نزد تو خبر آرد که ترا فلان چنین گفت یا بجای تو چنین کرد بر تو
شش چیز واجب باشد اول آنکه او را راست گوی ندانی که حق سبحانه تعالی
او را فاسق گفته است و سخن فاسق راست نباشد دوم آنکه او را منع کنی از نمیمه
که آن منکر ست و نهی منکر واجب بود سوم آنکه او را دشمن داری از بهر آنکه خدای
او را دشمن میدارد چنانچه در خبر آمده که دشمن ترین دشمنان نزد خدای تعالی
آنها اند که سخن چینی نفاق میان دوستان افگنند چهارم برادر مومن گمان بد
مبری که بعضی گمانها بوزر و وبال میکشد پنجم تجسس آن خبر نکنی که تجسس منهی
عنه است ششم هرچه سخن چین گوید چنان نکنی و اصل آنست که سخن چین را
نزد خود راه ندهی و مطلق سخن او را گوش نکنی نظم

سخن چین را مده در نزد خود جای	که در یکدم کند صد فتنه برپای
سخن چین را مکن نزدیک خود رام	که بدگوید ترا هم در سرانجام

آورده اند که یکی از خواجگان اصفهان غلامی را میخرید فروشنده گفت غلام
من عیبی دارد که سخن چین ست خواجه گفت سخن چین غلام چه خواهد بود او را بخرید

[1] ناامید ہے رحمت خدا سے [2] اگر آوے تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لیکر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چون روزی چند برآمد این غلام کدبانو[خاتون خانه ۱۲] را گفت خواجه من ترا دوست نمی دارد و زنی دیگر خواست
کدبانو ازین سخن متغیر و متاثر شد غلام دید که سخن او کارگر[اثر پذیر ۱۲] آمد و تیر تدبیر فاسد او به نشانه رسید
گفت میخواهی که ترا دوست دارد گفت آری میخواهم غلام گفت من طلسمی میدانم و افسونی
جهت محبت یاد دارم چون خواجه بخسپد استره تیز بردار و از موهای که زیر محاسن اوست
تو رهی بدست آر و بمن ده تا افسون کنم و محبت ترا در دل وی افکنم زن برین عزیمت[اراده ۱۲] راسخ[مضبوط ۱۲]
شد و گفت البته امروز چنین خواهم کرد پس غلام نزدیک خواجه آمد و گفت ای خواجه
حق نان و نمک درمیان ست و من خبری شنیده ام ترا آگاه میسازم تا از خود غافل
نشوی خواجه گفت آن چه خبر ست غلام گفت زن تو دوستی دارد و قصد هلاک تو کرده است
اگر خواهی که راستی سخن من بدانی چون بخانه روی خود را بخواب ساز و بنگر که چه می بینی مرد
بخانه رفت و طعام چاشت تناول نموده تکیه بگرفت و خود را بخواب ساخته دیده بر ترصد[انتظار ۱۲]
برگشاد زن پنداشت که خواجه درخواب ست استره بدست گرفته بیامد و محاسن خواجه
بالا گرفت تا موی چند بتراشد خواجه دیده باز کرد و آن حال مشاهده نموده پنداشت
که زن قصد کشتن او دارد برجست و دست زن محکم بگرفت و استره از دست وی بستد
و سرش باز کرد و برید اولیای زن را خبر شد خواجه را بگرفتند و بقصاص[عوض خون ۱۲] وی بکشتند و
بشومی آن غلام سخن چین خان و مان آن عزیز خراب شد نظم

میان دو کس جنگ چون آتش ست
سخن چین بدبخت هیزم کش ست

سیه چاه مرد اندرون بسته پاسے
به از فتنه بردن ز جاے بجاے قطعه

سخن چین را توانم حیله کردن
که اول تا نگویم او چه چیند

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ولیکن مقتری را پس نیایم	که او از خود سخن مے آفریند
دیگر غمازان اند که دیدار ایشان نا دیدنی و گفتار ایشان نا شنیدنی ست بیت	
ندیدم ز غماز سرگشته تر	نگون طالع و بخت برگشته تر

در آثار آمده که غماز حلال زاده نباشد آورده اند که در بنی اسرائیل خشک سالی پدید آمد و آثار قحط ظاهر شد حضرت موسے علی نبینا و علیه السلام با اشراف بنی اسرائیل باستسقا (طلب آب ۱۲) برون رفتند و چهار شبانه روز دعا کردند اثر اجابت پدید نیامد موسے علیه السلام بنالید که الٰهی چهار شبانه روز ست که دعا میکنم و مستجاب نمیشود خطاب آمد که اگر چهل شبانه روز دعا خواهی کرد با جابت نخواهی رسید زیرا که در قوم تو غمازی ست که شومی (نحوست ۱۲) او نمیگذارد که دعا بمحل اجابت رسد موسیٰ علیه السلام فرمود که خدایا با من بگوی که آن غماز کدام ست تا او را توبه دهم ندا رسید که من غماز را دشمنم چگونه غمازی کنم تو تمام قوم خود را بگوی تا از غمازی توبه کنند او نیز دران توبه کند موسیٰ علیه السلام بفرمود تا همه قوم توبه کردند حق تعالےٰ باران داد و سلاطین سرافراز مطلقاً گوش بسخن غماز نکرده اند و این جماعت را دشمن داشته اند در حکایات آمده که پادشاهے یکی را تربیت میکرد گفت اگر میخواهی که روز بروز کار تو بالا گیرد و ساعت بساعت مرتبهٔ تو بیفزاید و نزد من از همه ملازمان مقرب تر باشی باید که سه کار نکنی اوّل دروغ نگوئے که دروغ گو در چشم مردم خوار و بیمقدار باشد دوم مرا در پیش من ستایش مکن که من خود را به از تو میدانم سوم سعایت (غمازی ۱۲) منمائے و از غمازی پرحذر باشی و بدی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سپاه و رعیت پیش من مگوی که چون من بدی ایشان بشنوم بایشان بد شوم و خبر بدی من با سپاه و رعیت چون ظاهر گردد ترسان شوند التجا بدیگری کنند و پادشاه دیگر طلبند و خلل ازین جهت بملک من راه یابد نظم

برآید ز غماز عالم بهم	خلل راه یابد به خیل و حشم
ز غماز گردد جهان سرنگون	که ناپاک جانست و تیره درون
چو غماز را دیدی اندر زمان	به تیغ سیاست ببرش زبان

آورده اند که نوشیروان روزی مجلس آراست یکی از ملازمان نوشیروان شخصی را پیش وی غمازی کرد نوشیروان گفت این سخن را تحقیق میکنم اگر راست ست ترا بسبب غمازی دشمن خواهم گرفت و اگر دروغ ست ترا بجهت آن عقوبت خواهم کرد و اگر توبه میکنی از تو خواهم درگذرانید گفت توبه کردم نوشیروان گفت من عفو کردم نظم

هر که غمازی کند نزدیک شاه	هم بنزد شاه گردد روسیاه
عالمی در آتش و دود اند ازو	نی خدای نی خلق خشنود اند ازو

آورده اند که یکی از روی غمز و سعایت قصهٔ نوشت بمعتصم خلیفه که فلان کس از معارف وفات یافته و از و مالی خطیر مانده و یک پسر دارد طفل اگر فرمان شود تا کفاف طفل بگذارند و باقی برسم قرض بخزانه بسپارند تا چون بزرگ شود بدو تسلیم نمایند حالا خزانه را توفیری و رفقی باشد معتصم بر پشت رقعهٔ او نوشت بعربی که ترجمه اش اینست که متوفی را خدا بیامرزد و بر مال و میراث برکت کناد و یتیم را

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باب بی کم

بر نیات خیر پرورش دهاد و غماز بلعنت خدا گرفتار باد مثنوی

مشو غماز کس نزدیک شاهان	بترس آخر ز آه بیگناهان
که آه بیگناهان سخت گیرد	بسی کس را ز تخت و بخت گیرد

و دیگر گروه صاحب غرض اندکه در هرچه کنند و گویند غرضی داشته باشند نه از روی اخلاص و هواداری سخنی بعرض رسانند هوشنگ ملک در وصایا فرموده که از متابعت و موافقت اصحاب اغراض و امن اعراض فهم رو گردانی[12] و احتراز در باید چه که صاحب غرضان از سر دعوی بمعنی لاف هوا خواهی زنند و جواهر حسنات را در رشتهٔ سیئات کشند و فعل جمیل و کردار نیکو در کسوت قبیح و صورت زشت باز نمایند نظم

مده راه صاحب غرض پیش خویش	ز صاحب غرض میشو و سینه ریش
که او جمله تزویر و مکر و فن ست	برون دوستدار و درون دشمن ست

و چون معلوم شد که غرض گویان تزویری که تدبیر نام کرده اند بدی را به نکوئی برگذارند و خوبی را بزشتی در شمار آورند پس بی تحقیق سخن ایشان را حکم نباید فرمود و در تفحص کلام این قوم مبالغهٔ تمام باید نمود مثنوی

چو ارباب غرض لب برگشایند	نکوئی را بزشتی مینمایند
بکلی تا سخن روشن نگردد	کسے باید که پیرامن نگردد

اسکندر از ارسطو پرسید که ملازمت ملوک را کدام طائفه موافق اند و کدام فرقه نالائق حکیم فرمود که لائق خدمت ملوک کسی ست که امین باشد نه خائن زیرا که امانت سبب عزت ست و خیانت موجب مذلت و ابانت و قانع باشد نه

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

طامع که قناعت گنجی ست بیکران و طمع رنجیست بی پایان بیت			
مرد قانع بزرگوار بود		طامع البته خوار و زار بود	

دیگر باید که نیکوگوی باشد نه عیب جوی که آدمی به نیکوگوئی بهمه حال محبوب و مقبول و بعیب جوئی نزد همه کس مردود و مخذول باشد و باید که کارکننده باشد نه لاف زننده که مرد مصاف محترم ست و صاحب لاف و گزاف متهم و باید که موافق باشد نه منافق که نتیجهٔ وفاق مهر و وفا ست و ثمرهٔ نفاق جور و جفا بر طریق سنت باشد نه بر راه بدعت که تائید سنت آدمی را بروضهٔ جنان میبرد و دواعی بدعت را بهاویهٔ ضلالت و شناعت می افگند باید که ملوک هفت طایفه را در خدمت خود راه ندهند اول حسود را که زهر حسد هیچ تریاکی علاج نمی پذیرد و رنج حسود هیچ دارو دوائی نیابد و گفته اند شعر

حسد رنجیست سوزنده کز و آتش بجان افتد		چه جای جان که از حساد آتش در جهان افتد

و غائلهٔ حسد از جملهٔ مفاسد عادیه ست از انجهت که نفس حسود بغایت خبیث ست و اوهام اصحاب نفوس خبیثه را در زوال نعمت اثر تمام باشد ازین سبب حق سبحانه و تعالی فرمود که وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ یعنی پناه آرند بخدای از ضرر حاسد در حدیث آمده که حسد حسنات بنده را میخورد یعنی ناچیز میگرداند چنانچه آتش هیزم را و فی نفس الامر حسد ذلیل ترین صفت و خوار ترین خصلت ست و اصلاً از دنائت همت و خساست طبیعت در وجود آید که نتائج جهل اند و ازینجاست که اظهار این صفت بر نقصان عقل دلیل روشن ست نه بینی که حسود همیشه از راحت غیری در مشقت باشد بیت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

درین غصه جان میدهد مردکی	که هرچه دارد وجود آن یکی

ازین نوع هر ساعتی هزار شربت زهر آلود غم و غصه[رنج کا گھونٹ] تجرع میکند و هر جا کسی پای نشاط بر زمین نهاد و دست حسرت بر سر میزند و مثلی[گھونٹ گھونٹ کر پینا] مشهور است که

كَفَى لِلْحَسُودِ حَسَدُهُ

نظم

[کافی ہے حاسد کو حسد اسکا]

حسود را حسد او بس است در عالم	که در بلا و غم و رنج داردش هردم
حسود بر دگران آتشی برافروزد	چو نیک درنگری خود دران میان سوزد

و در باب هلاک حسود بحسد او حکایتی آورده اند که در زمان اسکندر جانورسی پدید آمد بر هر که چشم وی افتادی فی الحال هلاک گردیدی اسکندر چندانکه از حکما چاره جوئی کرد هیچکس چاره آن ندانست و دفع این غائله[بدی] هیچ نوع نتوانست آخر ارسطاطالیس بعد از تامل بسیار فرمود که من چاره انگیختم و تدبیری کردم که این بلا مندفع شود و این آفت از خلق منقطع گردد پس بفرمود تا آئینه ساختند بمقدار آنکه آدمی در پس آن مخفی تواند بود و گردونی[گاڑی] ترتیب داده آئینه بر پیش گردون بست و خود در پس آئینه بر گردون نشست و گردون را روی بدان موضع کرد که آن جانور بود جانور چون بوی آدمی شنید بدان طرف متوجه شد و نظرش بر آئینه افتاد و صورت خود را دید و چون نزدیک گردون رسید بیفتاد و بمرد اسکندر را ازان حال آگاه کردند متعجب شد و از حکیم پرسید که درین کار چه حکمت بود گفت ای ملک جانورسی را بعد چندین سال در عالم از قدرت الٰهی بواسطه بخارات متعفن[بدبو] که در زیر زمین محتبس بود حالا بروی زمین پیدا شده و در چشم او زهر قاتل است که نظرش بهر چه

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

فتد فی الحال هلاک شود من آئینه پیش وے بردم تا چون نظر وی بر آئینه افتد عکس
آن بوی راجع شود و اثر آن در وی سرایت کند و بمیرد اسکندر حکیم را دعا گفت و این
حکایت بعینه حال حسود ست که شر حسید او [سماجانا ۱۲] هم بدو باز گردد و بدو راجع شود چنانچه بعربی
آورده اَلنّارُ تَاکُلُ نَفسَها اِن لَم تَجِد حَطَباً تَاکُلُهٗ یعنی آتش که هیزم نیابد خود را میخورد
تا هیچ نماند و دوم آز آنها که سزاوار خدمت ملوک نیستند کسانی اند که بخیل و ممسک
باشند چه بخیل مردود خلق و مبغوض ایشان ست چنانچه سخا پوشندۀ عیبها ست
بخل پوشندۀ هنرها ست و گفته اند نظم

مرد هر چند در هنر کوشد	بخل آن جمله را فرو پوشد
از لئیمان تیره دل بگریز	وز کریمان پاک جان آویز

در جامع الاحکام آورده اند که سلاطین مردم [بخیلان ۱۲] بخیل را ملازم خود نسازند که از ایشان
خجالت رسد چنانچه منقول ست که عمرو بن لیث وکیلی داشت مردی بخیل بود وقتی
میوها را سرما برد عمرو گفت میوه هر کجا یابید بخرید و خرج کنید روزی عمرو جشنی
ساخته بود و محفلی آراسته در ان محفل رسولان که از اطراف و جوانب رسیده بودند
همه جمع آمدند و مجموع اسباب ضیافت مرتب و مهیا بود جز میوه که بسیار اندکی
بنظر آمد عمرو وکیل خود را گفت میوه بسیار بیار او اندکی بنظر آورد عمرو را این حرکت بد
آمد گفت برو میوه بیار گفت میوه متعفن و بوسیده مانده ست اگر گوئی بیاورم عمرو
بغایت منفعل شد و او را از وکالت عزل کرد بارها میگفت که آن ممسک مرا انفعالی
داد که هرگز تدارک آن نمیتوانم کرد بیت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نزدیک اکابر هنر ور را	بی علمی نبود ز بخل بدتر

سوم از آن جماعت که لائق ملازمت نیستند مردم دون همت سفله باشند و چون همت سلاطین عالی باید پس مردم دون و سفله در خدمت ایشان نشاید و سفله از ممسک و بخیل بدتر باشد زیرا که بخیل آن باشد که کرم ندارد با کسی اما از مال خود بهره دارد و ممسک آنست که خود نخورد و با کسی کرم نکند و سفله نه خود خورد و نه بکسی کرم کند و نخواهد که کسی با کسی کرم کند آورده اند که پادشاهی بود بغایت جوانمرد و بخشنده روزی با یکی از نزدیکان خود فرمود که مرا آرزوست که هزار هزار درم به یکی به بخشم تو چه میگوئی گفت این مقدار مال بسیارست این مبلغ به صد کس بس ست گفت اگر نصف ازین عطا کنم چون باشد گفت هنوز بسیارست گفت ثلثی توان بخشید گفت هنوز بسیارست گفت در ربع چه میگوئی گفت هنوز روی در کثرت دارد القصه بر عشر قرار داد که صد هزار درم باشد گفت اگرچه بسیارست مگر بیک کس میباید داد پادشاه فرمود که ای بیدولت من میخواستم که این مبلغ بتو ارزانی کنم خود را محروم ساختی و مرا از سخاوت باز داشتی آن مرد به تضرع درآمد که ای ملک من خطا کردم سلطان از کرم خود نگذرد سلطان فرمود تو سفلهٔ نه لائق عقوبت نه قابل عطیت هم خود را زیان دادی و هم مرا زیان من آنست که اگر آن قدر مال بتو بخشیدمی در سخاوت علم [مشهور ۱۲] شدمی تا انقراض [گذرنا ۱۲] ادوار صیت [آوازه ۱۲] کرم و مروت من باقی ماندی و زیان تو اینست که از چندین مال محروم شدی اکنون صد هزار درم که بخش خود بران قرار دادی بستان و دیگر در مجلس ما چنین سفلگی مکن نظم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سفله نخواهد دگرے را بکام	خس نگذارد مگسے را بجام
سفله سیه رو بود و بدنهاد	خاک سیه بر سر هر سفله باد

چهارم ازان غیبت گرانند که ذکر هر کس در میان آید خواهند که از مساوی آن چیزی باز گویند که اگر آن بیان واقع ست غیبت باشد و اگر غیر واقع ست هم بهتان باشد و هم غیبت و در خبر آمده که عقوبت [عذاب ۱۲] غیبت از زنا سخت ترست حق سبحانه وتعالی در قرآن مجید فرموده باید که بعضے از شما بعضے را غیبت نکنند آیا دوست دارد کسے که گوشت برادر مردهٔ خود را خورد و این غایت تهدید [ڈرانا ۱۲] ست و ازینجا معلوم میشود که غیبت گویان مانند مردار خوار باشند و هر که رائحه انسانیت دارد از مرده بپرهیزد و از مردار بگریزد بیت

از غیبت مردمان بپرهیز	وز مردم عیب جوے بگریز

آورده اند که یکے از پیغمبران غیر مرسل بود چیزها در خواب بدو می نمودند و ندا می شنید شبے در خواب دید که چون بامداد برخیزی در فلان صحرا گذر کن نخستین چیزی که ترا پیش آید بخور و دوم چیزے که بینی پنهان کن سوم چیزی که در پیش آید نگاه دار چهارم را نا امید مگردان پنجم چیزے که در نظر در آید ازو بگریز چون بامداد شد برخاست و بدان صحرا که مامور بود روان شد اول چیزی که پیش آمد کوهے بلند بزرگ سیاه رنگ بود آن پیغمبر متحیر شد که این لقمه را چگونه توان خورد اما چون حکم خداوندست ازان چاره ندارم بطرف کوه روانه شد که کوه را بخورد و چون نزدیک رسید دید که کوهے بدان عظمت لقمه خردے شده بود آنرا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

برداشت وبخورد شیرین تر از انگبین وخوشبوتر از مشک شکر خدای تعالی بجاے
آورد واز انجا پیش رفت طشتے دید زرین براه افگنده گفت مرا امر کرده اند که این
را پنهان دار پس زیر زمین حفره کند وپنهان کرد وخاک بسیار بر بالای او ریخت
وبگذاشت وبرفت هنوز دو قدم نرفته بود که دید آن طشت بروے زمین ست
دیگر باره بیامد وحفره دور تر کند وپنهان ساخت هنوز فارغ نشده بود که دیگر
آن طشت بر روی زمین دید سوم بار در اخفای آن مبالغه زیاده نمود باز ظاهر
گردید پیغمبر با خود گفت مرا گفته بودند که پنهان کن من کار خود کردم وانچه فرموده
بودند بجاے آوردم از انجا درگذشت مرغے دید که از بازی هراسان شده
بشتاب می پرد گفت یا نبی الله مرا نگاه دار که دشمن در قفاے من ست پیغمبر او را
در گریبان خود پنهان کرد فی الحال باز خشم آلود وگرسنه برسید گفت یا نبی الله امروز
همه روز در طلب این صید بودم صید من پناه بتو آورد ومن بغایت گرسنه ام مرا
نا امید مکن از روزی من پیغمبر با خود گفت بمن گفته اند که این را نگاه دار ودیگری را
نا امید مگذار اکنون چه کنم کارد برکشید وقدرے گوشت از ران خود برید وبسوی
باز انداخت باز گوشت را برداشت ومرغ را بگذاشت آن پیغمبر پیشتر شد
مرداری دید افتاده وگنده شده از وی بگریخت اما چون شب درآمد پیغمبر بمناجات
کرد الهی انچه فرمودی بجای آوردم حکمت اینها مرا معلوم گردان ندا رسید که آن
کوه عظیم که دیدی ویک لقمه شد وبخوردی آن خشم ست اول عظیم نماید وچون بخوردی
شیرین تر از همه شیرینها ست دوم آن طشت زرین که هر چند نهان میکردے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آشکار شد خیرست هر چند کسی خواهد که نیکی را مخفی بدارد البته ظاهر میشود و آن سوم را معنی آنست که هر که پناه بتو آرد در پناه گیری و هر کس ترا امین کند خیانت در امانت روا نداری معنی چهارم آنست که چون کسی از تو چیزی طلبد جهد کن تا حاجت او را روا گردانی پنجم آن مردار گنده که دیدی غیبت بود زینهار از غیبت بگریزے که غیبت کردار نیک را باطل گرداند نظم

مران غیبت هیچکس بر زبان	که طاعت زغیبت فتد در زیان
بهر غیبتے طاعتے کم شود	زغیبت گرے کار برهم شود

و صحبت ملوک باید که از لوث غیبت و گرد بهتان گوئی پاک باشد چنانچه گفتن غیبت حرام ست شنیدن آن نیز روا نیست که عذاب غیبت شنونده برابرست با عذاب غیبت کننده بیت

آلودگی ۱۲

گوش و زبان دره غیبت مسه	از بدکس گوش و زبان پاک به

و قبل ازین نکته درباب غیبت گفته بودم پنجم از کسانیکه سزاوار درگاه ملوک نباشند مردم ناحق شناس و غدار ناسپاس اند که حقوق ولی نعمت را نشناسند و شکر منعم را بکفران مبدل سازند و همیشه این جماعت منکوب و مقهور باشند و از دلهاے آشنا و بیگانه دور بند بخت ایشان بیدار باشد نه دولت ایشان پایدار قطعه

سرنگون ۱۲

کسے کو میکند نعمت فراموش	ازو کردن فراموشی صواب ست
ازان کو حق نمیداند بپرهیز	که روح از صحبت او در عذاب ست

نقل ست که معتضد خلیفه گفته که تیغ زبان که در شکر گذاری کند باشد او را ابزبان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تیغ تیز سزا باید داد نظم

حق نان و نمک تبه کردن	بشکند مرد را سر و گردن
باد لے نعمت از برون آید	گر سپهر ست سرنگون آید
حق شناسی بزرگوار کند	ناسپاسی زپاے در فگند

ششم دروغگویانند که کذب پیش هیچ کس پسندیده نیست و مرد دروغگوے نزد سلاطین بے آبرو باشد در کتاب اخلاق رکنی آورده که در مجلس فضیل وزیر در میان دو ندیم او که یکے نصیر نام داشت و یکے ثاقب مباسطتے[له] واقع شد قدم مزاح و مطائبه بر بساط انبساط نهادند کار از مخاطبه بملاعبه انجامید و مهم از ملاعبه بمصارعه رسید چنانچه بصدمهٔ دست نصیر عمامه از سر ثاقب جدا گشت ثاقب بغایت متغیر شده اثر غضب بر رخسارهٔ وی پدید آمد وزیر گفت از چه چنین خشم گرفتی میان ندماء ازینها بسیار واقع میشود ثاقب گفت چگونه در غضب نباشم که آبروے من در مجلس چون توئی ریخته شد فضیل گفت کار بر خود آسان گیر و این واقعه را بر دل خود سهل کن که آبروے تو در پیش من آن روز ریخته شد که گفتی استر من مرا در یک شب از مرو به نیشاپور رسانید و دین باب گفته اند نظم

پد کهنا ۱۲ · کشتی ۱۲ · خچر ۱۲

میفروز هرگز چراغ دروغ	چراغ دروغ ست بس بیفروغ
تو از کذب تعظیم و حرمت مجوے	کز آن آبرو میشود آبجوے

هفتم مردمان بسیارگوی پریشان سخن سزاوار خدمت نیستند زیرا که هر که بسیار

له مباسطه و مزاح و مطائبه بمعنی خوش طبعی ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کلام کند واورا قدرے نماند و در خبر آمده که در سخن بسیار غلط و سقط بسیار بود بزرجمهر گفته است که چون مرد به بسیار گفتن حریص بود تیقن باید شد بجنون او یعنے بیقین بدان که دیوانه است و در مثل آمده که المکثار مهذار یعنی بسیار گوی بیهوده گوی باشد منقول ست که حواریان مر حضرت عیسی علی نبینا و علیه الصلوة را میگفتند که ما را پندی ده که بدان کار کنیم و به بهشت رسیم فرمود که هرگز سخن نگوئید گفتند این صورت میسر نمیشود گفت هر گه که سخن گوئید جز خیر مگوئید و بسیار گفتن دل را تاریک میکند مثنوے

ای بلهی از صرفهٔ زر میکنی	صرفهٔ گفتار کن ار میکنی
چند از پاس درم افتی برنج	پاس سخن دار که این ست گنج
گفتن بیفایده ترک حیا ست	قول موجه صفت انبیا ست
هرچه بهنگام نگوید کسے	خامشی از گفت نکوتر بسے
نی همه گفتار ز انسان خوش ست	هرچه پسندیده بود آن خوش ست

آورده اند که سه پادشاه در مجلس نوشیروان حاضر شدند قیصر روم خاقان چین و رای هند نوشیروان فرمود که بسے فرصتها باید که تا چنین مجمعی دست دهد بیائید تا هر یک سخنی بگوئیم که سخن پادشاهان پادشاه سخنان میباشد و دریغ بود که این اجتماع بتفرق انجامد و از ما اثری بر صفحهٔ روزگار یادگار نماند فرد

درین سرای کهن خوی کن بخوش سخنی	که بهتر از سخن خوب یادگاری نیست

ایشان اشارت بکسری کردند که اول شما افتتاح کلام فرمائید نوشیروان از درج فکر جوهر آبدار و گوهر شاهوار بر طبق بیان نهاده گفت هرگز بر سخن ناگفته پشیمان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نبوده ام و بر بعضے سخنان که گفته شده بسیار ندامت خورده ام قیصر روم در خزانهٔ خیال نظر فرموده و این نقد تمام عیار نثار مجلس شهریار نمود که انچه نگفتم توانستم که بگویم و انچه گفتم بر رد آن قادر نبودم یعنی هر تیر سخن که از شست[کاتب ۱۲] بیان جدا نشده ست قدرت آن دارم که هر گاه که خواهم بهدف رسانم اما چون از تقریر بیرون شد باز نتوانم گردانید خاقان چین نافهٔ سر مهر بیان بگشاد و برائحهٔ این شمامه مشام حضار مجلس سلطنت را معطر ساخت که چون سخن نگویم او زیر دست من ست و من بر و غالبم و چون گفته شد من زیر دست اویم و او زبر دست من ست و بر و چیره نتوانم شد یعنی تا عروس سخن در پس پردهٔ فکر ست مشاطهٔ مشیت را اختیار باقی ست اگر خواهد بر سریر نطقش جلوه دهد و اگر خواهد در نقاب عدمش بدارد اما چون از پس حجاب بیرون آمد و پرده از جمال برداشت دیگرش بخلوتخانهٔ خفا[پوشیدگی ۱۲] نتوان فرستاد و رائے هند از ریاض گفتار خود این گل خوشبو این ریحان دلجو چیده بنزهت گاه فصاحت آورد که هر کلمه که در گفت مے آید یا بر نهج صواب ست یا در معرض خطا ست اگر صواب ست قائل در عهدهٔ آن سخن میماند تا از عهده بیرون تواند آید یا نی و اگر خطا ست هیچ فائده ندارد پس در هر دو حال خامشی اولےٰ ست قطعه

به پیرے رسیدم در اقصاے یونان	بدو گفتم اے آنکه با عقل و هوشی
ز مردم چه بهتر به حال گفته	خموشی خموشی خموشی خموشی

و حکماے متاخرین گفته اند خموشی به از سخن بد ست و سخن نیک به از خاموشی ست قطعه

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نظر کردم بچشم عقل و دانش نگویم لب به بند و دیده بردوز	ندیدم به ز خاموشی خصالے ولیکن هر مقامے را مقالے

باب چهلم در تربیت خدم وحشم

واین باب مشتمل بر دو قسم ست قسم اول در تربیت ملوک مر متعلقان و ملازمان را قسم دوم آدابیکه ملازمان سلاطین را رعایت باید فرمود اما قسم اول آنکه حکما گفته اند سلاطین را از ارکان دولت واعیان حضرت وسائر ملازمان و متعلقان گزیر نیست ازبرای آنکه هر کس که بعضی از ممالک عرصهٔ زمین (سرداران ۱۲) در عرصهٔ تسخیر وے باشد و جمعی از آدمیان در قید تصرف او باشند مر او را ضرورت ست که نظر در جزئیات و کلیات مملکت خود بر قانون احتیاط بکند و از روی یقین بفور امور رعایا و زیر دستان برسد و حال هر یک از اعیان و اوساط (هیچ والے ۱۲) مملکت خود کما حقه بدارند و در تحقیق این امور دو گوش و دو چشم کفایت نیست بلکه گوش بسیار و چشم بیشمار در کار ست پس باید که جمعی مردم دانا و هوشمند نیک سرشت و بی طمع بلند همت ملازم وے باشند تا او مالک گوشها و چشمهای همه باشد تا بگوش همه اخبار ممالک بشنود و بدید مجموع در حقائق مهمات نظر کند و هر آئینه این جمع را که در استماع اخبار متنوع و مشاهده اطوار گوناگون بمثابه سمع و بصر اند رعایت کلی باید کرد تا از کار خود باز نمانند و پیوسته بایصال اخبار و عرض کردن احوال مشغول باشند که هیچ چیز ملک را زیان کارتر ازین نیست که اخبار اطراف ولایت و صورت حال رعیت از سلطان منقطع گردد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ودر کتاب سراج الملوک آورده اند که نوشیروان از موبدان[۱] پرسید که زوال ملک در چه چیزست گفت در سه چیز اول در پوشیدن خبرها از بادشاه دوم تربیت مردم فرومایه سوم در ظلم عمال نوشیروان گفت بچه دلیل این سخن میگوئی جواب داد که چون خبر ولایت و رعیت از سلطان انقطاع یابد واز دست دشمن فارغ و غافل باشد هر کس هرچه خواهد کند وچون او بیخبرست آثار فتنه از هر گوشه سر بر زند و مملکت در سر این فتنه رود دیگر مردم دون و ارذل چون تربیت یابند از دنارت همت جمع مال حریص باشند و هر کس طمع کنند و قدر اکابر واشراف نشناسند و حرمت مردم بزرگ فرو گذارند و دلهای خلائق بسبب این اخلاق رنجیده شود لاجرم همتها برگمارند تا از مرنی خلاص روی نماید واز ینجا گفته اند زوال[۲] الدولة بارتفاع السفلة چون سفله را ترقی دست دهد دولت روی به تنزل نهد که گفته اند مثنوی

گر سفله بجاه دست یابد	بازار ملک شکست یابد
دونان نه سزای جاه باشند	بل در خور بند و چاه باشند

ودیگر چون عمال بر رعیت ستم کنند نیتهای ایشان با پادشاه بد شود واز زراعت و امارت ملول و متنفر گردند و مداخل سلطان کم گردد و علوفه بلشکر کم رسد و چون لشکری علوفه نیابد سر از خدمت تابد واگر دشمن پدید آید یار و مددگار اندک بود بدین جهت ملک از دست برود و درین باب گفته اند نظم

۱ موبد بضم اول و کسر بای ابجد و فتح آن و فتح اول و بای ابجد حکیم و دانشمند و صاحب فیض آتش پرستان از برهان ۱۲ ۲ جاتا رہنا دولت کا ہی کمینون کے مراتب بلند ہونے ہین یعنی اگر کمینہ دخیل امور سلطنت ہو جاتے ہین تو زوال سلطنت شروع ہو جاتا ہے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ظلم عامل جہان خراب کند اندر آرد بکار ملک شکست	دل مظلوم را کباب کند دامن عافیت رود از دست

نوشیروان موبد را ثنا گفت و فرمود تا این کلمات را بآب زر نوشتند و دیگر گفته اند که قصر سلطنت را چہار قائمہ ہست[ستون ۱۲] که اگر یکی نباشد مہمات ملکی متمشی[جاری ۱۲] نگردد اول امیری که اطراف مملکت را محافظت کند و شر دشمنان را از شاہ و رعیت باز دارد دوم وزیری که مؤنات سلطان و ملازمان وی را انتظام دہد و مال از جایگاہ بستاند و بجایگاہ خرج کند سوم حاکمی که از قبل سلطان تفحص احوال خلق نماید و داد ضعیف از قوی بستاند و اہل فسق و فجور را مخذول[طرف ۱۲] و مقہور دارد چہارم صاحب خبری امین که پیوسته اخبار شہر و ولایت و حالات اعیان و رعیت بحضرت سلطان عرض نماید و فی الجملہ جمعی که سلطان را از ایشان چارہ نیست یا ارباب سیف اند چون امرا و ایلچیان و سپاہیان و مانند آن یا اصحاب قلم اند چون وزرا و مستوفیان و دبیران عمال و تربیت مجموع اینہا از روی اجمال آنست که ہمہ را بچشم شفقت و عین عاطفت[مہربانی ۱۲] بیند و آنچہ ہر یک را ضرورت بود بدان محتاج باشند از ایشان باز ندارد و ہر کدام که از عہدۂ مہمی که مفوض بدو باشد سالم برون آید و کار خود بروجہیکه باید و شاید بسازد او را نوازش فرماید و ہر که در مہمی تہاون[سستی] نماید و تغافل ورزد اول او را بہ نصیحت متنبہ[آگاہ ۱۲] گرداند و اگر منزجر[زجر پذیر ۱۲] نگردد بہ نصیحت گوشمال دہد و ہرگز در پی اظہار معائب[عیوب ۱۲] و مقابح[قباحتین ۱۲] ملازمان نباشد و بشادی ایشان اظہار بہجت و مسرت نماید و بمصائب و آلام ایشان اندوہ و ملال ظاہر گرداند و ہر یک را

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

در تربیت و تقویت هر تبهٔ خاص نگاهدارد که کسے با او دران مرتبه شریک نباشد تا میان ملازمان حقد[کینه ۱۲] و حسد پیدا نگردد و اگر مهم بعضے از ایشان بنزاع و جدال انجامد بزودی دفع نماید تا مادهٔ خصومت قوی نگردد که از ایشان فسادات کلی روے نماید و بزرگان فرموده اند که انقطاع سر رشتهٔ مملکت وابستهٔ نزاع امراو وزراست نظم

چو یکدل نباشند اعیان شاه	شود کار شاه و رعیت تباه
ز ارکان دولت نزیبد نزاع	که استیزه آرد علی الانقطاع
ستیزه[جھگڑا ۱۲] بجاے رساند سخن	که ویران کند خاندان کهن

بهمن از حکیمے پرسید که اساس تربیت ملازمان بر چه چیز باید نهاد جواب داد که بر دو چیز یکی لطف و یکی قهر باید که همیشه از قهر و نظر لطف سلطان بر خدام ظاهر باشد بقهر بگیرد تا دلیر نشوند و بلطف درگذارد تا نا امید نگردند و در نگارستان آورده که طریق حکمت در تربیت آنست که بنرمی و آهستگی اگر کاری میسر شود در انوقت تشدد و عنف[سختی ۱۲] نباید نمود و اگر بخشونت[درشتی ۱۲] و سختی حاجت افتد رفق و نرمی نباید فرمود که جراحت را تواند بود که به نیش احتیاج بیش افتد از انکه بمرهم قطعه

همیشه ره لطف نتوان گرفت	در ابرو فگن چین بهنگام خویش
نه بینی که مرهم نیاید بکار	چو گردد جراحت سزاوار نیش

حکما فرموده اند که هر گرا سلطان خواهد که تربیت کند تا بارها نقد حال وے را بر محک امتحان نزند و عیار کار وے را بتمامی نداند بدیدهٔ تربیت در وی نظر نکند که بسیار وقت نا مستعدی[اسے بے استعداد ۱۲] را تربیت کرده اند و چون بر اخلاق و احوال وی اطلاع

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حاصل شد بالضرورة درہمان وقت از نظر انداختہ اند و برداشتن و زدہ بیفگندن
سطوت سلطنت را مضرست و درین باب گفتہ اند **قطعہ**

ہرکرا میل تربیت داری	امتحان کردہ بایدش یک چند
اگرش ہست قابلیت آن	علم دولتش برآر بلند
ورنہ قابل بود بلند مساز	تا بزودے نبایدش افگند

وچنانچہ برداشتہ را بزودی بیفگندن مناسب نیست ہمچنان بزودی خوشنود شدن
از کسی کہ بروخشم گرفتہ اند ہم محمول برخفت ست چہ میان خشم و رضا باید کہ مدتے
بگذرد تا عزم وثبات بادشاہ ظاہر گردد آوردہ اند کہ روزے یکے از خلفا
باندیمی سخن میگفت در اثناے مکالمہ ازوے کلمۂ شنید کہ مناسب نبود فرمود کہ
اورا از مجلس بیرون کردند آن بیچارہ اُمید از زندگانی بریدہ درگوشۂ کاشانہ
نشست وبناکام شربت تلخ صبر و تحمل تجرع[1] کردہ باخود میگفت **بیت**

دلا از حال بدخود جزع مکن زنہار	صبور باش کہ نیکو شود بآخر کار

اما چون مدت مہاجرت دیر کشید[بیقراری ۱۲] و کار بجان و کارد باستخوان رسید قصۂ خود را
نوشتہ بیکے از محرمان خلافت داد تا بوقت فرصت بموقف عرض رسانید خلیفہ
بخندید وگفت اورا چندان گناہی نیست کہ موجب حرمان باشد گفت چون
چنین ست چہ شود کہ آن بیچارہ را ہم در مجلس ہمایون راہ دہند خلیفہ فرمود لِکُلِّ اَجَلٍ
کِتَابٌ[2] ہر کارے بوقتے بازبستہ است وہر مہمی بزمانی موقوف ماندہ کہ تا

[1] گھونٹ گھونٹ پینا ۱۲ [2] ہر وقت کے واسطے لکھا ہے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نعمان آن مهم در نیاید و وقت آن کار در نرسد جهد و کوشش فائده ندهد بیت

تا در نرسد وعدهٔ هر کار که هست ‌‌ ‌ سودی نکند یاری هر یار که هست

بعد از یک سال او را طلبید و خلعت داد گفته اند که چون سلطان کسے را بزرگ گرداند بهمان نظر اول در وی بنگرد زیرا که چون مال و منال و اختیار و اقتدار یافت او را بدرجهٔ اول بار نتوان برد و اگر خواهد که او را خرد گرداند بتدریج و تانی درپی
آهستگی ۱۲
آن کار باید رفت والا خللها پدید آید بیت

بر آتش میا در بیکبارگی ‌‌ ‌ که جان را بکوشد به بیچارگی

نوشیروان از بزرجمهر پرسید لائق تربیت کیست فرمود که کسی را تربیت باید کرد که ادبی دارد یا نسبے و هر که نسبی سافل دارد بحکم کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلیٰ اَصْلِهٖ رجوع باصل
خود میکند و در حکایات آورده اند که مردے بود ذکی نام از خاندان بزرگ بانسبی عالی و ادبی کامل کنیزکی رومی خرید نوشابه نام بسیار بدخوی و بغایت بهانه جوئے و ستیزه روی ذکی بملک یمین در نوشابه تصرف کرد پسری ازو متولد شد روزے
دست راست و قوت ۱۲
حکیمے در صحبت ذکی نشسته بود فرزند ذکی حاضر شد ذکی او را کاری فرمود آن پسر فی الحال برخاست و روان شد چون گامی چند برفت باز گشت و در مجلس آمده نشست حاضران متعجب شده گفتند امتثال اول را چه سبب بود و اجتناب
فرمانبری
ثانی بچه جهت روی نمود آن حکیم بخندید و گفت ذکی خواست که فرمان بردد و نوشابه نگذاشت اثر هر دو جوهر ظاهر شد چنانچه در سفیدی و سیاهی فرزند به پدر و مادر مشابه میباشد در رذالت و نجابت نیز بر همان قیاس باید کرد و درین باب حکیم
فرومانگی ۱۲

له هر چیز پھر جاتی ہے اپنی اصل کی طرف ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

فردوسی فرموده نظم

درختیکه تلخ ست وی را سرشت	گرش در نشانی بباغ بهشت
ور از جوی خلدش بهنگام آب	بہ بیخ انگبین ریزی و شهد ناب
سرانجام گوهر بکار آورد	همان میوهٔ تلخ بار آورد

وگفته اند نفس خسیس را پروردن آبروی خود بردن ست چه حرام ست بر کسیکه از نطفهٔ خبیث [کمینه ۱۲] در وجود آمده باشد که از دنیا انتقال کند بدی [بد ۱۲] ناکرده بجای کسے که باوی نیکو کرده باشد فرد

بد اصل را چگونه کسے تربیت کند	در جیب خود چگونه کسے مار پرورد

و نکتهٔ دیگر در تربیت ملازمان آنست که یک کس را دو عمل ندهد بلکه برای هر کسے منصبے مقرر کند تا همه ملازمان امیدوار باشند و دو کس را یک عمل نیز نفرماید که چون شرکت پدید آید عمل بر مراد ساخته و پرداخته نگردد قطعه

نه یک کس تواند که سازد دو کار	که آنرا پسندند ارباب هوش
دو کس نیز در یک عمل ضائع اند	که دیگی بشرکت نیاید بجوش

وچون از تربیت اجمال فراغتی روی نمود سه نکته از تفاصیل آن مرقوم میگردد و مقدم بر همه تربیت اولاد ست و در ذخیرة الملوک فرموده که فرزند امانت حق ست نزد والدین و در عرصهٔ محشر مطالبهٔ حقوق این امانت خواهد بود و چون این امانت آئینهٔ ایست که صور جمیع نفائس و کمالات را قابل ست و جوهر حقیقت او را بهر چه میل دهند مائل گردد پس بضرورت در تربیت او سعی باید فرمود تا بصفتهای

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پسندیده متصف گردد واز خصلتهای نکوهیده منحرف شود اول آنکه اورا بنام نیک
تسمیه باید کرد که اگر نامی ناموافق باشد مدت عمر ازان در کراهیت خواهد بود دیگر دایه
او بغایت نیک مزاج وخوش خوی وپاکیزه سرشت باید که در خبر آمده که شیر دادن
طباع را متغیر سازد وچون مدت رضاع تمام شود مردم پاک دین نیکو خلق را بخدمت
او نامزد باید کرد تا طبیعت او باوصاف آن خادم مستانس گردد وچون طبع صبیان
بلهو ولعب اکل وشرب مائل هست در آنها آئین اعتدال وقانون توسط رعایت باید نمود
ومعلم پرهیزگار دیندار تعیین باید فرمود تا اورا تعلیم قرآن واحکام شرعی درآموزد و
علمی که اورا در دین ودنیا نافع باشد ازو باز ندارد وبهترین تادیبی آنست که
اورا از مخالطت جمعی که مفسد وکج طبع باشد نگاهدارد وبا مردم خوش ذهن لطیف طبع
مصلح مصاحب سازند ودائم در پیش وی علما وعرفا وفضلا را مدح گویند تا محبت
ایشان در دل وی راسخ گردد واشرار وفجار وبدمعاشان را مذمت کنند
تا کراهتی از ایشان در طبع وی پدید آید وچون بسن تمیز رسد مردی بزرگی عالی همت
صاحب تجربه را که خدمت ملوک کرده باشد مقرر کنند تا آداب نشست وبرخاست
ورفتن وآمدن بوی آموزد ودران کوشد که آثار ادب وحیا وعلو همت وتخلق
اخلاق ملوک ازوی ظاهر گردد وچون وقت در آید سپاهیان جگردار واوستادان
کاردیده را امر کنند تا آئین سواری وسلاحداری وآنچه سلاطین را بکار آید بوی
تعلیم دهند وچون بزرگ تر گردد بخدمت مشائخ وصحبت علما دلالت کنند تا از نظر
بزرگان دین مستفیض گردد که همت را اثرهای کلی میباشد نظم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

هر که ز دولت اثری یافت ست	از دل صاحب نظری یافت ست
همت مردان چو در آید بکار	برگ گل تازه بر آید ز خار
هر نظری کز ره صدق و صفاست	چون بتحقیق نگری کیمیاست

دیگر امراے دولت ایشان که رکن اساس مملکت اند و تربیت ایشان بران وجه شاید که وهنی بقواعد تعظیم ایشان را نیابد و دست ایشان در تصدی (پیش آمدن ۱۲) مهمات کلیه ملکی و مالی قوی (مستحکم ۱۲) مطلق باشد و در جمیع اموری که بآن محتاج باشند ایشان را مدخل دهند تا هیچ مهم بے راے و تدبیر ایشان ساخته نگردد و سخنے که در باب مصالح ملک و مال بموقف عرض رسد بسمع قبول اصغا (شنیدن ۱۲) نمایند و در تقویت و تمشیت (جاری کردن ۱۲) مهماتی که متعلق بدیشان ست از امور نواحی و ایلچی و لشکریان و ملازمان شرف التفات ارزانی دارند خصوصاً در مهم ایلچی که او زبان سلاطین باشد و حالت هر پادشاهی از اطوار ایلچی او معلوم میتوان کرد پس ایلچی مردے حکیم سخنگوی نیکوروی صاحب جود بزرگ همت باید تا آبروے فرستندهٔ خود نریزد و بهر کس که رسولے فرستند مناسب آن کس باید فرستاد چنانچه حکیم فرموده بیت

رسول توانا توانا فرست	بدانا هم از جنس دانا فرست

آورده اند که چون مهلب خوارج را هزیمت کرد و غنیمت بسیار بدست آورد رسولی مالک نام نزد حجاج فرستاد حجاج گفت مهلب (نام ۱۲) را چون گذاشتی گفت در حالیکه دوستان او مسرور اند و دشمنان او مقهور گفت شفقت او بر سپاه بچه اندازه ست گفت شفقت پدرانه بر فرزندان گفت حال فرزندان او چون ست

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گفت همه خوش اند گفت که در رزم چون اند گفت جان را در پیش ایشان خطرے نیست گفت در بزم چگونه اند گفت مال را در پیش ایشان قدری نیست گفت در عقل و فضل چگونه اند گفت چون دائرهٔ که سر و پایش نتوان یافت و اول و آخرش نتوان یافت حجاج گفت این مرد سخن را بحد کمال رسانید و مهلب را در دل ما وقعتی و در چشم ما حشمتے حاصل شد و از آداب رسول و عقل او استدلال کردیم بر ادب و عقل فرستندهٔ او قطعه

یعنی بزرگی ١٢

رسول ار فرستی حکیمے فرست	که کار ترا باشد از وی سبے
شنیدی که آن مرد دانا چه گفت	فارسل حکیماً ولا توصه

اما تربیت لشکریان از جملهٔ ضروریات ست و فائدهٔ ایشان چهار چیز ست اول قوت و هیبت پادشاه دوم دفع دشمنان سوم ایمنی رعایا چهارم دفع دزدان و ایمنی راه ها و ایشان را چهار شرط بجا باید آورد اول آنکه از فرمان سلطان بیرون نروند و جز بحکم او کار نکنند دوم آنکه با پادشاه یک دل و یک زبان باشند سوم آنکه با یکدیگر نیز متفق باشند چهارم آنکه در کارزار مردانگی و فرزانگی رعایت نمایند و سلطان را هم با ایشان چهار کار باید کرد اول آنکه سلاح و مرکب ایشان مهیا سازد و دوم مرتبهٔ هریک نگاه دارد سوم مردان کاری را تربیت نیکو کند و در میان لشکر سرفراز سازد چهارم از لشکر دشمن غنیمت که بدست آید ایشان را بهره مند گرداند و از پادشاه قباد منقول ست که موبد را گفت که با لشکر چگونه معیشت کنم فرمود که هرچند وقت تفقد حال ایشان باید کرد چنانچه خداوند

جویائی ١٢

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باغ تفحص (کھوج ۱۲) حال بستان میکند و هر گیاه که بکار نیاید و قوت از دیگر گیاهها باز می ستاند آنرا می برد و دور می سازد و هر چه از وی نفعی متصورست نگاه میدارد و تربیت میکند و در میان لشکریان نیز جمعی باشند که از ایشان هیچکار نیاید ایشانرا علوفه (خوراک ۱۲) دادن ضایع است اسامی آنها از دیوان ارزاق محو باید ساخت و تربیت مردم کاری باید پرداخت قباد پرسید که علوفه ایشان بچه وجه باید داد فرمود که بطریق اعتدال باشد چه اگر معیشت ایشان را تنگ گیری ملول و متفرق شوند و ممکن که رجوع بجای دیگر نمایند و اگر معیشت بر ایشان فراخ گردد مستغنی شوند و در ملازمت و خدمتگاری کاهلی ورزند و همین معنی را حکیم نظامی آورده نظم

سپه را باندازه ده پایگاه	مده بیشتر مال از خرج راه
شکم بنده را چون شکم گشت سیر	کند بد دلی گر چه باشد دلیر
نه سیری چنان ده که گردند مست	نه بگذارشان در خورش تنگدست
سپاهی که خوشدل نباشد ز شاه	ندارد حدود ولایت نگاه

دیگر وزرا که ایشان پیرایهٔ ملک و خزانهٔ مال‌اند و اگر مهم والی مملکت بی وزیری متمشی گشتی حضرت موسی علی نبینا و علیه السلام از خدا درخواستی (جاری ۱۲) که برای من وزیری از اهل بیت من معین سازد و آن برادرم هارونست و بدو پشت من قوی گردان پس معلوم میشود که وزرا سبب استحکام بنای سلطنت و انتظام امور مملکت‌اند و قتی که مستجمع خصال رضیه و اخلاق زکیه باشند (آراینده ۱۲) بیت

از وزیری که او نکو سیرست	ملک را زیب و زینت دگرست

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وتربیت ایشان آنست که بشرف التفات سلطان معزز و بعز عنایت خاقانی مشرف باشند تا در چشم خاص و عام مکرم و معظم نمایند و قول ایشان را نفاذی و حکم ایشان را اعتباری باشد و کسے در مهمات مالی بی استصواب ایشان مدخل ننماید و تدبیر ایشان را در کارهای عمده تمام و اصل کلی باید دانست چه ممکن است که بقلم کارها ساخته گردد که بشمشیر میسر نگردد بیت

قلم رخت جاے تواند کشید	که شمشیر نتواند آنجا رسید

روزے درمیان وزیری و امیری در تقدیم و تاخیر منازعت [جھگڑا ۱۲] افتاد امیر گفت من خداوند تیغ آبدارم و تو صاحب قلم ملک را بشمشیر توان ستاند نه بقلم وزیر گفت کار ملک بقلم راست شود نه بشمشیر این ماجرا بسمع سلطان رسید و هر دو را بخدمت طلبید و وزیر را گفت همیشه اهل قلم خدمتگاران اهل سیف بوده اند تو چرا اهل قلم را ترجیح بر اهل شمشیر میکنی وزیر گفت ای شهریار عالم شمشیر دشمنان را بکار آید نی دوستانرا و قلم هم برای نفع دوستان بکار آید و هم برای دفع دشمنان دیگر اصحاب سیف را هوس ملک دارے پدید آید و بر ولی نعمت خروج کنند و از اهل قلم هرگز این حرکت صادر نشود و دیگر اصحاب سیف خزانهٔ سلطانی را خالی میسازند و اهل قلم پر می کنند و محل دخل عزیزتر از محل خرج باشد قطعه

درخامهٔ وزیر بحرمت نگر که آن	در جویبار ملک نهالیست بهره ور
حقے بموقع ست اگر تربیت کنند	آن شاخ را که میوهٔ او هست معتبر

اما تربیت مقربان و ایلچیان و محرمان حکومت آنست که هر یکے را بمهم خاص نامزد فرماید

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وبمہمے کہ منسوب بکسی باشد دیگری را دخل ندہد و قدر خدمت ہر کس بداند و فراخور آن دربارۂ او عاطفت نماید و ایشانرا بدان مشابہ دلیر نگرداند کہ ہرچہ خواہند توانند گفت و حجاب عونت و مہابت از پیش برندارد و ہمہ را در مقام ادب و مرتبۂ حیا متوقف سازد و اگر کسے از ایشان بی محل سخنے گوید آن سخن را اصغا[سننا ۱۲] نکنند و تا کسے نیک امین نباشد و چندین نیازمودہ باشد معتمد نباید ساخت و سر خود را باوے درمیان نباید نہاد و چون ملازمان ملوک را بر یکدیگر رشکے و غبطہ[ا] میباشد سخن ہیچکدام دربارۂ یکدیگر استماع نباید فرمود و ہمہ را بر دوستے و موافقت بایکدیگر ترغیب باید کرد و از منازعت و مخالفت تحذیر[ڈرانا ۱۲] باید نمود کہ مخالطت بایکدیگر ایشان در امور انتظام سلطانی دخلی تمام دارد چنانچہ شمۂ ازین سابقاً ذکر یافتہ قطعہ

ملازمان سلاطین چو یک جہت باشند	مہم مملکت و مال برقرار بود
وگر نفاق نمایند و مکر و حیلہ کنند	اساس جملہ مہمات بے مدار بود

اما چون غلامان و بندگان درم خریدہ مر خداوند خود را بمنزلۂ دست پای و سائر اعضا یند چہ کسے کہ بجہت غیری از و تکفل امری کند کہ باعانت دست دران حاجت افتد قائم مقام دست آن غیر بودہ باشد و کسے کہ سعی کند در کاری کہ قدم در آن رنجہ باید کرد مشقت قدم کفایت کردہ باشد و کسے کہ بچشم نگاہدارد چیزے را کہ نظر دران صرف باید کرد زحمتے از بصر باز داشتہ باشد و باقی برین قیاس پس بز وجود این جماعت شکرگذاری باید کرد و انواع انواع رفق[نرمی ۱۲] و مدارا و لطف و مواسا[غمخواری ۱۲]

[ا] غبطہ بالکسر نکوئی احوال و آرزو بردن بحال کسے بے آنکہ زوال آن خواہد ازوے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دربارهٔ ایشان بکار باید برد چه ایشان را نیز کلال[سستی] و ملال و فتور و ماندگی در خدمت
پیدا میشود پس در کار فرمودن ایشان انصاف رعایت باید فرمود و چنان باید که
با مور معیشت ایشان از خورش و پوشش خللی راه نیابد و اصل آنست که ایشانرا
بنظر خاص مخصوص سازد که اقدام[پیش آمدن] بر اعمالی که بایشان مفوض ست از روی خوشدلی
و نشاط کنند نه از سر کاهلی و ملال در کتب حکمت آورده اند که خواجه[سپرده] نشاید که بهر گناهی
خادم را براند زیرا که بنده وقتی شرط شفقت بجای آرد و هوا داری کند که خود را از
مفارقت مخدوم ایمن داند و اگر بنده را بهر سهوی و خطایی برانند خود را در خدمت
عاریتی شناسد و همچو راه گذربان و غریبان معاش کند و نه در هیچ کار اندیشه
بکار برد و نه در هیچ مهم شرط شفقت نگاهدارد و اصل در بندگان صفت حیا و زیرکی
است و این از همه صفتها در کار ترست و اگر از بنده اثر مکر و دزدی و حیله دریافته شود
زود دفع باید کرد و چون یکی از بندگان بخیانتی فاحش و گناهی زشت ملوث گردد و[آلوده]
بتادیب و تعذیب قابل اصلاح نباشد صلاح[بهتر] دران ست که او را بزودی
نفی کند تا دیگر بندگان بمجاورت[همسایگی] و مصاحبت او تباه نشوند و فساد از و بدیگران
تعدی نکند قطعه

صحبت مفسدان و بد فعلان	مردم نیک را تباه کند
هر که با دیگ همنشین گردد	جامهٔ خویش را سیاه کند

و اگر از بندگان یکی از ارباب دولت که ملازم سلطان باشند شکایتی از خواجهٔ خود
نزد سلطان آرد در چیزی که شرع را دران مدخلی نبود زود منع او لازم ست چنانچه

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

در سیاسات سلطان محمود غزنوی آورده اند که روز آدینه سلطان بنماز میرفت
غلامی در غایت حسن وجمال سر راه سلطان گرفته بود چون بموکب شاهی رسید
غلام زمین را بوسه داد سلطان ازروی کرم عنان حشمت باز کشید وبزبان لطف
ومرحمت پرسید که چه حاجت داری گفت شاها بنده را آنکس که از ترکستان
می آورد در تمام راه میگفت ترا بخدمت سلطان میبرم تا سایهٔ عنایت بر روزگار
تو اندازد و من بامید این بشارت ونوید این اشارت کربت (سختی ۱۲) غربت وغمخواری بندگی
تحمل میکردم وپیوسته بمضمون این بیت بیت

اگرم هزار غم از روزگار پیش آید	چو روی شاه ببینم دلم بیاساید

خوشدل میبودم اکنون که بدین شهر آمدیم خواجه حسن مرا دید وبهزار دینار بخرید ومدتی
که مرا درخانه پنهان میدارد واین ساعت فرصت یافتم وخود را بسر راه شاه افگندم
بخت یاری وسعادت مددگاری کرد تا بدولت ملازمت رسیدم وامیدے که
در دل داشتم بموقف عرض رسانیدم باقی سلطان حاکم است سلطان فرمود تا
غلام را ادبی بلیغ کردند واو را بکسے سپرد که این را پیش حسن ببر وبگو که هزار
دینار بغلامی میتوان داد چرا صد دینار بدربانی نمیدهی تا برخانه نشیند ونگذارد
که غلام توبی اجازت از خانه بیرون رود یکے از خواص پرسید که غلام را عجب ادبی
فرمودی سلطان فرمود اگر نه آن بودے که هزار دینار حسن ضائع میشد بفرمودمے
تا از میانش بدو نیم زنند چه اگر غلامان را فرصت دهند هر غلامیکه از خواجه برنجد
همین شیوه پیش گیرد وشکایتے ناموجه بعرض رساند ومهم خواجگی وبندگی مختل د

خلل پذیر ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مهمل بماند مثنوی

چو از خواجهٔ خود برنجد غلام	بداد و دهد شرح با خاص و عام
به بهتان و غیبت گشاید زبان	که تا خواجه را افگند در زیان
غلامے کز بیمان بود خوی او	مبیناد چشم کسے روے او

قسم دوم ازین باب

در آداب جمعے که بدولت سلاطین تقرب جسته اند و سر افراز گشته از ارکان دولت واعیان حضرت و خواص بارگاه و نواب و حجاب و سائر گماشتگان و متعلقان باید دانست که هر که در کار پادشاه شروع کند و در مهمات سلطانی خوض نماید باید که سیرت او بر قانونی باشد که سبب نیکنامی سلطان و آبادانی مملکت بود و [12] این معنے وقتی میسر شود که رعایت چهار طرف بر خود لازم داند اول رعایت جانب حق دوم رعایت جانب پادشاه سوم رعایت جانب خود چهارم رعایت جانب رعیت اما در رعایت جانب حق پنج شرط است اول آنکه شکر نعمت الٰهی و فضل نامتناهی که درباره او واقع شده بجاے آرد تا نعمت وے زیاده گردد

جبر نعمت از کفت بیرون کند	شکر او بس نعمت افزون دهد
شکر نعمت نعمتت افزون کند	مفلسان را گنج قارون میدهد

دوم آنکه مراسم طاعت فرو نگذارد بلکه آنرا بر خدمت پادشاه مقدم دارد تا در همه چشمها عزیز گردد و در همه دلها مقبول بود آورده اند که ابو منصور وزیر پادشاه طغرل

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مرد دانا و کافی بود و عادت داشتی که چون نماز بامداد گزاردی تا طلوع آفتاب اوراد خواندی بعد ازان بخدمت سلطان رفتی وقتی مهمی ضروری پیش آمد سلطان او را به تعجیل پیش خود طلبید کسان پی در پی آمدند و او از سر سجاده بر نمی خاست حاسدان مجال غیبت یافتند و زبان وقیعت[غیبت ۱۲] کشاده او را نزد سلطان به بدی یاد کردند که بسے غفلت میکند و از سخن سلطان اعتباری نمیگیرد مانند این کلمات در میان آوردند بمرتبه که آثار تغیر در مزاج بشرهٔ پادشاه ظاهر شد اما چون خواجه از اوراد فارغ گشت بخدمت سلطان آمد سلطان از روی غضب بانگ بروے زد که چرا دیر آمدی گفت ای ملک من بندهٔ خدا ام و چاکر تو تا از بندگی فارغ نشوم از عهدهٔ چاکری بر نمیتوانم آمد این سخن سلطان را خوش آمد و او را محمدت بسیار گفت نظم

مده رشتهٔ خدمت حق ز دست		خداوند را بندگی کن که هست	
سر پادشاهان گردن فراز		بدرگاه او بر زمین نیاز	

سوم آنکه رضای خدای را بر رضای پادشاه تقدیم کند چون حق سبحانه تعالے از بندهٔ خشنود بود خشم دیگران او را زیان ندارد و اگر عیاذاً بالله[پناه بخدا ۱۲] خدای تعالے بروی خشم گیرد خشنودی همه خلق او را سود ی نرساند فرد

چون خدا وند از تو خشنود ست		خشم دیگر کسان ضرر نکند	

مشهور ست که بزرگی در مجلس یکے از خلفا بود وقت نماز تنگ شد و خلیفه بمهمے اشتغال داشت و نماز بر خاطر او فراموش شده بود آن بزرگ برخاست که نماز گزارد یکی گفت چرا صبر نمیکنی که خلیفه بنماز بر خیزد گفت حکم خدای را موقوف بحکم دیگرے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri.

نباید داشت گفت بنشین که خلیفه بر تو غضب خواهد کرد گفت چون رضای خدا
حاصل شود از غضب مخلوق چه باک خلیفه که این سخن بشنود آن بزرگ را بسیار بنواخت
و آن متعرض را از نظر تربیت بینداخت شرط چهارم آنکه از خدای تعالی بیش تر ترسد
که از پادشاه در خبر آمده است که هر که از خدای بیش تر ترسد همه کس از وی بیش تر ترسند
پنجم آنکه بخدای امیدوار تر باشد که بپادشاه که هر چه میدهد او میدهد امید در کرم
کسی باید بست که هیچ امیدوار را از در رحمت او باز نگردد بیت

محال ست گر سر برین در نهی	که باز آیدت دست حاجت تهی

اما رعایت جانب پادشاه را بیست و پنج شرط ست اول تذلل و تضرع و
اظهار عجز و خدمتگاری چه ملوک را همتهای عظیم و حالتهای بزرگ ست که بدان
متفرد اند از غیر خویش و آن بدان سبب ست که مظهر سلطنت الهی واقع شده اند
و ازین جهت لقب ظل الله بر ایشان اطلاق میکنند پس بآن معنی که این صورت
در ایشان متحقق ست از همه خلق استخدام و تعبد خواهند و خود را سزاوار آن شناسند
و در هر چه کنند طریق استقلال و تفرد رعایت نمایند و هر چند اساس سلطنت بیشتر
باشد ظهور این صفت زیادت بود و برین تقدیر استغنای ایشان طالب آنست
که مردم محتاجی و مسکنت خود بر ایشان عرض کنند بیت

چه آورم بتو چون جمله هر چه هست تو داری	مگر شفاعت و عجز و نیازمندی و زاری

دوم تحمل محنت و مشقت و ریاضت کشیدن و بر مکاره صبر کردن چه خدمت ملوک
مبنی بر زحمت باشد و در کتب حکما مذکور ست که ملازمت سلطان حائل ست میان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مردم و آسائش و طلب راحت و لذت در خدمت ملوک از قبیل محالات باید شناخت سوم آنکه هرچه اندیشد و کند و گوید باید که دران مصلحت پادشاه را ملاحظه نماید هم از جهت دنیا و هم از جانب آخرت و طرف آخرت را مقدم دارد چهارم بطریق ملایمت و تلطف ظلم را در نظر او نکوهیده سازد و عدل را بتعریف و توصیف در دل او شیرین [نرمی ۱۲] گرداند و برو جهیکه مصلحت داند او را از ظلم باز دارد که اگر بظلم پادشاه راضی شود او نیز دران مظلمه شریک باشد و در عرصه حشر که ندای اُحشُرُوا الَّذِینَ ظَلَمُوا وَ اَزوَاجَهُم[1] برآید او را نیز با ظلمه در معرض خطاب و عتاب در آرند در اخبار مذکور است که یحییٰ واسطی خطاطی بغایت زیبانویس [خوشنویس ۱۲] بود و اولاد خلفا نزد او خط می نوشتند و تعلیم میگرفتند روزی نزد وزیرے تعریف کردند که یحییٰ قلم را نیک می تراشد او را طلبید و فرمود تا قلمی برائے وے بتراشد یحییٰ قلمی با احتیاط تمام بتراشید وزیر بدان قلم توقیعی [فرمان ۱۲] نوشت خط او بهتر از بیشتر نمود یحییٰ را خلعت و هزار دینار انعام فرمود یحییٰ خلعت پوشیده و زر بقبضهٔ تصرف در آورده از مجلس بیرون آمد چون بدر سرائے رسید فی الحال باز گشت و گفت اَیُّهَا الوَزِیر[2] یک صنعتے برین قلم فراموش کرده ام اگر اجازت باشد بجا آرم وزیر قلم بدست وے داد یحییٰ قلم تراش بکشید و سر قلم بشگند و زر و خلعت پیش وزیر بنهاد وزیر فرمود ترا چه شد گفت چون بدر سرا رسیدم این آیت بگوش دلم فرو خواندند که اُحشُرُوا الَّذِینَ ظَلَمُوا وَ اَزوَاجَهُم یعنی حشر کنید ظالمان را با شریکان و مددگاران ایشان ترسیدم که تو بدین قلم از روے ستم چیزے بر کسے نویسی و من که قلم تراشیده ام دران شریک باشم و بعتاب الٰہی گرفتار گردم

[1] جمع کرو ظالمون کو اور انکے شریکون کو ۱۲ [2] اے وزیر ۱۲

بیت

یار ستمگار مشو اے عزیز	تا که ازان قوم نباشے تو نیز

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پنجم آنکه پادشاه را بر خیر دارد و چنان کند که خیر او بهمه کس برسد چه بهترین انعام آنست که عام باشد چون شعاع آفتاب که بر همه جا می تابد چون رشحات سحاب که بر همه زمینها میرسد از بزرگی پرسیدند که خیر بر چه وجه باید کرد و بهترین خیرها کدام ست فرمود خیر بر عموم باید و بهترین آن بود که بروی تازه باشد و منت با آن همراه نباشد آورده اند که معن بن زائده کرمی عام داشت و در وقت بخشش بغایت خندان و تازه روی بودی عزیزی را پرسیدند که آیا ابر بارنده سخی ترست یا معن بخشنده تر جواب داد که سخاوت معن از ابر بهتر و بیشتر ست گفتند بچه دلیل گفت بآن دلیل که هرچه ابر دهد گریان دهد و هرچه معن دهد خندان دهد قطعه

تازه روئی و انبساط و نشاط	در سخاوت عظیم معتبرست
مرد بخشنده را بوقت سخا	تازه روئی سخاوت دگرست

ششم تا بر کسی وثوقی تمام نداشته باشد و بارها صفات او را نیازموده باشد او را پیش پادشاه تعریف نکند و ستایش ننماید تا بوقت آزمایش شرمنده نشود آورده اند که زرّاقی نزدیک یکی از نواب سلطان سنجر آمد گیسوها گذاشته و قدری جامهٔ کعبه آورده گفت من مردی ام از اهل بیت رسالت و امسال بحج رفته بودم و جهت سلطان حج گزارده ام و بر سر روضهٔ حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله وسلم برای شاه و ارکان دولت او بحضور قافلهٔ حجاج دعا کرده ام اگر بمجد سلطان رسانی هر آینه از تو منت دار شوم و بدین بشارت که آورده ام مرا نیز نوازش فرماید آن نائب این صورت را تحقیق نکرده نزد سلطان آمد و آن حاجی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

علوی را تعریف بسیار کرد چنانکه سلطان مشتاق شده باحضار او فرمان داد چون
آن عزیز را حاضر گردانید سلطان را دست بوس کرده برحاشیهٔ بساط نشست سلطان
پرسید که از کجائی گفت از شهر صفهان فرمود که کی حج کردی گفت امسال قضارا ایلچی
از نزد حاکم اصفهان در مجلس آمده بود چون نام صفهان شنید و آنکس را دید گفت اے
شاه من این کس را می شناسم او سید نیست بلکه از لولیان آن ولایت ست و بیشتر
از ایشان موی بر سر دارند و من در همه این سال وی را در صفاهان میدیدم در روز
عید اضحی بدر خانهٔ من آمده بود بطلب گوشت قربانی سلطان چون این سخن بشنید بغایت
متاثر شده روی بآن نائب کرد نیک سیدنا مدار و حاجی بزرگوار بخدمت ما آوردهٔ
آن نائب خجل زده و انفعال یافته از مجلس بیرون رفت و بقیة العمر بخدمت سلطان
نیامد اگر در اول تحقیق حال او کردی و دران باب تفحص تمام بجا آوردی غبار خجلت
برچهرهٔ حال او نشستی و از نظر چنان پادشاه محروم نگشتی قطعه

مگو وصف کسے نزدیک شاہان که گر نبود بران وصفے که گفتے	مگر وقتیکه او را نیک دانے بسے در انفعال آن بمانے

هفتم هرچه داند که پادشاه را بدان میلے ست از اسپ و نوکر و متعه و ضیاع و مستغلات
دعیه آن جهت خود نگاه ندارد بلکه بطریق استدعا چنان کند که بنظر قبول سلطان رساند هشتم
آنکه چون پادشاه با وے سخن گوید بدل و جان و عقل و هوش و چشم و گوش و تمام
جوارح و اعضا متوجه سخن وے باشد و چنان نکند که یک کلمه از و فوت شود و هیچ

لے لولی سرود گوے بیحیا بیشرم بخنیا بھانڈ نقال ۱۲ ے استغلال غله گرفتن و آوردن و خواستن ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

فکر و عمل نپردازد و نظر بر جانبی دیگر نبیند از دو سخن با کسی مشغول نشود هر چند سخن ضروری باشد چه سلاطین بغایت غیور باشند چون بینند که کسی توجه ایشان بجای دیگر بنظر یا بسخن میل کند از روی غیرت بروی خشم گیرند و اگر چه دران محل ظاهر نکنند اثر آن امر ظهور کند و خطرات بران مترتب شود نهم در مجلس ملوک با کسی سرگوشی نکند یعنی سر نگوید که هر که بحضور او دو تن سرگویند که او نداند و نشنود و نفر مود ه باشد[کانا پھوسی ۱۲] او را خیالات بسیار روی دهد و انواع گمانها برد و اغلب ست که از ایشان کینه گیرد در صحبت سلاطین انیمعنی را مبالغه بیشتر میباشد یکین که حساد و اهل فساد خاطرنشان پادشاه کرده باشند که فلان و فلان را با شما دل راست نیست و در هواخواهی ایشان خللی پدید آمده و در مقام قصد میباشد چون پادشاه بیند که در مجلس با یکدیگر سر میگویند کلام صاحب غرضان مؤثر می افتد و هر دو تن در معرض غضب بلکه در ورطه هلاکت می افتند نظم

سخن پوشیده گفتن در محافل	نباشد شیوهٔ دانا و عاقل
که از طرز ادب بسیار دورست	نشان غفلت و مکر و غرورست

دهم باید که چون سلطان از کسی دیگر سوالی کند او سبقت نکند و جواب ندهد تا آنکس که ازو پرسد جواب گوید زیرا که جواب دادن کسی از ان[پیشی ۱۲] سوال که بدیگر متوجه است حمل بر سبکساری و بی وقاری او میکنند یکی از حکیمی پرسید که اگر من در مجلس پادشاهی باشم و او از غیر من سوال کند روا باشد که من جواب دهم گفت سؤ تو جواب مگو که آن نشانهٔ استخفاف است هم بسائل یعنی ندانستی که از که سوال باید کرد و هم بمسئول یعنی استحقاق این سوال[سبکی ۱۲] ندارد و درین باب محذوری دیگر هست که اگر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سلطان گوید که از تو نمی پرسم این همه چه جواب توانی گفت و از انفعال این صورت
چگونه بیرون توانی آمد اگر فرضاً از جماعتے پرسد که تو از ایشان باشی بجواب سبقت
مکن که دیگران خصم تو شوند و بر سخن تو عیب گیرند بلکه تاخیر کن تا دیگران گویند و
عیب و هنر هر سخن بدانی پس انچه تو دانی اگر بهتر باشد عرض کن والا خاموش بنشین

مثنوی

مکن خفت اندر جواب سخن	مگر در خطا و صواب سخن
اگر نقد تو سنجش آمد بیار	کز آن نقد افزوده گردد عیار
وگرنه در اظهار عیبت مکوش	مر آنرا به ستر خموشی بپوش

یازدهم باید که تا سلطان چیزے نپرسد ابتداے سخن نکند و چون پرسد جواب بقدر
کفایت گوید و خاموشی کند مگر وقتی که پادشاه میل داشته باشد با آنکه سخن بیشتر و درازتر
گوید دوازدهم آنکه اگر سلطان او را بر چیزے وقوف ندهد مطلقاً تفحص آن نکند و
در پے دانستن آن نرود چه او را قابلیت و محرمیت آن بودی با و گفتندی پس
مبالغه در وقوف بران متضمن غضب سلطان ست قطعه

با تو سری گر نمیگویند از نامحرمیت	هر که نامحرم بود با سر سلطانش چه کار
چون کسی را در درون خانه رفتن راه نیست	با تملقها نمودن پیش دربانش چه کار

سیزدهم باید که در تحفه و هدیه و عطیه که نامزد وی شود استغنا ننماید از پادشاه اگرچه محقر
باشد زیرا که اندک سلطان بسیار ست و استغنا نشانه خوار داشتن عنایت پادشاهی بود
و هیچ عاقل این نکند که فیضی از سایه الهی متوجه او گردد و از خود رد کند بیت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

هرچه از پیش شه آید خوش بود	اندک و بسیار او دلکش بود

۱۴ چهاردهم از طریق امانت قدم بیرون ننهد که امانت صفتیست که مردم خوار را عزیز گرداند و خیانت خصلتیست که مردم عزیز را خوار سازد مامون خلیفه فرموده که من مردم امین را دوست میدارم هرچند سفله باشد و با کسی که خائن باشد دشمنی دارم اگرچه بزرگ زاده و عالی نسب باشد زیرا که امانت علامت ایمانست و در حدیث آمده که ایمان ندارد هر که امانت ندارد و حق سبحانه و تعالی خائن را از محبت خود بی بهره ساخته ان الله لا یحب کل خوان کفور ۱۵ پانزدهم بدانچه از پادشاه بوی رسد قانع و راضی باشد و زیاده طلبی نکند و حرص ننماید که البته حرمان لازم حرص ست نظم

حرص و حرمان قرین یکدگرست	حرص از جمله خلقها بترست
مردم از وصف حرص خوار شوند	در قناعت بزرگوار شوند

۱۶ شانزدهم در حضور و غیبت سلطان بر ذکر محامد و نشر[پهیلانا ۱۲] مکارم او مداومت نماید و اگر از کسی کلمه بشنود که مشتمل بر ترک ادبی باشد به نسبت پادشاه او را بران ملامت و نصیحت کند و اگر منزجر[زجر پذیر ۱۲] نشود سخت گوید و جفا کند و اگر بدین نیز متیقظ[بیدار و هوشیار ۱۲] نگردد ترک مجالست[همنشینی ۱۲] و مخالطت[آمیزش ۱۲] و مصاحبت وی گیرد و با او بهیچ وجه سخن نگوید ۱۷ هفدهم کاریکه بدو مفوض ست بران مداومت نماید و از مهمی که متکفل آنست غافل نشود و جهد کند که پیوسته حاضر باشد تا هر گاه که سلطان او را طلب دارد فی الحال بخدمت رسد و از مواظبت[همیشگی ۱۲] بر حضور و از ملازمت دائمی که مودی[رساننده ۱۲] بملالت باشد احتراز کند ۱۸ هیژدهم اعتماد بر محبت و رضای سلطان نکند و به بسیاری خدمت خود نیز واثق نبود و چه غرور جاه خدمت را

[illegible]

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

فراموش میگرداند و دیگر بهیچ وجه بسلطان اظهار نکند که مرا نزدیک تو حقی ست یا سابقه
خدمتی دارم بلکه بتجدید ملازمت و تاکید دعاگوئی و لواحق فرمان برداری سوابق
حقوق را نزدیک وے تازه دارد بروجہے که آخر آن اول را احیا کند چه سلاطین
حقے را که آخرش از اول منقطع بود فراموش کنند و از خدمت کسے منت (جلانا ۱۲) دار نباشند
چه ایشان خود را سزاوار خدمت می شناسند نوزدهم [۱۹] محل عرض حاجات نگهدارد
که عرض کردن حاجت بر ملوک حکم نماز دارد چون نماز در وقت ادا کرده شود مقبول افتد
عرض حاجت نیز چون در محل افتد روا شود و ازینجا گفته اند **بیت**

حرامش بود نعمت پادشاه	که هنگام فرصت ندارد نگاه

و باید که چندان حاجت عرض نکند که اثر ملال بر جبین پادشاه پیدا شود بستم او را
اگر سلطان عزیز دارد باید که بر جمعی که نزدیک او مقرب اند یا خدمت قدیمی دارند تقدیم
بجویید و خود را از ایشان در پیش نیفگند که ازین صورت بر سفاهت و خفت و کم خردی
وے استدلال توان کرد چه شاید که پادشاه را با آن کس که برو تقدیم می جوید اُنسے و
الفتے باشد یا خدمتے بشرط کرده باشد که سلطان حق آنرا ضایع نگرداند چون آن کس
بدفع طالب تقدم بر خیزد پادشاه جانب وے گیرد و او را مغلوب سازد و او در
انفعال و خجلت بماند **قطعه**

بر آنکس که او خاص سلطان بود	تقدم مجو گرچه باشی عزیز
اگرچه ترا عزتے شد پدید	از اعزاز او هم بر اندیش نیز

بست و یکم باید که از ستم سلطان نرنجد و غلظت (سختی ۱۲) و درشتی ایشان را بدلجوئی و دل خوشی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قبول کند چه گفته اند عزت پادشاهی و سطوت فرماندهی زبان را گشاده گردانند تا باغراض مردمان بی سببی ویرا دشنام دهد پس برین تقدیر با ایشان مواسا باید کرد و اگر از روی نازی که لازم سلطنت ست کسی را دشنام دهند باید که بدعا پردازد مصرعه دشنام سر دعاست اینها * و اگر درشتی کنند آنرا بملائمت حساب نماید مصرع تاویل وفا کردم هر چند جفا دیدم * بست ۲۲ و دوم آنکه اگر در معرض سخط و غضب و عتاب سلطان افتد البته با هیچ آفریده شکایت نکند و عداوت و حقد در دل خود راه ندهد و وجه گناه را با خود گرداند فرد

هر چند جفا کنند شکایت نکنیم	گوئیم که جرم از طرف ماست هنوز

و بعد از آن اجتهاد کند و تلطف نماید تا سببی که بدان ازاله خشم توان کرد مهیا سازد بست ۲۳ و سوم اگر سلطان بر یکی خشم گیرد یا نزد وی متهم شود باید که از آن کس تجنب نماید و با تهمت زده اختلاط نکند و با ایشان در یک مجلس مجالست ننماید و ایشان را شفاعت نگوید و تمهید عذرخواهی نکند تا وقتیکه غضب سلطانی به نسبت ایشان ساکن گردد و امید عاطفت و مرحمت و مهربانی پدید آید آنگاه بروجهی لطیف اعتذار باید نمود تا رضای ایشان حاصل آید بست ۲۴ و چهارم آنکه در پی رضای سلطان رود و چنان سازد که خوشنودی او حاصل کند و آن بچهار چیز میسر ست یکی آنکه هر چه پادشاه گوید تصدیق کند مگر چیزی که مخالف شرع و دین بود دوم رای و تدبیر او را استاید سوم محاسن او را ظاهر گرداند چهارم مساوی و قبایح او را بپوشد بست ۲۵ و پنجم کتمان اسرار ست و این عمده همه شرطها و اصل همه ادبها باشد پس باید که در پوشیدن رازهای سلطان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مبالغه بجائی آورد و طریق احتیاط درین باب آنست که اقوال ظاهر پادشاه را که همه
ملازمان بران مطلع اند بقدر توانائی پوشیده دارد تا بر صفت کتمان ملکه پدید آید آنگاه سرّ
پوشیدن برو آسان شود و چون سلطان بر حال این کس اطلاع یابد اگر سری فاش
گردد تهمت بروی نیفتد چه سرّ مکتوم بی آنکه کسی فاش کند از احوال ظاهر بفراست (ظاهر ۱۲)
معلوم میتوان کرد و از بعضی استدلالات نیز مفهوم میشود و در اثنای این حال
کسانیکه دران سر محل اعتماد بوده اند همه متهم میشوند و گمانهای بد بدیشان می برند
پس چون کسی بدین صفت مشهور شد که محرم اسرار است و هیچ سری ازو ترشح
نمیکند ازین گمانها دور میباشد اگر عیاذاً بالله ماسکه[۱] کسی ضعیف بود و تحمل کتمان
سرّ نمیتواند کرد سرّ او در معرض تلف ست بیت

چنین گفت آن حکیم مصلحت کوش	که گر سر بایدت سر را فرو پوش

آورده اند که پادشاهی بزرگوار از حکیمی عالیمقدار وصیتی طلبید حکیم فرمود که ای
ملک همه وصیت ها درین دو کلمه شریف مندرج ست که التعظیم لامر الله والشفقة[۲]
علی خلق الله یعنی فرمان خدای را بزرگ دارد و شفقت با خلق خدا فرو نگذارد رباعی

ای تازه جوان بشنو ازین پیر کهن	یک نکته که هست بیگمان اصل سخن
با حق با دب باش عبادت میورز	با خلق برفق باش و نیکی میکن

پادشاه گفت در سیاست سخنی بگوی گفت در کشتن مردم سعی مکن که خرابی بدن
انسان آسان کاری نیست مگر در کشتن سه کس که همه دانایان ترا معذور
خواهند داشت یکی جابری که خرابی ملک تو جوید دوم عاملی که مال تو دزدد سوم

[۱] روکنے والی قوت ۱۲ [۲] بزرگی حکم خدای اور مہربانی خلق خدا پر ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خائنے که سر تو آشکار کند و در حکایات آمده که نوشیروان را گفتند فلان کس سر تو آشکار میکند فرمود که او را در خاک پنهان کنید تا آن راز پنهان ماند قطعه

هر که سازد سر پنهان آشکار	زیر خاک تیره پنهان بهتر ست
سر نگهداری سرت ماند بجای	زانکه حفظ سر نگهبان سر ست

آورده اند که پادشاهی با یکے از ملازمان خود گفت که سری با تو میگویم باید که با کسے نگوئی گفت نگویم گفت من از برادر خود اندیشه ناکم و بیش از انکه ازو قصدے ظاهر گردد در صدد دفع او میباشم باید که پیوسته تو مرا محافظت کنی و از برادر من هر چه دریابی خبر بمن رسانی آن کس قبول کرد و فرصتے طلبیده آن حال با برادر او بگفت و آن برادر ازوی منت دار شد و گفت حقی بر من ثابت کردی که مرا خبردار ساختے او نیز خود را محافظت میکرد قضا را برادرش وفات کرد و سلطنت بهو رسید فی الحال که بر تخت نشست نوکر برادر را طلبید و حکم کرد که سرش بردارند گفت اے ملک گناه من چیست گفت آنکه سر برادرم آشکارا کردی و با وجود آن همه انعام که در حق تو فرموده و ترا محرم اسرار خود ساخته تو سر او را نگاه نتوانستی داشت مرا بر تو هیچ اعتمادی نماند پس او را بقتل رسانید بسبب آنکه راز نپوشید در ورطۂ هلاک افتاد فرد

به پیر میکده گفتم که چیست راه نجات	بخواست جام می و گفت راز پوشیدن

اما در رعایت جانب خود هفت شرط مرعی باید داشت اول ازجای که چیزی نباید ستاند نستاند و بجای که نباید داد چیزی ندهد تا نه در دنیا بدنام و بے مقدار باشد و نه در آخرت رسوا و شرمسار دوم تا تواند دفع بدی کند از همه کس و نیکی رساند بهمه سوم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بلند همت باشد که اعتبار هر کس بقدر همت اوست ع باشد بقدر همت تو اعتبار تو و هر که بصفت علو همت آراسته است هر آینه نفس نفیس خود را بطمع مال و منال دنیا که بغایت خسیس است خوار نگرداند و باندک فائده جاهی و یا مالی عرض شریف خود را برباد ندهد که مال و جاه نماند و او در مقام خست و خواری بماند چهارم آنکه نه بر خود سخت گیرد و نه بر خلق امام حجة الاسلام فرمود که عجب بدبختی باشد که برای رضای مخلوق خود را بخشم خالق گرفتار گرداند و بجهت فراغت سلطان چندین مظلمه بر گردن خود گیرد و نفس عزیز خود را هیمهٔ آتش دوزخ سازد و بخود نپردازد قطعه

از برای رضای خلق مکن	خویش را مستحق خشم خدا
حیف کز بهر راحت دگران	تو در افتادهٔ برنج و عنا

پنجم قدر اختیار بداند و قیمت اقتدار بشناسد و چنان سازد که پیش از صدمات زلزال فوات قبل از هجوم جنود هادم اللذات[1] بیت

زان پیشتر که مرگ بناگه فرا رسد	خورشید عمر بر سر کوه فنا رسد

ذکر جمیل و اثر خوب از دیا دگار بماند ششم باختیار و جاه خود مغرور نگردد و تکیه بر عزت و احترام نکند که دهر غدار و سپهر ناسازگار بجفاجوئی و تندخوئی معروف است اندک زمانی را عهدنامهٔ دولت کطی السجل للکتب در نوردیده میشود و رقم ناامیدی بر صفحهٔ بختیاری و کامکاری کشیده میگردد نظم

مشو مغرور مال و جاه و دینار	که دنیا یاد دارد چون تو بسیار
دمادم بگذری و واگذاری	بدشمن هرچه داری و اسپاری

[1] ڈھانے والی لذتوں کی یعنی موت ۱۲ ؎ مانند پیچیدنے سجل کے واسطے نوشتوں کے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

هفتم بدان مقدار که ممکن ست با مردم نکوئی کند که فائده تقرب ملوک و اختیار بر درگاه سلاطین آنست که فوائد احسان بعام و خاص رساند و خرد و بزرگ را از مائده جاه خود نوالهٔ فیض چشاند و یقین باید دانست که هر که نیکی میکند با خود میکند یکی از اکابر دین فرموده که من در همه عمر با کسی نیکی نکرده ام ملازمی پرسید که علی الدوام فیض و احسان و انعام شما عام ست و بیشتر اهل این شهر مشمول نعم و محظوظ کرم شما از معنی این سخن که میفرمایند که من با هیچکس نیکی نه کرده ام روشن سازید فرمود که راست گفتم حق سبحانه در کلام معجز نظام خود برین وجه فرموده اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ اگر نیکوئی کنید نیکوئی کرده باشید بانفسهای خود پس چون خاصیت احسان راجع بانفس منست پس نیکوئی با خود کرده باشم و در جانب بدی نیز همچنین ست وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا و اگر بدی کنید هم بانفسهای خود کنید چه عقوبت بدی بشما باز میگردد نظم

نکوئی کن چو اکنون میدهد دست	بدی بگذار اگر چه قدرتت هست
که نیکوئی نکوئی آوردپیش	وگر بد میکنی بد آیدت پیش

اما رعایت طرف رعیت بباید دانست که غرض اصلی از جاه و دولت نه استرضای پادشاه و متعلقان اوست بلکه مقصد قصوی رعایت عباد و امارت بلاد است پس جانب رعایا مرعی داشتن اهم مهمات باشد و آن رعایت بدو شرط تواند بود اول آنکه در محافظت حال ایشان غایت اهتمام بجای آورد و با مدا و اسعاد چنان سازد که از کار خود باز نمانند و از جای خود جدا نشوند دوم شر ظلمه را از ایشان مندفع سازد و که بزرگان گفته اند که رعیت بر مثال گوسفند است و اهل اختیار بر مثال شبان و

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پادشاه مالک گوسفند همچنان که مالک اغنام (گوسفندان ۱۲) را بشبان سپرده از دد (چارپایه درنده ۱۲) و دام (چارپایه غیر درنده ۱۲) زیانکار نگاهدارد و در چراگاه خوش ایشان را فربه کند و نتائج و ثمرهٔ آن حاصل آورد همچنین ارکان دولت باید که رعایا را از چیزهای ضرر کننده و گرگان ستمگار نگاهدارند و انچه صلاح دین و دنیای ایشان دران باشد بر آن دارند و از منافع و مکاسب ایشان خبری بپادشاه رسانند نه آنکه از حال ایشان غافل شوند تا ظلمه هرچه خواهند با ایشان کنند نظم

تو ئی راعی این دم غنیمت شمار	غنم را ز گرگ ستم باز دار
نیاید بنزدیک دانا پسند	شبان خفته و گرگ در گوسفند

و چون کلمهٔ چند از آداب اجمالی ارکان دولت گفته شد دو سه نکته از آداب امرا و وزرا و اهل قلم و ندما مذکور میشود اما امرا را باید که دوازده قاعده نگاهدارند اول فرمان برداری حق تعالی بدان قدر که خواهد که خلق خدمت وی کنند او هم نخواهد که خدمت خدای کم ازان کند پس زشت باشد که استحقاق مخدومی خود با خلق خدا بیش ازان خواهد که استحقاق مخدومی حق با خود بیت

گر جانب حق نگاهداری	حق نیز ترا نگاهدارد

دوم حفظ حقوق نعمت نگاه باید داد که حق ولی نعمت فرو نگذارد و طریق خلاف پیش نگیرد که کفران نعمت نتیجه هاے بد دارد و از جمله آنکه هیچکس را از ملوک بر ایشان اعتماد نماند و در همه کس بے اعتبار باشند و هیچ ناسپاس کافر نعمت بمراد نه رسیده و بعاقبت به نکبت (بدبختی ۱۲) و خذلان گرفتار شده نظم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حق نعمت نگاه باید داشت هر که روتابد از ولی نعمت	حرمت پادشاه باید داشت بخت از و روی تابد و دولت

و گفته اند علامت مردی آنست که از ولی نعمت مکروهے و مضرتی رسد آنرا در مقابله فائده و منفعتی که ازو گرفته محو و ناچیز گرداند تا شکر نعمت بجا آورده باشد فرد

نخواهم از سر کویت بصد چندین جفا رفتن	نشاید شیر مردان را بهر زخمے ز جا رفتن

آورده اند که خواجه غلامی داشت کافی و خردمند روزی آن مرد با آن غلام بباغے رفت و در اثنای تماشاے باغ به پالیزی رسید و خیاری باز کرده بدست غلام داد غلام پوست باز کرده برغبت تمام تناول مینمود [ککڑی ۱۲] چنانچه خواجه هوس کرد مقدارے ازان طلبید تا بخورد همین که بچشید بغایت تلخ بود گفت ای غلام خیاری بدین تلخی چگونه بنشاط میخوری گفت ای خواجه این خیار تو بمن دادی و از دست تو بسیار چرب و شیرین خورده ام شرم داشتم که بیک لقمه تلخ روی ترش کنم فرد

از دست تو شربت شیرین بچشیدم	یک شربت تلخ از بچشم باک نباشد

خواجه را خوش آمد و گفت چون شکر نعمت من ادا کردی ترا در بندگی بگذارم آزادش کرد و انعام بسیار فرمود سوم از آداب امرا آنست که جهد نمایند که از جاه تحصیل مال کنند نه از شاه یعنی چون قدرت دارند بجود سعی نمایند و مال بدست آرند و بمال بادشاه طمع نکنند که مال محبوب هر کس است و هر کسی که طمع در محبوب کسی کند در معرض عداوت افتد و حکما گفته اند از سلاطین اسباب منافع باید طلبید نه نفس منافع مثلاً عملی طلب کنند که موجب حصول اموال باشد تا هم از سوال فارغ باشد و هم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بمنفعت رسد چه نفع بملوک باید حسبت نه از ملوک چهارم باید که غرض وی از همه اسباب مالی وجاهی زینت بادشاه وآراستگی بارگاه باشد نه تجمل نفس خود چه این نوع بادب نزدیکترست وبحق شناسی لایق تر بلکه استیفاے آن اسباب درین صورت متصور پنجم حذر کنند از تشبه نمودن به پادشاه در چیزے که او بدان متفرد باشد از منازل وملابس ومآکل ومراکب یا چیزے که لایق ملوک بود وبس چه این معنی محمول بر ترک ادب باشد وممکن که آن چیز در معرض ذهاب بود واو بسبب آن در ورطهٔ هلاک افتد ششم باید که بر هر کار که از سلطان صادر شود که نه مخالف شرع بود او را مدح گوید وآن کار را بخوبی ستایش کند بیت

اگر شه روز را گوید شب ست این	بباید گفت اینک ماه و پروین

وهمه عقلا را معلوم ست که هیچ کار نبود در دنیا که آنرا دو وجه نباشد یکے جمیل ویکے قبیح پس وجه جمیل هر کاری طلب کند وآنرا حواله بپادشاه نماید واگر آنکار مصلحت نباشد بعد از ان به تدبیر حکیمانه خاطر نشان کند هفتم اگر سلطان رای زند که مخالف نفس او باشد یا سخنی گوید که مکروه طبع او بود با او موافقت باید کرد وتذلل باید نمود وبتحقیق باید دانست که او سلطان ست وآنکس چاکر پس چاکر باید که متابعت مراد سلطان کند نه آنکه از وی مساعدت ومطاوعت خود طلبد هشتم باید که بجاه وتقرب خود مغرور نگردد وباعزاز واکرام بادشاه قدم از حد خود فراتر نه نهد ودر آداب ابن المقنع مذکور ست که اگر سلطان ترا برادر گرداند تو او را خداوندان واگر نام فرزندے بر تو نهد تو خود را خادم شناس هر چند او در تعظیم تو افزاید تو در خدمتگاری وتواضع افزاے بیت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شاه اگر لطف بعبد دراند	بنده باید که قدر خود داند

و بباید دانست که اگر از امیری که در غایت اختیار و نهایت اقتدار باشد صورتی در وجود آید که شبیه باشد بفرمان گذاری سلطان و سیاست وی البته مکروه طبع اشرف پادشاه خواهد بود اگر چه ظاهر نکند در خاطر نگاه خواهد داشت بیت

مکن در ملک سلطان هر چه خواهی	که شرکت بر نتابد پادشاهی

آورده اند که برادر سلطان محمود غازی غلامی را از بندگان درم خریده که از وے گناهے عظیم در وجود آمده بود بفرمود تا فرو کشیدند در پیش وے و چوب زدند غلام به تظلم پیش سلطان آمد سلطان در حال امر کرد تا طبل و نقاره و کوس و علم و اسباب نوبت سلطنت بتمامی بدر خانه برادرش بردند برادرش چون آن حال مشاهده نمود از غایت خوف و اضطراب بی توقف بدرگاه سلطان آمد و سر نیاز بر زمین خضوع نهاد و گفت از بنده چه گناه صادر شده و کدام جریمه واقع گشته که موجب آن باشد که اسباب سلطنت بدر خانهٔ بنده فرستند سلطان فرمود که اگر سلطنت حق من ست تو با فرو کشیدن و چوب زدن غلام چه کار داری بایستی که آن حالت بعرض من میرسانی تا تفحص کردمی و نگذاشتمی که از مالک بر مملوک حیفی رود و نه از مملوک بر مالک و حق سبحانه تعالے که بندگان بمن سپرده جواب آن مرا باید گفت نه ترا بعد از ان بشفاعت بسیار گناه برادر عفو فرمود مثنوی

سیاست نشاید ز کار آگهان	که آن خاص باشد به شاهنشهان
دلیری مکن بر در شهریار	مهمات شاهان بدیشان گذار

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نہم چون امور سپاہیان مفوض بامر ہست باید کہ امیر سلطان را بران دارد کہ پیوستہ
لشکر او آراستہ باشد و برای حرب مہیا و آمادہ گشتہ چہ عالم محل حوادث ست و کس نداند
کہ حادثہ در چہ وقت زائد و فتنہ از کدام طرف آید اگر سلطان بجمع مال مشغول گردد و رجال
جمع نہ کند بوقت ضرورت فرو ماند چہ جمع رجال بمال میسر گردد و اطراف ممالک برجال مسخر
گردد لا مُلکَ[له] اِلّا بالرِّجالِ وَلا رِجالَ اِلّا بالمالِ بیت

بہ لشکر شود ملک عالم مسخر	بہ مال ہست ترتیب لشکر میسر

آوردہ اند کہ یکی از سلاطین با امیری از امرای خود مشاورت کرد کہ من در قصہ
مال و لشکر متحیرم اگر مال جمع کنم لشکر متفرق شود و اگر لشکر ترتیب کنم مال در دست نماند
امیر گفت مال جمع کن سلطان گفت لشکر پریشان شوند گفت اگر رجال بروند وقتیکہ
بدیشان محتاج شوی مال بر ایشان عرض کن تا باز آیند گفت برین صورت ہیچ دلیلی
داری گفت آری درین خانہ خالی ہیچ مگس نیست بفرمای تا ظرفی از عسل بیارند چون
عسل حاضر شد مگس بسیار جمع آمدند گفت اینک نمود از انچہ بگفتم ظاہر شد سلطان را
خوش آمد و او را تحسین کرد و این سخن با امیری دیگر در میان آورد گفت لشکر ترتیب کن
و ایشان را از خود مران زیرا کہ شاید در وقتیکہ خواہی جمع شوند یا نشوند گفت برین معنی
دلیلی داری گفت دارم و امشب بعرض رسانم چون شب در آمد بفرمود تا ظرفی از
عسل آوردند یک مگس پیدا نشد گفت دلہا کہ از کسی متنفر باشند و در تاریکی نفرت
افتادند ہر چند مال بر ایشان عرضہ دہند پیرامون آن کس نگردند و من درین باب
حکایتی یاد دارم ملک فرمود کہ باز گوی امیر گفت سلطانی در مصر بودہ کہ در جمع مال

له نہیں ہے ملک مردوں سے اور نہیں ہیں مرد مگر مال سے ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میکوشید و بغور حال لشکریان نمیرسید هر مالی که بدست می آورد در صندوقها می نهاد و
بجد محافظت میکرد قضارا امیر شام لشکری جمع مینمود تا بداعیهٔ حرب او متوجه مصر شود
این خبر بمصر رسید یکی از ارکان دولت سلطان مصر باوی گفت که امیر شام لشکر جمع
میکند تا بحرب تو آید مال میدهد و لشکر میسازد مردان تو کو و لشکر تو کجاست پادشاه
اشارت بصندوقها کرد و گفت مردان در همیا نها اند و لشکر من در صندوقها هرگاه
خواهم بیرون آیند در اثنای این حال امیر شام تاختی کرد و بر و غالب آمد و صندوقها
در تصرف آورد و گفت اگر او بدین مال مردان کاری و مبارزان کارزار ے جمع
کردی این تفرقه بدو نرسیدی بیت

مال دهی مرد بدست آیدت	ور ندهی زود شکست آیدت

دهم برای صلاح ملک پیوسته باید که منهیان و جاسوسان برگمارند تا از جوانب
و اطراف خبرها بوی آرند و از هر گوشهٔ که فتنه سر برزند (خبر لانے والے ۱۲) در تدارک آن کوشش نماید
آورده اند که صاحب ابن عباد ملازم فخر الدوله دیلمی بود و اکثر اوقات در شیراز
نشستندی اتفاق افتاد که سه روز پیش ملک نرفت صباح چهارم بملازمت
رسید فخر الدوله پرسید که سبب تخلف سه روزه چه بود صاحب گفت پریروز منهی (هرکاره ۱۲)
ما از طرف مملکت ختا آمد و تقریر کرد که خان ختا بوقت آنکه بفراش خانه خود میرفت
با یکی از ارکان دولت خود بمشاورت سخنے گفت که سه روز ست که در اندیشه ام
که چه گفته باشد و تفحص لشکر میکردم و در دفع تعرض او چاره ها میساختم تا امروز
صباح قاصدی دیگر رسید که او تهیهٔ لشکری میکرد و بیکے از اطراف مملکت خود

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میفرستاد خاطر جمع کردم و بملازمت آمدم امرا و وزرا را نظر تفحص احوال سلاطین تا
این غایت بوده با وجودیکه ختا کجا و شیراز کجا و قبل ازین درباب منهیان و ارباب
اخبار و اعلام دو سه کلمه گفته شده بود قطعه

چو ضبط ملک مفوض بتست جهد نمای	که از جوانب و اطراف باخبر باشی
به تیغ قهر سر فتنه جوی برداری	بدفع تیر بلا خلق را سپر باشی

یازدهم باید که وسیلهٔ آن شود که فقیران را بسلطان رسانند و واسطهٔ آن گردد که
مظلومان و دادخواهان را پیش پادشاهان درآرد تا درد دل خود پیش طبیب
دار الشفاے عدالت تقریر کرده شربت شفاے مراد نوش کنند و هر امیرے که
رعایا از خوف او بخدمت سلطان نتوانند رسید بر مثال آنست که جوے آب
صافی باشد و نهنگی دران آب جای گرفته و لب تشنگان بدان آب محتاج باشند و
از هیبت او گرد آن نتوانند گشت قطعه

چو داری اختیاری آنچنان کن	که درویشان ز تو آسوده گردند
مباش آن نوع که از دست جفایت	بزیر پاے غم فرسوده گردند

دوازدهم با زیردستان چنان زندگانی کند که خواهد که زبردستان با وی چنان معاش
کنند و در حدیث صحیح آمده ست مَن لا یَرحَم لا یُرحَم هر که رحم نکند بر و رحمت نکنند و
کسیکه بر خلق نبخشاید بر وے نبخشایند و در خبر آمده ببخشائید بر کسے که از شما فروترست
تا رحم کند بر شما کسی که از شما برترست نظم

غم زیردستان بخور زینهار	بترس از زبردستی روزگار

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سلوک آنچنان کن بخلق جهان	که خواهی که با تو کنند آنچنان

اما آداب وزرا زیاده از همه ارکان دولت رحیم باید زیرا که هیچ کارے بر درگاه سلاطین از وزارت صعب تر نیست چه بروے حسد بسیار میبرند و حسودان او بیشتر ملازمان پادشاه اند خصوصاً جمعے که در مناصب و مداخل با او مساهم و مشارک باشند لاجرم پیوسته چشم طمع در منصب او می بندند و دامهاے مکر و حیله باز کشیده مترصد آنند که او را در دامی افگنند که روی خلاصی نه بیند و برین تقدیر او را هیچ تدبیرے به از راستی و کم طمعی نیست باید که هیچ دقیقه در باب آداب و شرط وزارت فرو نگذارد تا انگشت بر حرف او ننهد و بزرگان گفته اند که چون کسے مهم خود را بپاکے گزارد عیب جویان را در وے مجال دخل نماند فرد

کرا رسد که کند عیب دامن پاکت	که همچو قطره که بر برگ گل چکد پاکے

بزرجمهر را پرسیدند که لائق وزارت کیست گفت آنکه او را چهار وسه و دو و یکی باشد گفتند به تفصیل بیان کن گفت یکے از چهار هشیاری که سر انجام کارها داند دوم بیداری که خود را پیش از وقت در مهالک نیندازد سوم دلیری در ساختن کارهاے بزرگ چهارم جوانمردی اما آن سه یکی آنست که چون از خدمتگاران خدمت نیکو بیند زود در مکافات آن او را دلنوازی نماید دوم جمعی که از فرمان او سر کشند گوش مالش دهد سوم حوادث روزگار را آماده باشد و آن دو یکے آنست که جانب پادشاه را رعایت کند و دیگر از جانب رعیت غافل نگردد و یکے آنست که در هیچ کار از حق سبحانه فراموش نکند و در حدیث آمده که چون خداى تعالے با امیری یعنے بکسے که

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

صاحب امر خداوند فرمان باشد نیکوئی خواهد او را وزیری راستگار و راست گفتار بدهد تا اگر نکتهٔ از قواعد معدلت فراموش کند آن وزیر یادش بدهد و اگر یادش بود وزیر او را مددگاری نماید و اگر حق تعالی بدان امیر غیر این خواهد او را وزیرے ناخوش کردار بدهد که اگر دقائق عدل فراموش کند بیادش ندهد و اگر بر یادش بود او را بر ان اعانت و امداد نکند پس وزیرے که بصفت راستی و پاکی موصوف ست مددگار سلطان باشد در تمهید ارکان عدل مثنوے

چراغ افروز ملک آن وزیران	که رحم آرند بر حال فقیران
وزیر از جاه خود در ظلم داند	از و کے نام سلطان زنده ماند

و از شروط کلی وزارت و آداب آن نوز نکته آورده میشود اول رعایت جانب حق و این صورت بر همه چیزها مقدم ست زیرا که چون کسی جانب حق نگاهدارد در آئینه ملاحظهٔ احوال خود خواهد نمود و از ناشایست (نالائق ۱۲) احتراز و اجتناب خواهد فرمود دوم مساوات نگاهدارد میان شاه و سپاه و رعیت و میل بهیچ جانب نکند تا حیفے (ظلم ۱۲) واقع نشود و این مشکل ترین کاری و نازکترین عملی ست در وزارت سوم در کاریکه شروع میفرماید در عاقبت آن نیکو نظر کند و از خاتمت آن مهم براندیشد تا آخر پشیمانی نکشد و پشت دست حسرت بدندان حیرت نگزد مثنوے

کاریکه گرفتهٔ تو در پیش	از عاقبتش نکو براندیش
گر مصلحت ست آنچنان کن	ورنیست صلاح ترک آن کن

چهارم قاعده نیکو نهد که در حدیث آمده هر که سنتے حسنه وراه نیکو نهد م

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

او راست مزد آن و مزد هر که عمل کند بدان و هر که سنتی بد و بدعتی ناپسندیده بنهد برو باشد وزر آن و گناه هر که عمل نماید بدان رباعی

گناه ۱۲

اے آنکه بکار شاه بودی مشغول
خواهی که همیشه باشدت عز و قبول
بر صفحه روزگار رسمے بگذار
کان پیش خدا و خلق باشد مقبول

پنجم کفایت خود ظاهر گرداند در امور ملکیه که کفایت وزرا در تمهید مصالح دولتها بیش ازانست که تقریر پذیر باشد آورده اند که عضد الدوله ابو علی خضری که وزیر یکے از آل بویه بود بر نجید نزدیک او رسولی فرستاد با شمشیر برهنه گفت این را پیش او نه رسول همچنان کرد هیچ نگفت وزیر قلم پیش وی انداخت و گفت جواب توانیست وروی بکار عضد الدوله آورد و نامها نوشت و ارکان دولت را برو بیرون آورد تا او را بگرفتند و بند کردند و تمام مملکت او را با ممالک شاه خود انضمام داد بیت

همه کار شاهان حکمت پژوه
ز رائے وزیران پذیرد شکوه

ششم اگر سلطان رائی اندیشد که مصلحت مالی و ملکی دران نبود باید که بدان راضی نشود لیکن در مجمع آن را پسند کند و بر سر جمع نکوهش آن ننماید و داند که رائے ملوک مانند سیلی باشد که از سر کوه در آید و کسیکه بیک دفعه خواهد که آن را از طرفی بطرفی گرداند در ورطهٔ هلاک افتد اما اگر با دل مساعدت نماید و بمدارا و احتیاط یک جانب او را بخاک و خاشاک بلند گرداند بجانب دیگر که خواهد تواند برد همبرین سیاق در صرف رای پادشاه از انچه متضمن فسادی بود طریق تلطف و تدبیر بجاے باید آورد نه بر وجه امر و نهی بلکه از روی تضرع هر چه مصلحتی که بر خلاف رائے او باشد بدو باید نمود

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

واو را بر وخامت عاقبت آن کار تنبیه باید داد و بتدریج در اوقات خلوات بایراد
برائی ۱۲
امثال و حکایات خاطر نشان او باید ساخت و بلطف و حیل آن رای را از خاطر
بیرون باید برد **نظم**

توانی بنرمی و کار آگهی	که تغییر رای سلاطین دهی
وگر از درشتی بر آری نفس	نیاید از ان رای خود باز پس
پس آن به که اول مدارا کنی	بفرصت ره چاره پیدا کنی

هفتم به منصب و مرتبه و تقرب ملوک و کمال اختیار مغرور نگردد که مزاج سلاطین حکم آب و آتش دارد و اعتماد را نشاید و یقین داند که هر عملی را عزلی در عقب ست و هر دولتی را نکبتی مستلزم بزرگی را گفتند چرا سرای برای خود نسازی گفت درین شهر دو سراست یکی سرای دیوان وقتیکه در عمل باشم دوم تنگ ۱۲ زندان آن دم که معزول باشم **فرد**

چه باشد نازش و کاهش باقبال و ادباری	که تا برهم زنی دیده نه این بینی نه آن بینی

هشتم تا تواند احسان کند پیش از انکه فرصت آن فوت شود **نظم**

زان پیش که دست ساقی دهر	در شربت دولت فگند زهر
از سر بنه این کلاه و دستار	جهدی بکن و دلی بدست آر
کین سر همه ساله با کله نیست	وین روی همیشه همچو مه نیست

۹ نهم در روا کردن حاجات محرومان و امیدواران سعی بلیغ نماید که کفارت ملازمت
جزای گناه ۱۲
شاهان قضای حاجت محتاجان ست از حضرت امیر المومنین حسن رضی الله عنه
ادا ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

منقول ست که فرمود اگر حاجت مومنے برآرم دوست تر دارم ازانکه هفتاد سال باعتکاف نشینم و از دانیال پیغمبر علیه السلام روایت کرده اند که گفت چندین سال دست در رکاب پادشاهی میزدم تا سوار شود و غرض من آن بود که حاجت مردم برآورده گردانم بسیار از اولیا و حکما نظر برهمین معنی داشته اند و خدمت سلطان اختیار فرموده و از شیخ کبیر قدس سره منقول ست که در یک روز هفتاد نوبت پیش عضد الدوله رفته جهت کار مسلمانان و ساخته نشد و باخر روز عضد الدوله گفت اے شیخ عجب مردی بوده اینهمه آمدی و کار تو ساخته نگشت مع هذا باز می آئی و هنوز ممتنع نشدی شیخ گفت اے ملک کار من ساخته شد که نیت (بہین ۱۲) من رضاے خدا بود و میدانم که خدا ازین آمد و شد من خشنود ست اما کار تو ساخته نشد که در مهم مسلمانان اهتمام نکردی و محتاجان را نا امید ساختی و ندانستی که تا اهل دولت کار کسے نسازند کار ایشان ساخته نگردد فرد

کار درویش مستمند برآر	که ترا نیز کارها باشد

عضد الدوله متنبه شد و بسیار بگریست و کارهای شیخ را تمام بساخت بیت

در ساختن کار کسان سعی نماے	کار تو شود ساخته از لطف خداے

دهم[۱] سلطان را بر خیر دارد و چنان کند که خیر او بهمه کس برسد گویند وزیر اتابک از مال پادشاه خیر بسیار کردی اتابک مستوفی را فرمود که دیگر اقطاع (جاگیر ۱۲) بکسے ندهی که دستت ببرم روزی دیگر درویشی از وزیر چیزی خواست مستوفی را گفت که فلان اشیا باقطاع او بنویس مستوفی تامل میکرد وزیر گفت چه تامل میکنی از آن

جاگیر ۱۲

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سے ترسی که دستت ببر دازین نمی ترسی که ترا برآویزم خبر با تابک رسید وزیر را طلبید
گفت مستوفی را چرا می آویختی گفت من میخواستم که طناب سراپرده دولت ترا بمیخ
دوام استحکام دهم او نمیگذاشت نه سزاوار برآویختن باشد اتابک بگریست و مرتبه
وزیر را بلند گردانید و خلعت داو در تواریخ مذکورست که سلطان ملک شاه را
گفتند که خواجه نظام الملک هر سال از خزانه صد هزار دینار بعلما و صلحا و فقرا و زاویه
داران وگوشه نشینان رامید هد و شمارا ازان نفع نیست و بدان مبلغ لشکر جرار
درهم میتوان بست سلطان این سخن را بخواجه باز گفت فرمود که بدان زر لشکر
زور را ترتیب میتوان کرد که ایشان دشمنان را بشمشیرے که طول یک ذرع ست
وتیری که رفتن او سه صد گز باشد از تو دفع کنند من از برائے تو بهان زر لشکرے
ترتیب میکنم که از اول شب تا صباح بر درگاه حضرت اله بقدم صدق ایستاده اند
از برای تو زبان بدعا و دست بحاجت کشاده و شمشیر همت با بر میرسانند و تیر آه
از هفت آسمان میگذرانند و لشکر تو و ما همه در پناه ایشانیم فرد

دگر مگوی که درویش در پناه کسی ست	که پادشاه جهان در پناه درویش ست

ملک شاه بگریست و گفت شاباش برائے من بیشتر ازین لشکر ترتیب فرمائے
یازدهم قدر روز عمل بدانند و ازان فائده گیرد و در کارسازی و دوست نوازی کوشد و
آزار و ایذا بکس نرساند وگرنه وقتیکه آن عمل از دست رود جز حسرت و ندامت
در دست نماند بیت

چون توانستی ندانستی چه سود	چون بدانستے توانستے نه بود

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آورده اند که بزرگی از عمل معزول شد و جزع میکرد گفتند روا باشد که چون تو عزیزی در عزل جزع کند گفت من نه از معزولی جزع میکنم چه یقین میدانم که عمل بی عزل نمیباشد این فزع و اضطراب برای آنست که اگر با کسی نکوئی کرده ام میگریم که کاشکے نیکی زیاده کردمی و اگر از من به نسبت کسے بدی صادر شده مے اندیشم که کاشکے بدی نکردمی فرد

چون عاقبت جزای بد و نیک میدهند		اے کاش نیکی از همه کس بیش کردمی

دوازدهم از رجوع خلق و تردد مردم به تنگ نیاید و بوقت ملاقات با ایشان گره بر پیشانی نزند و یقین داند که مردم ملازم اختیار ند هر جا که این صفت ظهور کند از ملازمت خلقان چاره نیست آورده اند که فضیل بن سهیل در زمان وزارت خود یکے را گفت که از آمد و شد مردم تنگ آمده ام و از بسیارے گفت و شنود با او ادخواهان ملول گشته گفت ای وزیر بالش اعزاز از پس پشت برگیر و مسند وزارت در هم پیچ و در عهدهٔ من کن که هیچکس ترا نرنجاند و در هیچ مهم کسے بتو رجوع ننماید قطعه

پیش آنکس که اختیارش هست	خلق بے اختیار مے آیند
دگر آن اختیار رفت از دست	بدر او چه کار مے آیند

سیزدهم دوستان خالص پیدا کند که از نعمتها احباب یکدل و یکجهت نیکوتر باشند و گفته اند دوست مخلص به از گنج زر خالص چهاردهم از اعمال خائن و ظالم غافل نشود و پیوسته به تفحص و تجسس احوال ایشان اشتغال نماید و ظالمان آزارنده را بر مظلومان رعایا مسلط نگرداند و چون ستم و خیانت یکی از ایشان ظاهر شود اورا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بعقوبتی که سزاوار آن باشد عبرت دیگران گرداند و در سیاست ظلمه مطلقاً مسابله نکند
پانزدهم[۱۵] از عمال رشوت نگیرد که تا کسے رشوت از دیگری نستاند نتواند که بدیگرے (ظالمان[۱۲] سهل انگاری[۱۲])
رشوت بدهد و چون وزیر بر رشوت فریفته شد اجازت ست بر رشوت گرفتن آنکس و
رشوت دادن و ستدن حرام ست و دیگر رشوت گیرنده زبون از رشوت دهنده
میباشد و زبونی مناسب وزیر نیست شانزدهم[۱۶] اگر بر کید حاسدی و مکر مفسدی یا
غمز و سعایت معاندی (سخن چینی[۱۲]) وقوف یابد چنان ظاهر کند که او را ابدا هیچ باک نیست و
نزد سلطان خشمی و کینه (کینه[۱۲]) از ایشان ظاهر نکند که موکد سخن ایشان گردد و اگر در مقام
سوال و جواب و مناظره و جدال افتد جواب از روی حلم و وقار گوید خفت و سبکساری
نکند که غلبه همیشه در جانب حلم میباشد هفدهم[۱۷] خود را بسلطان چنان نماید که باندک کلمه
و کمتر اشارتے که شاه فرماید تمامی اموال و همگی جهات خود را بذل خواهد کرد که چون چنین
کند مال او از طمع پادشاه ایمن شود چه آنرا از خود داند و همان در تصرف (خرچ[۱۲]) خود شناسد
هیژدهم[۱۸] کسے را که عمل میدهد باید که از روی تامل و فکر بسیار باشد و تا بارها نیازموده
باشد بروے اعتماد نکند تا در آخر کار منفعل و شرمسار نگردد نظم

بعقلش بباید نخست آزمود	بقدر هنر پایگاهش فزود
بایام تا بر نیاید بسے	نشاید رسیدن بغور کسے

نوزدهم[۱۹] بکاری که رفتن در و آسان باشد و بیرون آمدن دشوار شروع ننماید که
بزرگان گفته اند بیت

تو به مهمی که در آئے نخست	رخنهٔ بیرون شدنش کن درست

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اما ارباب قلم یکی دبیران اند که تعلق بسلطان دارند و دیوان انشا تعلق بدیشان
کچهری منشی گری ۱۲
میدارد و ایشان را میباید که امین باشند و معتمد کافی و خوش طبع و تند فهم و از اصطلاحات
باخبر از حکیم ارسطو پرسیدند که حاجب پادشاه بهتر یا کاتب او حکیم فرمود که حاجب
جزو اوست و کاتب کل او : اگر دبیر لطیف طبع افتد کفایتها نیکو تواند کرد آورده اند
که پادشاه ایران عادتی داشت که در حربها فوجی از خیار لشکر را جامهٔ سیاه پوشانیدی
برگزیدگان ۱۲
چون جنگ سخت شدی بفرمودی تا سیاهداران پیش رفتندی و آن جنگ را بسر
بردندی وقتی اتفاق افتاد که با پادشاه توران که پنجاه هزار مرد داشت مصاف
کشیده چون هر دو لشکر در مقابلهٔ یکدیگر بایستادند شاه ایران با بعضی خواص از اهل
مصاف خود بر بلندی ایستاده بود چون اشتداد خصم و کثرت لشکر او بدید خواست
که آن روز حرب نکند و بدست خود بر کاغذی نوشت که سیاه داران را بگوئید تا باز
پس ایستند دبیر مرد عاقل بود دانست که اگر لشکر باز گردد خصم قوی شود و امکان
دارد که ظفر یابند فی الحال قلم برداشت و نقطه در زیر سیاهداران زد تا سپاهداران شد
چو خط ایشان بسپاه داران که امرای لشکر بودند رسید تصور کردند که سپاه و مددی
رسیده باعتماد تمام لشکر را پیش کردند و خود از عقب ایستاده حمله نمودند لشکر دشمن
از آن جرأت و صولت عجب داشته منهزم شدند و بمدد سیاهداران حاجت بر آمد
دبدبه ۱۲ فرار ۱۲
دبیر صورت حال بعرض رسانید شاه او را بستود و نوازش فرمود و گفت
دبیر چنین باید که بیک نقطه پنجاه هزار مرد را هزیمت دهد و دیگر در باب دبیران
حکایتی هست که پادشاهی بپادشاهی نوشته بود که پیش از آنکه تو خود را بر من زنی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

من خود را بر تو خواهم زد ارکان فرو ماندند که در جواب این سخن چه نویسند دبیر
سلطان مرد خوش ذهن بود گفت من جوابے بنویسم که همه شما را پسند افتد پس بنوشت
که من و تو شیشه و سنگیم خواه سنگ بر شیشه زن و خواه شیشه بر سنگ همه اعیان حضرت
این جواب را پسندیدند فرد

سخن کان از سر دانش نویسد	بنزد عاقلان مقبول باشد

دیگر عمل داران‌اند و ایشان متعلق بوزرا میباشند و عامل باید که نیک نفس و
خوش خوی باشد و از حرص و طمع بر کران بود نوشیروان فرمود که عامل باید که دست
بسته باشد و هم دست کشاده یعنی به نیکی دست بکشاید و از خیانت دست بندد
و دیگر باید که رسم بد ننهد و قانون ناموجه وضع نکند که هم پادشاه را بدنامی آرد و
هم خود را بنفرین [بد دعا کہنا ۱۲] خلق گرفتار کند آورده‌اند [جسکی وجہ نہو ۱۲] که وزیرے عاملے را بجاے فرستاده
بود عامل نوشت که اگر فلان کار کنم زر بسیار حاصل میشود وزیر در جواب نوشت که
بازار عوانان پیش ما بسیار کاسد ست و زبانهاے ایشان گنگ و دستهاے
ایشان بغایت کوتاه پنج روزی که تو در کاری چنان مکن که سبب بدنامی ما و واسطه
لعنت و خواری خود شوی و دیگر باید که تصور نکند که اگر پادشاه یا وزیر یا امیر از وی
راضی اند جانب رعیت سهل ست زیرا که کسے را که چندین هزار خلق خصم باشد
چگونه سلامت تواند بود بلی اگر رعایا خوشنود باشد طرف پادشاه سهل ست
آورده‌اند که یکے از خلفا شخصے را بعمل فرستاد و او برفت و چندین رسمهاے
نیک برانداخت و قاعده هاى بد بنهاد و مال بسیار حاصل کرد چون پیش خلیفه آمد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خلیفه از و بر تجدید و مصادره ها فرمود و مدتی در زندان انداخت بعد ازان فرمود تا بر سر
عمل رود و ده پانزده سال گذشته مال بیارد (تا دان ۱۲) آن عملدار متحیر شد و با شیخی دران باب
مشاورت کرد شیخ فرمود قبول کن با کی نیست اما امسال رسمهاے نیک بنه و
بدعتها برانداز و رضای رعیت حاصل کن و وظائف درویشان و ادرارات و
اقطاعات بتمام بده و باز آئی در عهدهٔ من که هیچ آفت بتو نرسد برفت و بهمین طریق
که شیخ فرموده بود عمل کرد چون باز آمد ده دینار سال گذشته را هشت دینار بیاورد
با وجود این رافت و عاطفت از خلیفه به نسبت وی واقع شد آن عامل سبب این
دو صورت از شیخ سوال کرد که در سال گذشته کفایت بسیار کردم و مال وافر
آوردم عقوبت کشیدم و امسال مال کم آوردم و تربیت دیدم شیخ فرمود که دران
نوبت چندین هزار مردم خصم تو بودند آن نتیجه داد و درین کرت این همه مردم شفیع
تواند چنین ثمره میدهد فرد

بدی مکن که درین کشت زار زود زوال	بداس دهر همان بدروی که می کارے

اما چون ندما بدولت مجالست سلطان مشرف شده اند ایشان را در رعایت
قواعد ادب و حرمت باید کوشید و شرط ایشان آنست که انچه نزدیک بادشاه
مقبول و مکروه باشد بدانند و ایثار آن کنند که مقبول سلطان ست و اگرچه مکروه
نفس ایشان باشد و ندیم سلطان باید که با خود مقرر کند که در بندگی خداے و
خدمت مخلوق هیچ چیز سودمند تر از ترک حظ نفس خود نیست و چون این معنی
نزد او محقق گردد و در هر معامله و محاوره که میان او و سلطان افتد خویش را دران

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بهره بیند ترک بهره خود گیرد و از ان تجنب نموده حظ خود پادشاه را مسلم دارد تا ثمره خیر دهد و آن فائده هم عائد بدو شود و اگر باول استیفای حظ خود مشغول گردد کار او خالی از خللی نباشد و چون او را انبساط و گستاخی میباشد باید که بهیچ وجه در هیچ کار ے حرفی با سلطان حواله نکند اگرچه حق بجانب وی بود و اگر چیزی قبیح از وی دریابد بهیچ جا باز نگوید و اگر بنا در سهوی کند و باز گوید بدان اعتراف نکند اگرچه آن خبر با سلطان رسیده باشد که از اقرار تا انکار تفاوت بسیار است و اگر میان وی و پادشاه حالی افتد که قبح آن عائد بیکی از هر دو تواند بود جهد کند در آنکه آن قبح منسوب با خود گرداند براءت ساحت سلطان را از ان ظاهر کند و چون سلطان بری الساحة شود باید که حیلها انگیزد و تدبیرها اندیشد که آن قبح از و نیز بگردد و باید که در خدمت ملوک چشم و دست و دل و زبان بفرمان او باشد تا سلامت ماند رباعی

پیوسته دو گوش سوی شه باید داشت	فرمان ورا چشم بره باید داشت
از نیکوئی زبان روان باید کرد	وز بد دل و دیده را نگه باید داشت

اصمعی میگوید که روزے نزد خلیفه هارون رشید رفتم او را دیدم بر تخت نشسته و دختر پنج ساله تخمیناً نزدیک وے قرار گرفته مرا گفت دانی این دختر کیست گفتم معلوم ندارم گفت دختر پسر منست برو و بوسه بر فرق او نه من متحیر مے ماندم و گفتم اگر خلاف امر کنم عقوبت کند و اگر جرأت نمایم شاید غیرت او را بران دارد که مرا برنجاند پس آستین بر سر آن دختر نهادم و بر دو شتم و سر آستین خود را بوسه دادم خلیفه را آن ادب خوش آمد گفت اگر بخلاف این میکردی از نعمت حیات محروم می ماندی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پس مراده هزار دینار انعام کرد من شکرانهٔ آن را که ازان ورطه خلاصی یافته بودم همه را صدقه دادم و در آداب ندما آورده اند که یکے از ملوک غلامی داشت بغایت صاحب جمال فرد

رخے چنان که ز خورشید و ماه نتوان کرد	خطے چنانکه ز مشک سیاه نتوان کرد

روزے ندیم خود را گفت این جوان زیبا صورتے و دلکش هیاتی دارد گفت آری صبیح و ملیح (نمکین) ست و بسیار لطیف و ظریف سلطان گفت تو او را دوست داری گفت نے (گو ۱۲) پرسید که چرا گفت کسے را که پادشاه دوست می دارد من که باشم که او را دوست دارم سلطان را ادب او خوش آمد و سخن او را پسندیده درجه او را بلند گردانید قطعه

هر کرا مایهٔ ادب باشد	گر بجائے رسد عجب نبود
چون ادب هست از حسب چه (غم) نیست	حسبے بهتر از ادب نبود

چون این رساله بسر حد اطناب (درازی ۱۲) رسید آداب اقتضاے (خواهش ۱۲) آن میکند که زیاده ازین قدم بر بساط انبساط نهاده نشود و بدعاے دوام دولت روزافزون سمت (نقش ۱۲) اختتام یابد فرد

سخن نه بر نهج اختصار رفت آن به	که طی کنم و گر این نامه را که وقت دعاست

فرد

خدایا تا فلک را سر بلند یست	بزرگان را ز حکمت ارجمند یست

اشعهٔ (جمع لو ۱۲) رایات آسمان فرسای لمعات آگویه (چمک ۱۲) سپهر آسای این شاهزاده عالی برای (هم شعاع ۱۲) عالم آرای مثنوے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

فروزان روشش از فر آلهی	درخشان کوکبے از برج شاهی
ابو المحسن شهنشاه جوان بخت	که برخوردار باد از تاج و از تخت

تا انقراض ادوار [زمانها ۱۲] لائح [گذرنده ۱۲] و لامع باد و کوکبهٔ عظمت و دبدبهٔ حشمت و ابهت او از سپهر فتح و نصرت شارق و طالع [روشن ۱۲] مصرعه این دعا از من و از خلق جهان آمین باد +

باتمام رسید و باختتام انجامید این رساله مشتمل بر اسرار حکمت و منطوی بر حقائق اطوار اهل دولت و هم از نام کتاب که مضاف باسم سامی و نام نامی آن حضرت ست تاریخ اتمامش مفهوم و معلوم میگردد قطعه

باخامه گفتم ای که ز سر ساختی قدم	وز مقدم تو چشم سخن یافت روشنی
اخلاق محسنی تمامی نوشته شد	تاریخ هم نویس ز اخلاق محسنی

۹۰۰ ه

خاتمة الطبع

درین زمان به فضل ایزد منان کتاب ندرت خطاب مسمی به اخلاق محسنی من تصنیف عالم مدقق فاضل محقق لمعی عهد لوذعی [بزرگ ۱۲] زمان جناب ملا حسین الواعظ الکاشفی که بظاهرش موجز و مختصر ست و در حقیقت [نیک رای ۱۲] محیطی را بکوزه آورده و در عبارت صاف و سلیس خالی از غرابت و تکلف جمع فرموده بمرتبهٔ بستم در مطبع نامی منشی نولکشور لکهنؤ باه مارچ سنه ۱۹۴۱ع مطابق ماه صفر المظفر سنه ۱۳۶۰ھ باهتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ مطبع موصوف حلیهٔ طبع در بر کشید

بقلم سورج بلی کاپی نویس ساکن محلهٔ نوبستهٔ لکهنؤ بعمر ۶۹ سال

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri